الحمد للہ

کہ یہ رسالہ نور بار صبح نفس مسمے بنام تاریخی

مشرقستان القدس

کہ حقیقۃً

بہت فوائد جلیلہ شرعیہ و شعریہ کا جامع اہل علم و اہل سخن دونوں کو نافع اللہ تعالیٰ لطائف اعتراضات تعصب و جہالات کا جواب قاطع ہے جو حضرات تفضیل

مجتمع ہو کر چھ مہینے مین قصیدہ مبارکہ مشرقستان قدس پر لکھے

اور ہر جگہ اپنے کمال علم و حسن فہم کو جلوے دیے اندازہ فضیلت یہ ہے کہ اعتراضی سطرین تقریباً ایک سو اکہتر اور ان مین پونے تین سو جہالتین جلوہ گر۔ رسالہ ملاحظہ کیجیے اور ایک ایک کر کے سب کا جواب لیجیے

تصنیف لطیف

جناب فضائل نصاب فواضل آداب ناصر سنت کاسر بدعت جناب نواب مولانا

مولوی محمد سلطان احمد خان صاحب بریلوی قادری برکاتی ابوالحسینی دام فیضہ القوی

بفرمائش مصنف موصوف

مطبع اہلسنت و جماعت واقع بریلی مین طبع ہوا

فہرست بعض فوائد و مقاصد شرعیہ و شعریہ این رسالہ نوریہ

مضمون	صفحہ
اعتراضوں کا منشا اور معترضوں کی بہادری۔	۲
حضرت مصنف قصیدہ کی نسبت علمیہ و فضلیہ کا حال اور ذکر شاعری۔	۳
اعتراض قابل التفات نحو مگر چند امور باعث ہوئے	۴
منشی میر کیلئے معترض کا انتساب اور اسکے متعلق تنبیہ ضروری۔	۴
فہرست علوم بکمالات معترضین	۵
آغاز مقصود رد کلام مردود	۶
متبعین بلکہ اکفار تک مذہبی کی بزرگ اور معترضین کے بزرگان بزرگ ہیں۔	۶
مشرقستان و منزلگاہ و مکتب خانہ کی تحقیق تازہ۔	۷
نور عین و نور سینہ کے اطلاقات کا فرق۔	۸
مدح انسان بکوہ و جبل طور کا استعارہ۔	۹
مظہر و مجلی میں فرق ہے اور فضل عینی فعل پر غالب	۱۰
مصدر بمعنے اسم فاعل کے نظائر۔	۱۱
مدح انسان میں عہد و شہد و نمک وغیرہا کا استعمال	۱۲
فارسی و اردو میں مصدر بمعنے اسم فاعل کے نظائر۔	۱۴
مصدر بمعنے اسم مفعول یا مصدر بمعنی مبالغہ میں نسبت کرکے صفت بنانا	۱۶

مضمون	صفحہ
یائے نسبت و مصدری کا مصنف لانا۔	۱۷
یائے نسبت و یائے نبی اللہ کی تخفیف۔	۱۷
شعرار دو میں موصوف و مضاف کی تقدیم	۱۸
تشبیہ و کاف کا بیان اور شعر قصیدہ کی شرح	۱۹
ہمزہ مکسورہ بصورت الف کو الف کہنا بشبیہ یائے	۲۰
حرف مشددہ تلفظ میں بھی حرف واحد ہے نہ دو حرف	۲۱
ہر ذرۂ عالم ناطق ہے اور زبان حال و قال سے تسبیح الٰہی میں مشغول	۲۲
کلمہ بسکون لام۔	۲۴
آیہ نور میں مثل سے مراد نور مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے	۲۵
ممدوح دینی کو آیہ نور کہنا۔	۲۵
مدح انسان میں عمارت و جمادات سے تشبیہ۔	۲۶
اسم با مسمے اور اسم بے مسمے کی تحقیق۔	۲۸
اسما کا آسمان سے نزول۔	۲۹
معترضین اور انکے اساتذہ کے یہاں ممنوع کیونکر وقوع ہے	۳۰
۲ و ۱۲ میں مقطع طاہر کی صحت اور عربی میں استعمال طاہر و غیرہ کی	۳۱
بکثرت نظائر۔	۳۲
حذف کاف بیانیہ	۳۴
لفظ ڈور کی تحقیق اور شعر قصیدہ کی شرح	۳۴

فرماتا ہے وقالوا حسبنا اللہ سیؤتینا اللہ من فضلہ ورسولہ (۹) صفحہ وسیلہ
پکڑو یا کنوان نعمت ہو حالانکہ قرآن منیف مین حکم امکم ہے وابتغوا الیہ الوسیلۃ (۱۰) صفحہ
صفت غیر احترازی سے انکار حالانکہ پہلی بسم اللہ قرآن جمیل مین ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم
(۱۱) لاولد کو فرد نہین کہتے حالانکہ قرآن مبارک مین ہے رب لا تذرنی فردا اور ان کے
سوا اور وجوہ سے بھی قرآن پاک کی مخالفتین کین جن کا بیان آپ کو اس رسالے مین ملے گا
مگر یہ باتین متعلق بہ معانی ہین انھین عذر معمولی تھا کہ طالقہ بمعنے اور قرآن کے معنے کیا معنے
سخت وبال ونقمت یہ ہے کہ صفحہ مین خود عبارت قرآنی کو معاذاللہ
غلط ٹھہرا دیا۔ آوآذن بفتح واو واسقاط ہمزہ کو باطل مان کر یہ شعر قصیدہ ؎
قرب اس اعلے سے ہے تجھے جسکا ٭ قصر اوادنے ہے احمد نوری ٭ بحر سے خارج بتایا حالانکہ یہ
کلمات کریمہ بعینہا اسیطرح قرآن عظیم مین ائمہ دین نے پڑھے۔ قال اللہ تعالے فکان قاب
قوسین اوادنے امام نافع مدنی بطریق ورش کے قرات یہ مین بفتح واو واسقاط ہمزہ ہے
تمام قرآن مین اس قرات طیبہ کا قاعدہ کلیہ ہے کہ جب ہمزہ صدر کلمہ مین ہو اور ماقبل ساکن غیر مد
حرکت ہمزہ ماقبل کو دیکر ہمزہ ساقط فرماتے ہین شاطبیہ مین فرمایا ؎ وحرک لورش کل
ساکن عسر ٭ صحیح وقبل الھمز واحذفہ مسہلا ٭ اسکی شرح سراج القاری مین ہے وصف الساکن
بوصفین انیکون آخر کلمۃ صحیحا ای لیس بحرف مدولین نحو قد افلح فان کان قبل الھمزۃ واو او یاء لیس بحرف
مدولین بان انفتح ماقبلہا فانہ ینقل حرکۃ الھمزۃ الیہا نحو خلق الی و ا بنے اہ وقولہ صحیح باعتبار انہ لیس
بحرف مدولین ولم یردانہ لیس بحرف علۃ اہ مختصر اغیث النفع مین ہے قرا ورش بنقل حرکۃ الھمزۃ الی الساکن
قبلہا بشرط انیکون آخر کلمۃ غیر حرف مد اھ باختصار اتقان شریف مین ہے تخفیفہ (ای الھمز)
باربعۃ انواع احدہا النقل لحرکتہ الی الساکن قبلہ فیسقط نحو قد افلح بفتح الدال وبہ قرا نافع من طریق ورش وابن
حیث کان الساکن صحیحا آخرا والھمزۃ اولا الخ اب اسے کیا کہیے مگر یہ ع کہ انکار نصوص آخر باانکار نصوص آرد
حضرات طالقہ اگر ایمان رکھتے ہین تو جلد لسان العیب کو بتی دکھائین مخالفت علما سے باز آئین اعتراضات سے
توبہ شائع فرمائین جب تک جاہل تھے اور بات تھی اب کہ ہم نے آگاہ کر دیا دانستہ انکار قرآن پر اصرار
آپ ہی کہیے کیسا بدمذاق ہوگا آیندہ اختیار بدست مختار وصلی اللہ تعالے علی السید الہادی وآلہ الاطہار



بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اللھم لک الحمد صل وسلم وبارک علی حبیبک والہ وصحبہ واولیائہ وعلمائہ

اجمعین حضرت عالم اہلسنت جناب مولانا مولوی محمد احمد رضا خان صاحب دام ظلہم العالی کے
مقابل سنہ ۱۳۱۳ھ مین جو گروہ تفضیلیہ کو جو شدید زک پہنچی کہ اون کے پندرہ فاضل بلاد مختلفہ سے ایک شیر بیشہ
سنت کے مقابل جمع ہو کر آئے اور پہلے ہی نعرہ شیرانہ سوالات سی گانہ کے حضور عار فرار اختیار کر کے فقرہ اکے
جلوے دکھائے اُسکی کیفیت رسالہ سوالات تفضیل ورسالہ فتح خیبر کے مطالعے سے ظاہر ہے رسائل اُسی
زمانے مین طبع ہو کر شائع ہو چکے کہ آج تک لاجواب ہین یہ زخم شدید طائفہ مفضلہ خصوصاً تفضیلیہ بدایون سے
تا دم مرگ زائل وسندمل نہ ہوگا اور جب ضلالت تازہ تر وہ اُنکی پھیلی اُسنے بفضلہ تعالے حضرت ممدوح کے
دست حق پرست سے جو منھ کی کھائی اُسکی نظیر کس نے نہ پائی غرہ وہ سب مذاہب باطلہ کی مجموعہ آپ ہی ہے
اس علت سے بھی تفضیلیہ مذکورین کو اُسیمین بھرتی ہونا ضرور تھا اور دوسری علت حضرت عالم اہلسنت سے
عداوت سو برس سے وہ حضرات اور ایک تین سال سے سب اخوان وذریات اسی فکر مین غلطان پیچان
تھے کہ کسیطرح حضرت ممدوح پر کوئی اعتراض نکالین جیسے بنے اپنے غیظ کی آگ بجھالین ویأبی اللہ الا
ان یتم نورہ علوم کثیرہ خصوصاً دینیہ خصوصاً ردیہ مبارکہ حضرت کی تصانیف قاہرہ (جن کا عدد
بفضلہ تعالی اسوقت تک ایک سو اکاسی ہے) اس کثرت وفور پر ہین اور اُن مین متعدد کتب ورسائل

مطبوع و مشہور بعونہ تعالیٰ کسی جگہ حضرات کو گنجایش نہ ملی یہاں تک کہ سوالات مفصیل و سوالات حقائق نما
و ارسالات سعدت وندوہ و فتاوی القدوہ و کشف رفین الندوہ کہ یہ تو خود حضرات تفضیلیہ وندویہ پر بالخصوص
برق قہر تھے ان کی طرف سے بھی چپ سادھ لی مگر دلوں کا بخار نکالا تو کہاں حضرت کے ایک اردو
قصیدۂ منقبت مسمی بہ مشرقستان قدس سرہ پر واہ ری مردمی الفصاحۃ وہ بندۂ خدا جس نے اس پونے
چوالیس سالگی عمر میں ایک سو اکاسی تصانیف فرمائیں اور پھر اسپر اقطار و امصار بعیدہ سے کامرانیتا کی وکلمۃ
کہ یا اللہ العلمین جس کا مجموعۂ فتاوی جیسے خیال جمع پیدا ہوا بفضلہ تعالیٰ گیارہ سال میں چھ مجلدات کو
پہنچا ہر مجلد پچاس جزء سے زیادہ اور وہ بھی یوں نہیں کہ آئے گئے سب کے فتاوے اکٹھے کر دیئے یا جو سوال
دس بارہ سون دفعہ کے جواب درج کیے بلکہ صرف اپنے فتوے اور صرف غیر مکرر بعونہ تعالیٰ ان مجلدات کو
پہنچے اسے کہاں فرصت کہ شعر و شاعری کیطرف توجہ فرمائے نہ کہ معاذ اللہ اسے ذریعہ تفاخر بنائے بلکہ واقف
تو یہ ہو کہ ع انچہ فخر نست از ننگ من ست ✦ سب اصحاب و احباب جانتے ہیں کہ یہ فن کبھی کسی سے سیکھا
نہ کسی سے اصلاح لی خود فرماتے ہیں ؎ نظم رضا نثار کرد تلمذ منزہ است ✦ آئینہ تا صفاست بصیقل نیاز
چیست ✦ محض بنظر اکتساب ثواب گاہ گاہ نعت و منقبت میں عربی فارسی اردو تینوں زبانوں میں فرمالیا جاتا
ہے اسکے بھی جمع کرنے کی کبھی فکر نہ فرمائی نہ پاس و لحاظ ضوابط شرعیہ کے سوا کسیکی تحسین و تقبیح سے کچھ غرض کبھی
جیسا کہ خود فرماتے ہیں ؎ نہ مرا نوش ہر تحسین نہ مرا نیش ز طعن ✦ نہ مرا گوش بہ حی نہ مرا ہوش ذمی ✦
سنم و گنج خمولی کہ بگنجد در وہی ✦ جز من و چند کتابے و دوات و قلمے ✦ ایسی صورت میں اگر کلام شریعت
نظام طرز تکلم شعرا سے جدا رہتا تو کچھ محل استعجاب نہ تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قصیدہ مبارکہ غوثیہ پر دفع ایراد بعض
جہال میں ایک جلیل رسالہ مسمے بہ الزمزمۃ القمریۃ فی الذب عن الغمریۃ تصنیف فرمایا جس میں بکثرت اس کے
دلائل و نظائر ذکر فرمائے کہ علمائے کاملین و کملائے بالغین ان باتوں کی پرواہ نہیں فرماتے مولوی
معنوی قدس سرہ فرماتے ہیں ؎ اندر استغنا مراعات نیاز ✦ ہیچ ضد ہین ست چون کرد و در او
حاصل اندر وصل چون افتاد مرد ✦ گشت دلالہ پیش مرد سرد ✦ با این ہمہ کہ یہ بے توجہی بکوہ ہستی
یہ بے پروائی کسی سے سیکھا نہ کسی کی رہنمائی تینوں زبانوں میں کلام بالغت شعار فصاحت نثار بسبیل
پاکیزہ مبانی و خوبی معانی پر واقع ہوا ہے اہل انصاف سے اسکی شہادت لیجیے حق تو یوں ہی کہ ایسے
موانع کے ساتھ اگر اسے کرامت و خرق عادت نہ کہیے تو کیا تصور کیجیے۔ ایک شاہد حاضر ہی قصیدہ

حضرت مصنف قصیدہ کی تصانیف کا ذکر فتاوی کا سال اور شاعری

مبارکہ ہو جیسے بہت قلیل مہلت میں بکمال عجلت نظم فرمادیا پھر بحکم حضرت ممدوح ۱۴ محرم ۱۳۱۸ھ کو طبع ہو کر
شائع ہوا جب سے حضرات تفضیلیہ وندویہ مذکورین کی ساری کمیٹی سر جوڑ کر بیٹھی مدتوں غور کرتے رہے آیا کن کن اعتراض
ہونگے اعتراض ہوتے ہیں بارے چھ مہینے کامل میں تمام یاران جلسہ علمائی گشتی وشعرائے دشتی وعرفائے
گشتی نے یہ نتیجہ دیا باین ہمہ عرق ریزی وجان فشانی قصیدے کے ایک مصرع ایک لفظ ایک حرف کا بھی
بال بیکا نہ ہوسکا اور اول تا آخر ہزار ہزار طرح اپنی ہی جہالتوں بطالتوں ضلالتوں کو ظاہر کیا الحق ایسا
ہمہ عیب جہالات۔ محض نا قابل التفات اگر اسباب ذیل قسم نہ دیتے تو ہم ایسوں کی طرف توجہ کا نام بھی
نہ لیتے اولاً ہمت والی کمیٹی نے صرف شعری بطالتوں پر قناعت نہ کی بلکہ بکمال بیباکی شرعی اعتراض بھی
کیے لہذا تو ہین اوہام وتسکین عوام مناسب ہوئی ثانیاً بہ شدت وقاحت وجوش ضلال تشیع و
وہابیت کمیٹی نے حضرات اولیائے مرشدین وعلمائے دین احیاء واصلین کی شان میں بہت گستاخی
وزبان درازی دکھائی لاجرم شان اقتدار مقبولان کردگار جنبش میں آئی ثالثاً یہ بھی فائدہ کہ عامہ
پر ظاہر کیا جائے کہ ندوہ کے فضلائے اجل وعلمائے اکمل ایسے ہوتے ہیں اردو کلام سلیس وآسان سمجھنے
تک کی لیاقت نہیں رکھتے رابعاً یہ بھی خیال کہ اس ضمن میں جو مسائل شرعیہ وفوائد متعہ بیان کیے
جائینگے عقیدہ وعمل وشعر وغزل میں مسلمان بھائیوں کے کام آئینگے خامساً اسی بہانے سے چند اشعار
ہر بار قصیدہ گوہر نثار کی شرح ہو جائیگی نکات دقیقہ ومضامین انیقہ کی بہار پیش نظر اولی الابصار جلوہ
فرمائیگی صاحبان کمیٹی نے قصیدے کے تھوڑے شعروں پر اعتراض کیے قریب اسی شعر کے چھوڑ دیے
حالانکہ بیعقلی وکج فہمی وتعصبات وہمی کی راہ کہیں بند نہیں اگر ہر جگہ اپنی فہم کی خوبی دکھاتے تو بہتر تھا
کہ یہ شرح تمام قصیدہ کا فخریہ تتمہ ضروری کمیٹی تشیع ووہابیت وتفضیل وندویت نے اپنا چہرہ
ملت نین پردہ وحجاب میں رکھنے کے لیے پرچہ اعتراضیہ کا مصنف کسی صاحب مجہول العین سے انوار الحق
ساکن کاکوری کو بنایا اور اسلیے پرچہ کا نام لسان الغیب رکھا یعنے پردے میں کی زبان ان حضرت کو

۱؎ یہ کمیٹی پورے چھ مہینے تک مصیبت جھیل کر اس پرچہ اعتراضیہ کا نتیجہ دیا اسکے متعدد حضرات ندوہ کے
اراکین ہیں ان کے بعض نہ خان خیالی نہ اونچی چوٹی کے مرتب قسم اول ہیں جنکے کچھ مزے نے چھانے اور یہ
حضرت جنکے سر پر یہ کمیٹی کھڑی ہوئی اور جن کی صحت فاضل اجل وصوفی اکمل لکھی گئی یہ بھی ندوہ کے والد اوہ ہیں جس کا ذکر گزرا

بیت ۲؎ ملاحظہ کیجئے کاتب

فاضل اجل شاعر نازک خیال صوفی باکمال لکھا اور حضرت حاجی محمد شیر صاحب کا مرید اور منشی میر
کا شاعری مین شاگرد بتایا حضرت حاجی صاحب نے بعد دریافت فرمایا اس نام کا کوئی شخص ہمارا مرید نہین
پھر بغرض زیادت تحقیق ارشاد فرمایا منشی میان سے پوچھو اون سے دریافت کیا انھون نے بھی انکار فرمایا غالبًا
منشی میر کیطرف نسبت تلمذ بھی ایسی ہی ہوگی جسپر خود اس پرچہ اعتراضیہ کی حالت شاہد عدل ہے منشی میر
کی شاعری تو ایک بلند پائے کی گنی جاتی ہے جسکو کچھ بھی کوچہ شعر و زبان سے علاقہ ہوگا اسکا سکھایا ہوا اتنا
بیمعنی کیا ہوگا مگر از انجا کہ وہ اس تلمذ کے مظہر اور خود ان حضرات کا کوئی مصرع بھی مسموع نہ ہوا لاجرم
برذہ الزام اکثر اشعار منشی میر دفع اوہام مین پیش کیے گئے اس سے مقصود ان اشعار پر اعتراض نہین
بلکہ ان حضرت مدعی تلمذ پر اتمام حجت ورنہ ہمارے نزدیک غالبًا وہ حقیقۃً مورد ایرادات شعری نہین نہ
نکتہ ملحوظ رہے اور اب بتوفیق اللہ تعالے ذہن بلند آسمان پیوند خامہ برق بار دشمن شکار کو اجازت
جولان دے۔

فہرست علوم و کمالات عالیہ طائفہ معترضہ عالیہ۔

حضرات ناظرین پرچہ اعتراضیہ مین کل سطور اعتراض تقریبًا ایک سو اکہتر سے زائد نہین اور ان مین ۱۷۱
ان صاحبون کے پورے تین سو کمالات علمی و کان غلبہ و چین حضرات فضلائے عالی مذاق و
ذوسی ملذاق کا علم و کمال نہین ہے۔ ظاہر کسی چند حرف خواندہ کی کوئی تحریر مطبوع آپ نے ایسی دیکھی
ہوگی کہ تعداد جہالات تعداد سطور کے ڈیوڑھے سے بھی زائد ہر سطر پر گیارہ سے زیادہ جہالتون کا اوسط ہے
ذرا جدول کمالات ملاحظہ ہو۔

عدد علمی	جہالات فنی	نافہمی	مکابرہ	صرف دانی	نحو دانی	لغت دانی	عروض دانی	قافیہ دانی	اردو دانی	ادبیات دانی
۳۴	۱۹	۲۰	۹	۷	۳	۳	۱	۱۲	۹	۱۶
الوداعی	نظم دانی	بیخبری	نصاحت	استادی	پیشگی	پیشی	غلطی	خودی	جملہ	
۱۰	۴	۱۴	۲۷	۴۸	۱۵	۲	۱	۲۲	۲۷۵	

سلہ بہ علمی ہین قرآن دانی حدیث دانی فقہ دانی وغیرہا کی بہت کمی دانیان داخل ہین ۔ ۵۲ یہ رقم ہر ایک پر کہ معترض مذکور ہوا ہے
انہون استاد پر صاف کی یعنی اعتراض وہ کیا جو بعینہٖ انکے استاد پر ہے ۔ ۲۷ کی فوائد حواشی مین بالفاظ استاد کسی ہی تحریر کیا جا چکا ہے

آغاز مقصود رد کلام مردود

قولہ بزرگ کی مدح سے دوسروں کی ہجو ممدوح کو مقدوح بنانا ہے اقول قصیدہ مبارکہ
مین کسی بزرگ دینی کی معاذاللہ ہجو نہین ہان گمراہان بدمذاق بدمذہبان فساق کی مذمت ہے
اور یہ قرآن عظیم کی سنت ہے جہان اپنے محبوبون کی مدح فرماتا ہے مردودون کی مذمت بھی فرماتا ہے
فرق اول بجائی
اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ وَّاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ قولہ یا تو لاابے تبرا ناممکن
فرق دوم بموقعی
اقول بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہین مَنْ اَحَبَّ لِلّٰہِ وَاَبْغَضَ لِلّٰہِ
الحدیث خود رب العزۃ فرماتا ہے لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ
مَنْ حَآدَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ الآیہ محبوبان خدا کی محبت اُسیوقت صادق ہے کہ اُن کے دشمنون سے
عداوت ہو۔ یہ ندوہ نہین کہ محبوبان خدا سے محبت کا ادعا اور اُن کے دشمنون سے اتحاد فرض اتحاد
فرق سوم بموقعی
نہو تو ایمان غارد ع ہر کہ با دشمن گراید دشمن ست ۔ قولہ بزرگان دین کی ہجو اقول ہان
آپ اس شکایت مین مجبور ہین مبتدعین بدمذاق آپ کے نزدیک ضرور بزرگان دین ہین آپ کے
ندوہ کے ناظم صاحب ہی جو انھین بزرگان اسلام لکھ گئے (دیکھو بارش بہاری صفحہ) بلکہ
ہندو پنڈت وغیرہم بھی بزرگان ندوہ مین داخل (دیکھو صفحہ) قولہ بلکہ ہم دیکھتے بھی
فرق چہارم بموقعی
نہین اقول چشمۂ آفتاب راچہ گناہ قولہ اُسکی اشاعت کے کیون روادار ہوئے ۔
اقول اکابر دین کی مدحت مبتدعین کی مذمت نزد اہل شرع و معرفت ضرور مستحق اشاعت
مگر اپنے ندوے کے کئی کوڑی مولویون کی خبر لیجیے جو ضریح فضلائے بلد کی اجازتین دیتے
اشاعتین کرتے اور اس اشاعت فاحشہ سے اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَۃُ
الآیۃ کے مصداق بنتے ہین (دیکھو بارش بہاری صفحہ) قولہ جو شخص عادۃً و اتفاقاً جائز اقول
شرعًا کا حال سن چکے کہ خود سنت قرآن ہے رہی آپ کی رد اتفاقاً وہ کسی مسلمان پر حجت نہین ۔
قولہ ایک صاحب نے ہم سے کہا جو وقت پر قصیدہ سنایا گیا صرف چند اشعار مدحیہ تھے ۔

لہ خبر آفتاب شرقستان نوس سے کتنا مناسب واقع ہوا گویا مخبر صادق نے اسی لیے یہ شعر فرمایا تھا ۱۲

اقول صاحب نے غلط کہا دونون بار کی عرض مین مدح حضور و قدح مبتدعان مغرور دونون قسم کے اشعار تھے حضور کی اجازت سے چھپا اور حضور نے دست مبارک سے تقسیم فرمایا قولہ ہم کہتے جاتین اور آپ سنتے جاتین اقول ہندوستان سلامت رہے ہم نے تصور ہی ایسا کیا ہے۔

مشرقستانِ قدس

۱۵ ۱۳

قولہ مشرق ظرف مکان ہے اسکے ساتھ ستان اقول اولاً یہ آپ کی مزعوم دانی ہے مشرق بکسر را اسم ظرف ہے اور بفتح را مصدر شافیہ مین فرمایا وبجئی المصدر من الثلاثی المجرد ایضا علی مفعل قیاسا مطردا کمقتل ومضرب تو مشرقستان بفتح را یعنے شرقستان ہے اور اسمین کلام نہ کریگا مگر جاہل آپ کے استاد منیر کا مصرع ہے ع مہر شرقستان عزت ہے بیدار بخت ثانیاً بالفرض مین بھی کسی عاقل کو کیا مجال سخن ستان کی وضع ظرفیت مخصد کے لیے نہین بلکہ افادۂ مجمع ومحل کثرت کرتا ہے جہان دو ایک نیزہ وگل ہون نیستان وگلستان نہ ہوگا فی البرہان ستان جائے انبوہے و بسیاری چیزہا باشد ہیچو گلستان ونیستان وہندوستان وامثال آن تو شرقستان بمعنے مجمع المشارق ہے یعنے لفظ مشرق سے کیونکر حاصل ہے سکے اسپر اعتراض تو جہالت فاحشہ ہے ہان ان کلمات کی کہیے حضرت خواجہ حافظ شیراز قدس سرہ ؎ کس ندانست کہ منزلگہ مقصود کجاست ؛ اینقدر ہست کہ بانگ جرسے می آید ؛ صائب ؎ تا مبادا آگاہ از ذوق گرفتاری شوند ؛ میکنم آزاد طفلان راز مکتب خانہا لغات فارسی والے اپنی فہم کے قابل ان کی توجیہ وغیرہ کرتے ہین اور ہمارے نزدیک یہان وہ تعمق انیق ہے جس سے ظاہر ہو کہ یہ الفاظ اسی طرح درکار آپکی فہم ولیاقت اگرچہ اس القاسے

لہ حکیم اوحدالدین الوری علیہ الرحمۃ ؎ بہ نعمت تو کہ گردد مصاف گاہ اجل ؛ قضا بزور تمام زمین بجنباند ؛ اینجا توجیہے دیگر نیز ست ۱۲ منہ

جلیل کے متحمل نہین مگر ہم ذکر کرتے ہین کہ اور اہل عقل و انصاف نفع پائین ظرف دو قسم ہی قریب و بعید جیسے دُر کے لیے درج و دوات کہ ظرف الظرف ہی ظرف قریب ایک ہی علامت ظرفیت سے بتائی جائیگی اور بعید بھی جب کہ مقصود صرف افادہ ظرفیت مطلقہ ہو اور خاص ظرفیت بعیدہ بتائین تو آپ ہی ظرف الظرف بنا لیں کہ منزل وہ محل خاص جہان اوترین یا مثلاً خیمہ قائم کرین اور منزل گاہ وہ میدان جس مین یہ منزل واقع ہو مکتب عرفاً وہ بیت جس مین اطفال کو درس دین اور مکتب خانہ وہ مکان جسمین یہ بیت مذکور ہی مشرق دائرہ افق کا ہر وہ نقطہ جہان آکر ستارہ حجاب زمین سے نکلے اور مشرقستان وہ پارۂ فلک جسمین یہ سب مشارق واقع ہین حضرت حافظ فرماتے ہین منزل در کنار منزل گاہ بھی کیکو معلوم نہ ہوئی تیسرے دو بچہ کی چھٹی مین احاطۂ مدرسہ مین رہتے ہین یہ مکتب سے آزادی ہی مگر آزادی مطلق نہین پوری آزادی وہ کہ مکتب خانہ سے چھوڑ دیے جائین یونہین یہ قصیدۂ مبارکہ مشرق نہین بلکہ مشرقستان ہی اب قوت و لطافت ہر سہ کلام ملاحظہ ہو تاکہ صفائی طغیانی جولانی زیادتی مین کیا

معلولگی فرق ۱ فرق ہیگا ظرف الظرف تو معقول و ظاہر ہی یہ مصدر المصدر یعنے چہ آپ کے استاد منیر نے کہا ؎

عشق مرگان مین صفائی کا مزہ لیتے ہین ٭ چشمۂ سوزن عیسے مین نہا لیتے ہین ٭ واہ ؎

کہون کیا سایۂ پُر نور کے معدوم ہونے مین ٭ سمجھون کے تو مسن فکرت نے کی ہی اسمین جولانی

معلولگی فرق ۲ اور یہان ایک لطف اور ہی سب بمعنے کل ہی کہ مفید احاطہ و استغراق ہوتا ہی ایک اوسمین کیا دقیقہ رکھا ہی جسکے لیے جمع کیجائے اور جمع مین یہ ہائے مخلوطہ کہان سے آئی واہ ع کہ ہیاک قطرۂ باران مین ہی دریا کی طغیانی ٭ واہ ؎ مجھپر زیادتی ہوئی برناؤ پیر کی ٭

خود گیری فرق ۳ حد ہو گئی گناہ صغیر و کبیر کی ٭ اور خود آپنے حسن پر کہا یہ فقرہ زیادتی کے موقع پر بولتے ہین ہمین ہر جگہ اعتراض مقصود نہین مگر آپ اپنی شعر دانی کی تھاہ دکھاتے جائیے ۔

مطلع	نور سینہ ہی احمد نوری		طور سینا ہی احمد نوری	۵

نور سینہ و نور دل کے اصطلاحات کا فرق

قولہ نور سینہ نہین بولا جاتا سرور سینہ نور نظر نور دل نور عین نور چشم بولتے ہین

خود گیری فرق ۴ اقول نور نظر نور عین نور چشم تم جس معنے پر سمجھے اوسپر نور دل بھی نہین بولا جاتا اور جب سرور سینہ جائز حالانکہ سرور کو سینہ سے حقیقۃً تعلق نہین صرف مجازاً بوجہ ظرفیت دل

اُسکی طرف نسبت کر سکتے ہین تو نور سینہ کو سینہ حقیقۃً اُس سے متصف ہوتا ہی کیا محل تامل ہے
حضرت مولوی قدس سرہ المعنوی ؎ تن ریاضت گرچہ لاغر میکند ؛ صدر را چون بدر انور
میکند ؛ بات یہ ہی کہ آپ کو دو مختلف معنی مین امتیاز نہ ہوا یہ سب الفاظ ایک واوی سے خیال کیے حالانکہ
نور نظر نور عین نور چشم استعارہ ہین اور نور دل نور سینہ سرور سینہ مین نور و سرور بمعنی نور بخش و
سرور دہ۔ اور اسمین سر یہ ہی کہ تشبیہ کے لیے مشبہ بہ کا معلوم و مشہور ہونا چاہیے آنکھ کا نور ظاہر ہی اور
سینہ کو سرور لازم نہین نہ عام طور پر دل مین نور و لہذا محل استعارہ مین نور سینۂ عارفان یا ضیائے
دل مکاشفان کہینگے نہ مطلق اور نور بمعنے نور بخش خود قرآن عظیم مین موجود علے قول عامۃ المفسرین
فی قولہ تعالے اللہ نور السمٰوٰت والارض اسمین مشہور ہوا اور نور بخش سینہ کوئی نئی بات نہین تعجب کیوں ہو
؎ پشت و دستش نور بخش سینہاست ؛ آب از و در چشمۂ آئینہاست قولہ طور سینا ہو
کسی انسان کی تعریف نہین اقول صدیق اکبر رضی اللہ تعالے عنہ کی صفت مین ہی۔ ذاک طود
منیف وہ کوہ بلند ہین فی معجم البحار اے جبل عال حضرت خنساء صحابیہ رضی اللہ تعالے عنہا
اپنے بھائی کے مرثیہ مین فرماتی ہین۔ ؎ وان صخرا التاتہ الہداۃ بہ ؛ کانہ علم
فی راسہ نار ؛ علم بفتحتین پہاڑ کو کہتے ہین۔ ترمذی و ابن ماجہ و حاکم کی حدیث مین ہی رسول اللہ
صلی اللہ تعالے علیہ وسلم فرماتے ہین ما من میت یموت فیقوم باکیہم فیقول واجبلاہ واسیداہ
الحدیث طبرانی امام حسن بصری سے راوی ان معاذ بن جبل رضی اللہ تعالے عنہ غمی علیہ
فجعلت امتہ تقول واجبلاہ الحدیث نیز عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالے عنہ سے
راوی قال یا رسول اللہ اغمی علے فصاحت النساء واجبلاہ جب انسان کی تعریف مین
پہاڑ کہا جاتا ہی طور سینا کہ اعظم عند اللہ قدرا و منزلا ہی کیون نہ کہا جائیگا سلسلۃ الذہب
حضرت جامی قدس سرہ السامی بمدح حضرت خواجہ احرار رضی اللہ تعالے عنہ ؎ لیک
خواجہ کہ کوہ آہن بود ؛ بلکہ کوہ وقار و تمکین بود ؛ با ہمہ بیہمہ فرس میراند ؛ در معارف گہر ہمی
افشاند ؛ استاذ البلغاء شیخ ابراہیم ذوق ؎ عقل مین شمس ہی تو علم مین کان گوہر ؛ فضل مین کعبہ ہی تو حلم مین کوہ رحمت ؛ کوہ رحمت جبل عرفات ہی سب جانتے ہو آپ استاد
منیر نے کہا ؎ اجلی ہی وقار حضرت حمزہ کا ؛ کوہ احد فضائل حمید مین ؛ بات یہ ہی کہ غیر سے آپ

ابھی تشبیہ و استعارہ کے معنی ہی نہ سمجھے کیا اسکے لیے یہ ضرور ہے کہ وہ لفظ حقیقۃً شبہ و مستعار لہ پر صادق ہو یا تشبیہ کا دروازہ بند ہے رائج و مشہور تشبیہات و استعارات مبتذل گنے جاتے ہیں اور حسن کلام و قوت طبع جدت میں ہے آپ نے منیر کی اچھی شاگردی کی قولہ کیونکہ انسان اشرف المخلوقات ہے

ہمالو نکتہ فرسا

اقول اب کھلا کہ آپ فرد ملک الشعرا بھی ہیں اور بدہ کے امام الفضلا بھی روز اول سے آج تک جو تمام جہان کے فصحا نظم و نثر میں حسین کو حمل و حملین و سرو و شمشاد و مہر و ماہ و شمع و شجاع کو شیر و باز و عقاب و شمشیر و تیر و زہر و سخی کو بحر و باران و محیط و ابر۔ عالم و منشی و جنگ آزما کو مشتری و عطارد و مریخ وغیرہا صدہا ہزارہا الفاظ سے محل مدح میں تعبیر کرتے آئے آپ کے نزدیک سب نافہم غلط کار اور بزعم مدح ہجو و قدح میں گرفتار رہے کہ اشرف المخلوقات کو جانوروں جمادوں سے تشبیہ دی کاش آپنے پہلے اپنے ہمدم شعرا منیر اور جد سخی رشک اور فرہد جانی ناسخ کے دیوانوں کو دریا برد فرمایا یا ان کا نام دیوانوں میں لکھا دیا ہوتا اسکے بعد یہ نفیس افادہ زیب دیتا ان کے بعد حضرت مذاق کس حساب و سیاق میں ہیں ان شتران را بسبزہ میگزند کے خیال سے ان کے کلام بلاغت نظام کو بھی ہیچ بتاتے یا تمسخر و مذاق ٹھہرا کر بے اعتبار بناتے تو اولے تعالی اللہ شعرا کی کیا گنتی خود قرآن عظیم نے حضور سید عالم صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کو نجم ثاقب و سراج منیر فرمایا حضور تو افضل المسلمین ہیں اسے کیا کہیے گا ہم جانتے ہیں حضرت خالد بن الولید رضی اللہ تعالی عنہ کو سیف اللہ کہنا اور کنار تم امیر المومنین سیدنا علی کرم اللہ تعالی وجہہ کو بھی شیر خدا کہنا حرام کرائے بغیر نہ رہو گے بعد انصاف آپ ہی فرمائیں آپ کی اس فاسقہ جہالت کی کوئی حد ہے اور سنیے تو آپ کے استاد منیر نے جو ایک امیر کی مدح میں لکھا ؎ بہار باغ فتوت سحاب گوہر بار ۔ دریا محیط کرم بحر پر دلی کے نہنگ ۔ یہ تو اشرف المخلوقات کی بڑی مدح ہوئی کہ آدمی سے تاکا بنا دیا یعنے دریا کی چھپکلی خیر یہاں تک حیوانیت تو باقی تھی موتی کہکر بیجان بنا لیا۔ پھر بھی ترکیب معدنی کامل تھی سحاب کہکر ایک بہار ہی ٹھہرا دیا یہاں تک بھی جوہریت کی خیر تھی بہار کہکر تو جنس جواہر ہی سے خارج کر کے اعراض میں ملا دیا۔ افسوس کہ آپنے شاگردی کی آپکو تو منیر کا استاد ہونا تھا۔ قولہ اگر اسکو مظہر تجلی الٰہی سمجھ کر تشبیہ دیں لیا تو بھی خاطی کی انسان مظہر ذات ہے۔ اقول مظہریت چیزے دیگر اور محیط تجلی ربانی ہونا اور بات ہے مظہر بننے عام سب ہیں اور محیط تجلے کروروں میں ہی منشا تشبیہ ہے کہ حضرت محمد صلے اللہ تعالی علیہ وسلم جیسے پہاڑ میں طور انوار الٰہی سے منور و معمور رہا مطلق انسان میں آپ کا کلام و آپ کی مدح

نکتہ فرسا

فرد ملک الشعرا

مظہر تجلی الٰہی سمجھ کر تشبیہ دیں لیا تو بھی خاطی کی انسان مظہر ذات ہے۔

اقول مظہریت چیزے دیگر اور محیط تجلی ربانی ہونا اور بات ہے

مظہر بننے عام سب ہیں اور محیط تجلے کروروں میں ہی منشا تشبیہ ہے کہ حضرت محمد صلے اللہ تعالی علیہ وسلم جیسے پہاڑ میں طور انوار الٰہی سے منور و معمور رہا مطلق انسان میں آپ کا کلام و آپ کی مدح

کہ وہ ہی کہ فضل عینی کو فضل جنسی کے سامنے مضمحل جانتے ہو حالانکہ فضل عینی ہی معتبر و ملحوظ ہی کفار اشرار کہ جنس انسان سے ہین کوہ و دریا وغیرہا پاک مبارک چیزین در کنار سگ و خوک بھی عند اللہ بہتر ہین۔

مطلع	وصف اجلی ہی احمد نوری	کشف اخفی ہی احمد نوری	۶

قولہ کیسکو کہنا کہ وہ روشن تر وصف ہی مہمل ہی اور روشن تر کا وصف بھی ہمنی اسیطرح کشف اخفی کے معنے پوشیدہ ہین **اقول** چشمۂ آفتاب راچہ گناہ آپکا مبلغ علم معلوم یہ تو کہا تکلیف دیجائے کہ امام برہان الدین نے ہدایہ اور امام نسفی نے کافی اور امام زیلعی نے تبیین الحقائق اور دیگر ائمہ نے اپنی تصانیف جلیلہ مین تصریح فرمائین کہ مصدر بولتے اور اُس سے اسم فاعل مراد لیتے ہین رجل عدل یعنے عادل انت طلاق یعنے طالق ولہذا یہ لفظ صریح ہی بے حاجت نیت طلاق پڑجائیگی امام زیلعی وغیرہ نے اُسکی اور مثال دی کہ ابو حنیفہ علم یعنے عالم شرح صحیح مسلم امام نووی و شرح مشکوٰۃ علی قاری مین ہی اہل زبان نے کہا رجل کرم یعنے کریم مہمان کو ضیف کہتے ہین یعنی ضائف وصف بالمصدر کما لا یخفی نوکر اہ سخت حدیث لا تقولوا الکرم شیخ محقق مولانا عبد الحق محدث دہلوی اشعۃ اللمعات مین فرماتے ہین کرم و کرم ہر دو مصدرست وصف میکنند بدان بر سبیل مبالغہ مثال رجل عدل کذا قال الطیبی نقلا عن محی السنۃ اہ ملخصا بحملہ ان کتابون کے دیکھنے کو حلم در کار تھا زید عدل تو چھوٹی چھوٹی ابتدائی ہی کتابون مین لکھا تھا۔ جانے دو کسی مسلمان سے اتنا بھی نہ سنا کہ عدل اللہ عزوجل کے اسماء سے ہی ہی مجمع البحار مین ہی ہو مصدر ہے بہ مبالغہ یہ ہین وہ اسمائی طیبہ حضور اقدس صلی اللہ تعالے علیہ وسلم سے ہی مواہب لدنیہ اور اُسکی شرح زرقانی مین ہے۔ (العدل) مصدر فی الاصل ومعناہ المبالغ فی العدل اسی باب سے ہی حضور کا اسم اقدس صدق یعنے صادق صلے اللہ تعالے علیہ وسلم ذکر فی المواہب اللدنیہ اور اسی قبیل سے ہی حضور کا نام پاک قدم صدق صلے اللہ تعالے علیہ وسلم قدم بمعنے تقدم ہے اور مراد متقدم کتابین مذکور ہین ہی (قدم صدق) ای تقدم لہم عند ربہم محمد صلی اللہ تعالے علیہ وسلم سچے قدم التقدمہ۔

مطلع	عہد اوفی ہے احمد نوری	شہد اصفی ہی احمد نوری	۷

قولہ سوا اس خوبی کے کہ ہم وزن الفاظ جمع ہین اور تو کوئی بات معلوم نہین ہوتی عہد و شہد

انسان کی تعریف سے تعلق نہیں رکھتے اقول اس جہالت کی صفر اشکنی طور سینا کی تقریر میں گزری
قال اللہ تعالی اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے
فرمایا سیدھی راہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ہیں رواہ الحاکم وصححہ امام حسن بصری و امام ابو العالیہ نے فرمایا
سیدھی راہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور ان کے دونوں یار ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالی عنہما ہیں
رواہ ابن جریر و ابن ابی حاتم وعبد بن حمید عن ابی العالیۃ وحکاہ فی الشفاء عن الحسن وقال صِرَاطَ الَّذِينَ
اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ امام عبدالرحمن بن زید بن اسلم و ابو العالیہ و حسن بصری رحمہم اللہ تعالی فرماتے ہیں
یہ راہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ہیں اور ان کے آل و اصحاب حکاہ عن الاول الماوردی
وعنہما الامام السمرقندی وقال تعالی فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ امام عبدالرحمن سلمی نقل
فرماتے ہیں کہ یہ محکم گرہ مضبوط رسی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ہیں زرقانی میں ہے لانہ العقد
الوثیق المحکم فی الدین والسبب الموصل لرب العلمین ففیہ استعارۃ تصریحیۃ تمثیلیۃ الخ وقال اللہ تعالی
اَتٰى اَمْرُ اللّٰهِ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں حکم خدا محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
ہیں رواہ عنہ ابن مردویہ حدیث میں اُم المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کو ثریدہ سے تشبیہ
فرمائی رواہ الشیخان عن ابی موسی الاشعری رضی اللہ تعالی عنہ دوسری حدیث میں صحابہ کرام رضی اللہ
تعالی عنہم کو نمک سے تشبیہ ارشاد کی رواہ ابو یعلی عن انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ وحسنہ
الامام السیوطی امام حسن بصری اس حدیث کو روایت کرکے فرماتے ہیں فہب لنا فکیف نصلح ہمارے نمک
جاتے رہے اب ہم کیونکر ٹھیک ہوں جب سید ہمارا استہ اور مضبوط گرہ اور مستحکم رسی کہہ سکتے ہیں
تو عہد بھی اور جب انسان کو ثریدہ نمک کہنا ٹھیک ہوا تو شہد بھی بات وہی کہ ابھی بیچارے عالم
شاعر صوفی باہر صاحب استعارہ و تشبیہ کے سنے ہی نہیں سمجھتے ہیں اور انھیں علم علوم بالائے
طاق شعور شعر کی بھی ہوا نہ لگی استاذ البلغا شیخ ابراہیم ذوق مدح بادشاہ میں فرماتے ہیں ؎
تو بہ ریاست تو بہ فراست تو بہ مقالت تو بہ سیاست ✤ فطرت لحیان فکر جماعت حسن بیان وغصہ حلم
حسن ادا میں تکنۂ موزوں طرز بجا میں گوہر مکنون ✤ شغل و عمل میں نظم مسجع حرف سخن میں نثر مقفی

[1] ھذا یکون نور تعالی ذاتہ فجاز وصف الاستنام مرادا بالکنایۃ امر اللہ بمعنی الساعۃ کما قررہ الامام السیوطی
فی الاتقان ۱۲ منہ

اپنے استاد منیر کو سنیے مدحیہ امام علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ مین کہا ؎ فروغ عرش جسم رضا ہے رب کریم ؛ خدا کے نور ہین نور رسول حق کے شمیم ایضاً ع نگاہ وید حق مین باقر معصوم ؛ ایضاً مع میم شرف صدف گوہر تقی و نقی ؛ مدحیہ امام حسن عسکری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مین ؎ دولت گنج کریم قدرت رب کریم ؛ نازش خلق عظیم عالم سر و علن ؛ میلاد امیر المومنین مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم مین ؎ جسنے ہائل کو انگوٹھی بخشدی وقت رکوع ؛ خاتم بخشش کا وہ نقش نگین پیدا ہوا ؛ خاکساری سے ملا جسکو خطاب بوتراب ؛ آج وہ گلگونہ روی زمین پیدا ہوا ؛ مقدم حیدر سے کعبہ منیر ہو گیا ؛ نل ہوا ہوی حرم سے مشک چین پیدا ہوا ؛ رحلت ارسطو جاہ مین ع فیض مین ابر بہاری خلق مین عطر بہشت ؛ کہیے کیا آدمی فطرت و فکر و حصہ و نکتہ ہو اور یہ نظم سجع و نثر مقفیٰ کس قطع کا انشا ہو کیا آدمی نگاہ یا سیپ یا دولت یا نازش ہوتا یا مہر پر کھود ایا زمین کے منہ پر بننے کی طرح ملا جاتا ہو کیا یہ باتین بشر کی تعریف ہو سکتی ہین اور جب عام انسان ان سے منزہ تو واقعی تمھارے طور پر تمھارے استاد نے امیر المومنین و امام ثامن رضی اللہ تعالےٰ عنہما کی شان مین یہ جو وہ کلمات لکھکر اپنے فضل کا دلی بخار خوب نکالا صحیح فرمایا حضرت مصنف مشرقستان قدس نے اپنے قصیدہ ؛ مدحیہ امیر المومنین فاروق اعظم رضے اللہ تعالیٰ عنہ مین ؎ سبائی سبھا کہتے ہی در پہ لے ؛ کہان جائین جنت در و ن کہے شوائب ؛ کوئی چھپتی ہو فض شب کی سیاہی ؛ تعیہ سے ہیکا کرے بسیج کاذب ؛ چھپا لیتی ہے شمس کو بھی تو ظلمت ؛ وہ کیا رنگ جو تیرگی کا ہو حاجب ؛ نہ مانین تو گلگونہ مہر مل لین ؛ نہ پہچانے جائین تو کفارہ واجب ؛ وہ بالفرض مادہ منیر آئین جنکے کہین ذم سے بچکے جاتے ہین صاحب ؛ خدارا انصاف جب انسان کی مدح مین بو و عطر و مشک چین کہہ سکتے ہین تو شہد مین کیا زہر ہو جانے دیجیے اپنے استاد منیر کے ان اشعار کا مطلب بیان کیجیے تقریباً ۲۹ ساری غزل ہی ملاحظہ طلب ہو ؎ وہ آبجو ہون جو صدف آبرو نہین ؛ وہ آبرو ہون جو گہر آبجو نہین ؛ کیسا سبو ہون مین کہ نہین مجلس شراب ؛ کیسی شراب ہون کہ امیر سبو نہین ؛ وہ آرزو ہون جسکو کوئی دل نہین نصیب ؛ وہ دل ہون مین کہ جسمین کوئی آرزو نہین ؛ امید وہ جسکو ہون وہ گفتگو ہون وہ ہون گلا وہ مہ مجلس ہون وہ بال ہون وہ شیشہ ہون وہ بو ہون وہ رنگ ہون سب کچھ کہتے کہتے مثیب کا شور مچایا ؎ وہ شب ہون کہ ذات دوست سے ہون

ذرہ بھر کچھ کہ معنی کام عدد نہیں ✣ کچھ سمجھے جی کچھ نہیں اور خدا اپنی فصاحت ملا خذ فرمائے سوائے
اس خوبی کی یا اس کیطرف سوای کی فارسی اضافت کس سے سیکھی اور عہد و فہد داوفی و منفی
کے اجتماع مین سوائے ہموزنی اور کوئی بات نہین یہ آپ کی صنائع دانی ہی سرکار ہموزن تو
عہد و تتل بھی ہین یہان جناس و ترصیع کی صنعتین آپ کو معلوم نہین ہوتین

مطلع	جلب تقوی ہے احمد نوری		سلب طغوی ہے احمد نوری	۸

قولہ جلب و سلب فاعل کے معنے دین تو کچھ مطلب پیدا ہو سکتا ہی مگر یہ غیر ممکن مصدر مفعول کے
معنے دیسکتا ہی ✣ اقول آپ کی اس جہالت فاحشہ کی پوری خدمت گذاری زیر مطلع ششم
معروض ہوئی مصدر رجا بجا اسم فاعل کے معنے دیتا ہے دلیل نظائر مذکورہ کے علاوہ تسلی شد
کے معنے تو کہیے جسکے یہ اسم مفعول ہی نہین صائب گوید ؎ زحسن مطلع تسلی مشو
بدین خشک ✣ گلے کہ میرود از دست از و گلاب بگیر ✣ مخزنی راست ؎ حرفی سادہ دل
امروز دگر چون ہر روز ✣ بسنجہائے دروغ تو تسلی شد و رفت ✣ سودا ؎ ٹھہرا ہوا
جو قاتل اک مرد شوم ✣ اور اُنکی آئی خبر شہادت کی دم بدم ✣ تاریخ وفات اُن کی کہی بار دی و بد
سودا ذکر ہے جان جانان مظلوم ✣ غالب ؎ تم سلامت رہو ہزار برس ✣ ہر برس
کے ہون پچاس ہزار ✣ اور خود آپ کے استاد منیر نے یہ کیا کہدیا ؎ یارب ہزار
سال سلامت رہین صنم ✣ ہر سال کے لیے ہون مقرر ہزار چاند ✣ مضمون تو شعر غالب سے
اوڑایا ہی اور وہ بھی یہ کمی کہ بیس ہزار دن کم ہوگئے مگر یہ تو فرمایئے کہ مصدر بمعنے اسم فاعل
تو ممکن تھا یہ سلامت بمعنے سالم کہان سے آیا۔ اور سنیے منیر ؎ داب کرین قبول میرا
تا ہو مطلب حصول میرا۔ کہان حصول بمعنے حاصل نہین اور سنیے منیر ؎ تشیید مبانی
مبادی ✣ یعنے کہ جناب عبد ہادی ✣ کیا یہ تشیید بمعنے مشیّد نہین زیادہ نہین تو اس زیادہ ہی
کو دیکھ لیجیے جسے تمام اہل اردو فارسی بمعنے زائد بولتے ہین خود آپ نے بھی ناممکن و محال
سے پر بولا کہ اس مین زیادہ لطف آئے گا شاید یہ اسی طرف اشارہ ہوگا کہ استاد کے
قول تو گذر گئے ہم خود اپنے قول سے تناقض کرینگے تو اس مین زیادہ لطف آئے گا یہ تو آپکی
بیرانی خاصہ جہالت کا علاج تھا۔ اور سرکار کی کمال نخودانی یہ کہ فاعل و مفعول و

اسم فاعل واسم مفعول مین تمیز نہین مصدر بمعنے اسم فاعل واسم مفعول آتا ہی نہ بمعنے فاعل ومفعول بہ لیاقت اور مقابلہ علمائے فحول۔

بیت	رشد وارشاد کا ترے سر پر	آج طرہ ہے احمد نوری	۱۵

قولہ طرہ سر پر نہین ہوتا دستار وکلاہ پر ہوتا ہی سر پر سہرہ ہوتا ہی یہ مضمون غلط ہی اقول آج تک تو جناب کے علم وشعر کا فضل وکمال ظاہر ہوا تھا اب کھلا کہ سبحان اللہ کیا خوب تصوف ع لب بستہ وچشم بند وگوش بند۔ کا بیچ کا جملہ سرکار کو ایسا پڑھ گیا ہی کہ ع خیر ام دیدہ بندی خدا + گوشہ نشینی دمعتبری کا وہ جوش کہ آج تک جناب نے آدمیون کی صورت بھی نہ دیکھی طرہ سر پر نہین ہوتا دستار وکلاہ پر ہوتا ہی بہت بجا اور دستار وکلاہ کہان ہوتے ہین شاید پاؤن پر اور ساتھ ہی طرفہ تناقض کہ سر پر سہرہ ہوتا ہے کیا خوب کیا سہرا لگے سر پر ہوتا ہی جب وہ بھی دستار وکلاہ پر ہوتا ہی تو آپ کے طور پر طرہ کی طرح وہ بھی سر پر نہ ہوا بلکہ قصور معاف دستار بالائے طاق سرکاری ٹوپی بھی کسر کے سر پر نہین ہوسکتی سہرے کے بالون پر ہے اور بالفرض ایسا گھٹا ہو کہ کیل نہ رہے جب بھی سر پر نہ ہوئی سر کی کھال پر ہوئی آپ جیسے صوفی کامل کو ایسے استواق مین مصنف بننا کیا ضرور تھا۔ خاقانی ہند شیخ ابراہیم ذوق فرماتے ہین ؎ سہرہ طرہ ہے مزین تو گلے مین بدھی + کنگنا ہاتھ مین زیبا ہی تو سر پر سہرا + لطف یہ کہ شیخ صاحب آپ کے دوسرے فعل سے کا بھی علاج کر گئے فرماتے ہین ؎ ایک کو ایک پہ مزین ہر دم آرائش + سر پہ دستار ہو دستار کے اوپر سہرا اب آپ کہان ہوا اور اپنے استاد منیر کی توسیع ؎ کہین اوس گل کو چڑھایئن نہ کسیکے سر پر + طرہ کی فکر مین ہین پھول پرونے والے + ان مجھی کو سہو ہوا آپ کے نزدیک اگر دستار وکلاہ پاؤن پر ہوتے تو عجب نہین آپ کے استاد منیر نے بھی تو تاج وبوسہ کے سر پر ہونے کا اشعار کیا ہے اوپر ہی سے اولٹی ہوتی آئی ہے دیکھیے کیا کہا ہے ؎ فضل خدا سے گوشہ عزلت ہی ملیت

۱ ؎ پرچہ اعتراضیہ مین یون ہین (ف) سے لکھا ہی اور صحیح الف سی ہے ۱۲ منہ

ف۱ یعنی ہین فضل ہما لتک و بوریا۔ یہ ظاہر ہے کہ فضل ہما سر پر کہا جاتا ہی ان کے لیے لتک و بوریا مثل تاج

بیت	تار انتظار مرحمت سے بنا	تیرا جامہ ہے احمد نوری	۱۴

ف۲ ف۳ ف۴ ف۵ ف۶ ف۷ ف۸ ف۹ ف۱۰ ف۱۱ ف۱۲ ف۱۳ ف۱۴ ف۱۵ ف۱۶ ف۱۷ ف۱۸ ف۱۹ ف۲۰ ف۲۱ ف۲۲ ف۲۳ ف۲۴ ف۲۵ ف۲۶ ف۲۷ ف۲۸ ف۲۹ ف۳۰ ف۳۱ ف۳۲ ف۳۳ ف۳۴ ف۳۵ ف۳۶ ف۳۷ ف۳۸ ف۳۹ ف۴۰ ف۴۱ ف۴۲ ف۴۳ ف۴۴ ف۴۵ ف۴۶ ف۴۷ ف۴۸ ف۴۹ ف۵۰ ف۵۱ ف۵۲ ف۵۳

قولہ تعجید ہی اقول وجہ بان تعقید کہیے تو اسے جو آپ کے استاد منیر نے کہا ع ہر کاسہ چینی مین ترے بال پڑے ہین ہالے لیگی چونکہ اگر سر تغفور کی چوٹی ہ مقصود ترے کاسہ ہی اور مفہوم متبادر۔ تیرے بال کہ مضاف الیہ کو تقدیماً اسی سے اتصال ہا اسے کہیے جو آپنے مقصود اپر لکھا کہ تین خلیفون کا نوکر مصرعہ اولی مین ہوا اور مصرعہ ثانی مین جناب احمد نوری کہا اون کو مولے بناکر تذکرہ کیا گیا مضاف و مضاف الیہ مین اسقدر بعد اور ایسے فصل کہ اسکی اضافت متبادر ہو یعنے اون کو جناب احمد نوری کے مولے بناکر اور مقصود یہ کہ جناب احمد نوری کا تذکرہ اونکو مولے بناکر بخلاف شہر مبارک کے کہ اوس مین کسی دوسرے معنے کی طرف ذہن جاتا ہی نہین۔ قولہ فصاحت و بلاغت کی خوبی احتماع الفاظ۔ بنا۔ جامہ نوری سے ظاہر اقول بیشک یا آپکے استاد منیر کیطرح مدحیہ امیر المؤمنین مولی علی کرم اللہ تعالے وجہہ مین ع ریش فرعون کے بالون سے جو بنیے کمل ؛ فکر ہر کس بقدر ہمت اوست۔

بیت	قادریت ہو چشتیت سے بہم	رنگ دو پلکا ہے احمد نوری	۱۶

قولہ یا وتا علامت مصدر ہی معنے قادر ہونا چشت ہونا اگر یہی غرض ہی تو اول سے شرک فی القدرت لازم دوسرا اجمال سے ملا مال اور اگر قادری و چشتی مین یا وتا لگائے ہین تو یائے مشدد چاہیے۔ اقول اولا بالبداہۃ شق ثانی مراد ہی تردید محض جہل و عناد ہی اور تشدید یائی اسی شق سے تخصیص اپنے کمال حرف دانی پر تخصیص عربی مین یائے مصدریہ خود مشددہ ہے نہ کہ یائے آخر مجہول منہ مین مدغم ہوکر اور یون ہوتا تو قادری و چشتی سے بنانے مین ادغام کا کیا محل و محصل تھا رومی مین یائے نسبت کب مخففہ ہی یہ تشدید تو اسکے حصے کی ہوئی یائے مصدری کدھر جائی یہ دوسری صرف دانی ہو اور بات حقیقۃ یہ ہی کہ یائے نسبت جب کسی منسوب مثل قادری و چشتی و حنفی و شافعی سے لاحق ہوتی یائے سابقہ واجب الحذف ہوتی ہے اور منسوب بعینہ اور سیطرح بنتا ہے جیسے بے یائے کما نص علیہ فی کتب الفروع و بنہ علیہ الامام ابن الہمام فی فتح القدیر فی لفظ الشافعیۃ یائے مصدری کہ اسی قبیل سے ہی بعینہ یہی حکم رکھتی ہی سنت سے

ف۱ پرچہ اعتراضیہ مین یون ہی بیائی کشیدہ لکھا ہی حالانکہ محض غلط ہی ۱۲ منہ

بنایئے تو سنیت ہوگا اور سنی سے بنالے ہیں تو وہ بھی سنیت ہی ہوتا ہے نہ سنیت یا سنویت
سیدیت نورانیت ربانیت حقانیت شیعیت ناصبیت وہابیت نجدیت نیچریت ندویت قادیانیت
ہزاروں لفظ شاہد ہیں کہ آخر منسوب ہیں اسکے لحق سے پہلی یا کا نشان نہیں رہتا اور مجعول
ویسا ہی بنتا ہے جیسا بے یا سے تو قادر و قادری یا چشت و چشتی سے الحاق ہیں تفرقہ تیسرا کلمہ حالت
وصرف دانی ہے یا کہ نظر آتی ہے دہی یائی مصدری ہے یا قادری و چشتی حذف ہو چکی اور ایسی یائی
یائی تخفیف کلام عجم ہیں شائع و ذائع ہے خصوصاً جب کہ مستلزم توالی حرکت نہ ہو حضرت شیخ
شیراز قدس سرہ ؎ سنگے وگیا ہے کہ در و خاصیتی نیست ٭ ہر زار مے داں کہ از و منفعتی نیست
حکیم ہمدانی ؎ برعکس بود خاصیت زعفران عشق ٭ تا روے خود در آئینہ دیدم گرد سیم
کمال اسمٰعیل ؎ شرمی بدار تا کنمت نام آدمی ٭ کز آدمی شریف ترین خاصیت حیاست ٭ آپ کے
استاد منیر نے کہا ؎ دہن مار ہیں ہیں زہر کے چھالے انگور ٭ اسقدر کیفیت اب و ہوا کا ہے عمل
ولہ ؎ خیریت ہے خط ترا جب تک لفافہ ہیں ہے بند ٭ نکلے جب باہر تو بنجائے مصیبت کی کتاب
افصح الفصحا داغ دہلوی ؎ ہے کہیں تذکرہ غیبت ذات و صفات ٭ ہے کہیں مشغلۂ ذکر
شہود و تمید ٭ اور خود کثرت استعمال کی کیا حاجت کہ چشت سے الحاق یا میں تخفیف خود آپ کو
مسلم اور اب یہ چشت ہی سے الحاق ہوا کہ بعد حذف یائے نسبت چشتی سے چشت ہی رہا بھلا یہ تو
یائے زائد ہیں یائے اصلیہ جو اس صورت کی ہو اکابر فصحا اسے بھی مخفف لائے ہیں حضرت
فرد اقلیم معانی محبوب محبوب الٰہی رومی فدا ہما رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہشت بہشت ہیں فرماتے ہیں
؎ چون بدان گونہ روضۂ دریافت ٭ تازہ کردآن نیت کہ در سرافت ٭ اور اپنے استاد
منیر کے غزلیات تو سینے ؎ بعد نبی اللہ علی سب سے سوا ہیں ٭ اللہ کے بندے ہیں نہ بندے ہیں
کسی کے خدا ہیں ٭ نہ یائے نسبت نہ اسکی صورت اور خاص عربی ترکیب اور نبی اللہ تخفیف غریب
لیے کے نہ لہ خواہ ان کو چشتیت پر اعتراض عجیب ہے تو جانب تخفیف تھی اپنے استاد کی جانب نسبت
لیجیے۔ رہا ؎ بر مجتمی ہی گمتیں صفات حیوانیہ ٭ حاصل نہ ہوئیں خصال انسانیہ۔ بسیط
ہو خاک نفس امارہ منیر ٭ العادۃ کالطبیعۃ الثانیۃ ٭ یہ ثانیہ بالشدید کیا جانور ہے اور
کالطبیعۃ ہیں کاف تشبیہ کیسا طبیعت ثانیہ کوئی چیز نہیں ہے عادت کو تشبیہ دی بلکہ خود عادت کو

کو طبیعت ثانیہ کہتے ہین تا نیسان کو قادر ماننے پر شرک فی القدرۃ کا الزام کسی جبری گمراہی کا کام ورنہ اہلسنت کے نزدیک انسان نہ خالق نہ مجبور اور مکاسب پر بااختیار الٰہی قادر ضرور مگر وہ کر سولوی صاحب کو اگر کسی ذی علم کی صحبت نصیب ہوتی تو سنتے کہ قدرت انسانی کا ایک مسئلہ ہی جداگانہ عقائد مین قائم فرمایا گیا ہی کہ اہل سنت کے نزدیک انسان فعل کے وقت قادر ہوتا ہی اور معتزلہ کے نزدیک پہلے ربانی حضور سید ناغوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مین ہی ؎ فعا یعلے حاصی الحصے وطوق کردہ + اذا ضاع فی البید اعقال لبغیر قولہ چشت بجی ہوا کرتا ہو تا علامت عربی یہ بھی صحیح نہین اقول تم ضرور پکے صوفی ہو تم نے آج تک سلسلۂ علیہ چشتیہ کا ہے کو سنا ہوگا لیا یہ (ہ) فعل قادر یہ عربی کی نہین فارسی مین تو نسبت کے لیے صرف یاے مخففہ ہے اللہ تذکیر و تانیث کا اصلا فرق نہین آجتک کسی عالم یا شاعر یا ناظم یا ناثر کو اسمین کلام نہ ہوا مگر مدہ کی مولویت ہی نرالی ہے بان یہ کہیے کہ اعتراضات محض براہ تعصب ہین خود صفحہ (۱۱) پر فرمایا تھا جن سے سلسلۂ عالیہ چشتیہ جابر ہمی شرم شرم ۔ عالم صاحب آپکو خبر نہین کہ چشت ضلع ہی اور اعلام مین ہر زبان کا حصہ ہی آدمی یا کتاب یا شہر کا جو نام ہو گا ہر زبان مین وہی مستعمل رہے گا تو اس نسبت و مصدر مین کلام تو محض جہل فاحش ہے بان اسے گرفت کیجیے کہ (ہ) کو معرب کیون نہین کرتے یہ وہی مثل ہوئی کہ جہان شعر مین خطاب و نظم تھا رد یف مین لیسنے چ کی جگہ تعنی چ امنے چ نصف چ چاہیے تھا مذہ کے مولوی صاحب یہ کوئی عبارت عربی نہ تھی حرف ہماری زبان پر ثقیل نہ تھا فارسی اردو کلام مین چشتیہ کی جگہ چشتیہ ششتیہ صشتیہ کوئی فصیح عاقل پسند نہین کر سکتا اور سنیے تو آپ کے استاد منیر نے جو کہا ؎ وار و رام پور ہو مسکن ہی ساکن کنڑہ جلال الدین + ۔ یہ کنڑہ و کنڑ فارسی بندش مین جکڑا ہوا ہو اسمین رٹ (کیونکر حلال رکھی کنڑہ کہا ہوتا قولہ بگ دو پلکا فصیح نہین اردو مین صفت موصوف سے پہلے لاتے ہین یہان اکثی ترکیب ہے اقول ذرا اپنے آلے استاد کو سید میان سنا ئیے ؎ کھیت دھانون کے لہلہے شاداب + کر رہی ہین نظر کی دلداری ولہ ؎ چوڑیان کوٹ کے کھا جانے کو غصہ بھی + چور سچا بھی مجھے آپنے چلنے نہ دیا ۔ آتش ؎ اثر اکبر ہی مین قدم سے تیرے پایا ہے جسد امی خاک رہ ملکر بنا تے ہین بن بگڑیا + اس شعر اور منیر کے شعر اول مین تقدیم موصوف کے علاوہ مضاف الیہ پر مضاف لی بھی تقدیم ہے تو آپ کے طور پر یہ آپ کے استاد کا ڈبل اولٹا پن ہوا خود اسی لفظ مین تقدیم کی

مثال لیجیے جو گویہ ؎ ای جان جہان کم شمی ہستم ہی تمپر + لب بستہ دہن ہی کہ نگینہ ہے دوپٹہ

قولہ بالمعنے بھی مضمون غلط ہی دوپٹا نگینہ مصنوعی ہوتا ہی اور مصنوعیت تعریف نہیں۔

اقول آپ بیشک میر کے استاد اکبر ہین گرمی طبع جب تک تمام شاعری کو آگ نہ لگادے چین نہیں لیتی آپ کے نزدیک تشبیہ مین صرف وجہ شبہ پر اقتصار نہین سب اوصاف مین اشتراک ضرور ہی بجا ہے آپ نیستان شعر کے شیر ہین یعنے آپ کے دم بھی ہی آپ چار پاؤن سے چلتے بھی ہین گندہ دہن بھی ہین ولاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

بیت	رفع قومہ مین وضع سجدے مین	لا والا ہے احمد نوری	۱۲

قولہ اگر یہ الا حرف الف ولام الف کا مجموعہ ہی تو شعر بے معنے اور لا الہ مین کا الا ہو تو شرک فی العبادت۔

اقول انا للہ وانا الیہ راجعون ۱۲ اب معلوم ہوا کہ آپ اللہ جل جلالہ کو نہین پوجتے لفظ الا کو پوجتے ہین لا الہ مین جو کلمہ استثنا ہے اگر آپ کے نزدیک وہ خود معبود نہین تو اُس سے کسیکو تشبیہ دینا کیونکر شرک فی العبادۃ ہو گیا۔ ندوے کے عالم صوفی شاعر صاحب اس تفہیم جلیل مضمون کو آپ کیا سمجھ سکتے ہین ہم سے سنیے یہ شعر مع شعر متصل سے قطعہ ہی جسکے بعد کے شعر کو آپنے اُس سے توڑکر براہ جہالت ایک اور شعر سے فصل کر دیا اُس کا دوسرا مصرع ہے ؎ ذاکر ایسا کہ کلمہ کی انگلی + خود سراپا ہی احمد نوری ۔ کاتب نے یہان علامت قطعہ (ق) لکھ بھی دی تھی کہ سرکار کو نہ سوجھی۔ التحیات مین تشہد اول پر جو انگشت شہادت کا اشارہ سنت ہی علما فرماتے ہین۔ لا پر اٹھائے کہ رفع نفے غیر کی طرف اشارہ ہو اور الا پر رکھ کر وضع سے اثبات الوہیت الحق عز جلالہ پر دلالت ہو تاکہ ادھر لا نہ اور ادھر یہ رفع وضع دونون ان دلالات نفی واثبات پر بزبان ہو جائین حضرت مصنف دامت فیوضہم ارشاد فرماتے ہین کہ ہمارے مدوح مدظلہم العالی نفی واثبات کے ایسے ذاکر ہین کہ خود سراپا انگشت شہادت ہین قومہ فرمانا رفع کی صورت ہی اور سجدہ وضع یون تمام جسم اقدس وہی نفی واثبات بتاتا اور اس دلالت مین لا والا کا کام دیتا ہی تصور معاف غیر عبادت کو غیر شرک بتانا کس قدیم الصحبی کثیر الغیبی کا

۱۲ یہ جملہ اعتراضیہ مین یون بتائے کشیدہ لکھا ہی ۱۲

پیارا کہی ۱۱ سلام ہو ان اسکی خبر ہین کہے جو آپکی پارٹی کے بیخبر ہین ۵ اپنا اللہ میان نے ہند مین نام ۴ رکھ لیا خواجہ غریب نواز ۵ تراب کون ہی مجھ سے اگر پوچھا فرشتون نے ۴ اشارہ میری جانب کو کرونگا یا رسول اللہ ۴ ولہ ع محمد خدا ہی خدا ہے محمد ۴ اگر یہ کہنا تو معاذ اللہ آپ کے دھرم مین شرک ہوا اللہ بتانا کیا کچھ ہونا چاہیے

بیت	تو مہ سیدھا رکوع دوہرا ہی	الف دلا ہی احمد نوری	۱۹

ناواقفی ۱۲ قولہ سیدھا کے مقابل ٹیڑھا کہا ہوتا دوہرا فصیح نہین۔ اقول فاضل صاحب پہلے کسی سے قصیدہ سبقاً سبقاً سال دو سال مین پڑھ لیا ہوتا مضمون کی گرد تک نہ پہنچنا اور اپنے اوہام معترض ہو بیٹھنا مولویت ندوہ کا بھرم کھو دیتا ہی یہان سیدھی اور دوہرے کا مقابلہ مقصود نہین بلکہ قد کو الف اور رکوع کو لام الف تشبیہ دینی منظور ہے لام الف دوہرا ہوتا ہی نہ ٹیڑھا۔ شاید آپ کے یہان رکوع کج ہوتا ہوگا آپ کے استاد نے تو یہان کج مذہبی یہی کہا ۵ بہتر ہلال عید سے پایا خم رکوع ۴ پر تو خمیدہ ہونے مین دوہرا ہی نور کا ۴ قولہ ابتدائے کلام مین الف نہین آتا جو حرف بشکل الف متحرک ہو اسکو ہمزہ کہتے ہین اقول آہ مولویصاحب کو میزان الصرف نوک زبان ہی تاج الادبا علامہ ابو الحجاج یوسف بن محمد بلوی تلمیذ التلمیذ امام اجل قاضی عیاض رحمہما اللہ تعالے نے فن ادب مین ایک کتاب عجیب و مجلد مین تصنیف فرمائی اوسکا نام ہی کتاب الف بار کھا اسمین دس فن نہین صدا جگہ سے اس حرف پر اطلاق الف ثابت ہوگا مین اسکے دیباچہ سے چند حروف نقل کرتا ہون فرماتے ہین ۱ انی ۲ کرر الالف مع ۲ الیاء وما شاکلہا مما ۲ اشتق ویکون ۲ الشکل فی ۲ الکل و ۲ احد و ۲ الحسن علی خلاف ثم ۲ افعل ذلک با لالف مع سائر حروف المعجم مثال ما ذکرنا لک (۱ ب) و (۲ ت) و (۲ د) وکذلک ۲ الی ۲ آخر حروف ۲ المعجم فاذا فرغت سقت معکوسہ مثل با ثم ۲ اقول الف بین حرفین مثل باب ثم ۲ اقول حرف بین الفین مثل ۲ اباء ۲ ھو ملتقط ۲ تاج العروس مین ہی (جوت جوث مثلثہ ۲ الاولی مبنیۃ دعاء للابل ۲ الی الماء) فاذا ۲ ادخلوا ۲ علیہ ۲ الالف و ۲ اللام ترکوہ علی حالہ قبل دخولہا قال ۲ الشاعر ۲ الشنفری ۲ الکسائی ۶ ۵ دعاھر بانی فاروعین بصوتہ

کما رعت بالجوت الظماء ۲ الصوادیا ۲ نصبہ مع الالف و اللام علی الحکایۃ
کذا فی الصحاح و کان ابو عمرو یکسر التاء من قولہ بالجوت و
یقول اذا ادخلت علیہ الالف و اللام ذھبت منہ الحکایۃ
و کان ابو الھیثم یقول اذا ادخل علیہ الالف و اللام اعرب

یہ کہتے ائمہ عربیت ہین کہ ہمزہ کو الف کہہ رہے ہین مولانا جامی قدس سرہ السامی سلسلۃ
الذہب شریف مین فرماتے ہین ؎ نیست در لا الہ الا اللہ ۲ بحقیقت بجز سہ حرف الف ۲
جملہ اجزاے این خجستہ کلام ۲ شد ز تکرار این حروف تمام ۲ گر بجوئی درین کلام شگرف
غیر ازین حرف ہا نیابی حرف ہر اگر الہ مین ہمزہ کو الف نہ مانا تو لا و اللہ کے الف کدھر
جائینگے سہ حرف غلط ہو جائیگا الف کو ہمزہ نہین کہہ سکتے لطائف اسم ذات مین سب سے
روشن تر فرمایا ؎ دو الف قد و بر استی دو گواہ ۲ کردہ روشن بسر وحدت راہ ۲
یکی از فتحہ فتح باب فتوح ۲ کردہ در منظر مروح روح ۲ وان دگر دادہ از سکون تسکین ۲
دل و جان را بسکن تمکین ۲ اب اپنے مبلغ علم شعر کیطرف چلیے ملک الشعرا ابراہیم ذوق
؎ ہو احمد خدا مین دل جو مصروف رقم میرا ۲ الف اللہ کا سا بنگیا گویا قلم میرا ۲
امیر الشعرا مینائی ؎ خلف وہ نام جو روشن کرے اپنے آپ وجد کا ۲ الف آدم مین دال
آدم مین میم آدم مین احمد کا ۲ میر آپ کے استاد نے کہا ؎ پہلے ہی آپ کی تعظیم سے
دنمی ہوئے ہم ۲ تیرے کم از الف اول آدب نہین ۲ تیرے مشابہت الف مکتوب کو ہی کہ
ہمزہ متحرک صدر کلمہ ہو نہ اسکے بعد کا الف جسپر حرف مد سے دلالت ہو لطف یہ ہو کہ
ابھی ابھی آپ خود لکھ چکے ہین کہ الا حرف الف و لام الف کا مجموعہ ہو الخ مگر حافظ نباشد
قولہ الف و لا سے الا بہ تشدید لام بن نہین سکتا ایک اور لام کی ضرورت ہو اقول
سرکار کو شوق تصنیف تھا تو وزا الف بے تازہ ہی کر لی ہوگی مین یہان اس تحقیق و
تدقیق علمی کو بیان کرون کہ حرف مشدد حرف واحد ہو نہ علماے مجوید نے ادائے مدغم مین
کیا وصیت فرمائی ہو اور دو حرف کرنے سے کس طرح بچایا ہو کہ فک ہو جائے ممکن
ھذا ھو الحق و ھو الذی اختارہ الرضی حیث قال لیس الادغام الا بان یجعلین مثل ھو

الاتیان بحرف واحد مع اعتمادہ علی تنوین کانہ لا یمکن مجئ حرفین احدھما ساکن الا بعد الف

مع الفک بینھما اھ مختصرا تو سرکار کو تکلیف مالا یطاق دون اس سے گذرے اور نہ لایہ

دیکھ کر کیا لفظ مین کلام ہی یا اشکال کتابت مین سیدھا اور دوھرا الف دلا پر کتابت مین تمہارے

ہمارے نزدیک مین آنکھین ملکر ملاحظہ فرمایئے تو کھلجائیگا کہ نقوش مرقومہ مین سخن ہی اور اب ذرا سنئی لکھیے دیکھیے

لو لا مین و لام لکھے جاتے ہین یا ایک افسوس آپ بھی تو فرما چکے تھے ۱۲ حرف الف و لا الف کا

مجموعہ ہی کیون نہ فرمایا الف ولام ولام الف کا مجموعہ ہی یہ قدم قدم پر تناقض کیے اور یہین جرأت کیے

کیا اب آپ تبلا سکتے ہین کیا اب آپ بنا سکتے ہین کہ فصحا یون بولتے ہین بھلا کھلا بولتے ہین **قولہ** اگر یہ تشبیہ مان لیجائے

تو وہی جواب نذر ہی جو اوپر کے شعرون مین دیا گیا **اقول** وہی عقاب نذر ہی جو اوپر کیا گیا

۱۲ کی پوجا چھوڑیے مسلمان اللہ عزوجل کی عبادت کرتے ہین یہ شعر بھی اپنے قرین کے

ساتھ قطعہ تھا جسے آپ چھوڑ گئے وہ یہ ہے ؎ محض اثبات کا مقام بلند + یون

دکھاتا ہوا احمد نوری + قطعہ اولی مین قیام و سجود کے رفع وضع سے نفی و اثبات دونون

ثابت کیے تھے یہان قیام و رکوع سے شکل ۱۲ بنا کر محض اثبات کا اثبات کیا گیا اثبات

الوہیت حق آپ کے نزدیک شرک فی العبادۃ ہے۔ رہا شعر کا لطف تصوف اسے آپ کیا

سمجھ سکتے ہین جب لطف شعری درکنار اصل معنے لفظی مین یہ ٹھوکر کھا رہے ہین۔

بیت	تھا کرا ایسا کہ کلمہ کی اونگلی		خود سراپا ہے احمد نوری	۱۸

قولہ ذکر خفی قلب سے ذکر جلی زبان سے ہوتا ہے اونگلی سے ذکر نہین سنا گیا اونگلی

ناطق نہین **اقول اولا** یہ وہی شعر ہے جو بیت ۱۷ کے ساتھ قطعہ تھا جسے آپ نے

بعکس ترتیب بیت ۱۹ کے بعد نقل کیا اور فہم معنے کو دور سے سلام کر لیا شرح اس کی

سابقا معروض ہوئی۔ **ثانیا** آپ تو صوفی عالم شاعر صاحب کچھ ہین معلوم نہین کس فن کے

فرما رہے ہین ارباب حقیقت کا کہنا ہی کیا ہے کہ اورون کے معلومات اُن کے مشہودات

ہیں اصحاب تحقیق کا یہی اعتقاد ہے کہ ہر ذرہ عالم باری عزوجل کی تسبیح بمقالی مین ہے

قال اللہ تعالے وان من شیئ الا یسبح بحمدہ ولکن لا تفقھون تسبیحھم۔ منقولات

کلید مثنوی شریف و مرقاۃ شرح مشکوۃ وغیرہا اس کی تحقیق ہے تو صرف ایک عبارت

امام عارف باللہ سید عبد الوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی کی ذکر کردون جس مین آپ نے اس
نہین سنا گیا کا صاف حکم مذکور ہے کتاب الیواقیت والجواہر فی عقائد الاکابر مین فرماتے ہین
فان قلت فھل یقدح فی الایمان عدم ایماننا بحیاۃ الجماد فالجواب نعم یقدح
ذلک فی ایمان کل مومن خلاصہ یہ کہ جمادات کی زندگی کا معتقد نہ ہونا آدمی کے ایمان مین
نقص لاتا ہے پھر حضرت شیخ اکبر رضی اللہ تعالے عنہ سے نقل کیا اھل الکشف یقولون سمعنا
نطق الجمادات ورأینا واھل الایمان یقولون امنا بذلک وصدقنا وجاید
الافکار من المحجوبین یقولون ما سمعنا ولا رأینا یعنے اصحاب کشف فرماتے ہین ہم نے
جمادات کا نطق اپنے کانون سے سنا اور آنکھون دیکھا اور اہل ایمان کہتے ہین ہم اسپر ایمان لائے
اور تصدیق کی اور اپنی فکر ناقص کے بندسے غفلت کے پردون مین پڑے کہتے ہین نہ ہم نے
جماد کو جماد اونگلی سے ذکر سنا نہ دیکھا اور اونگلی ناطق نہین) یہ تو صرف کاری تصوف و علم کی شان ہے
اور اگر شاعر کا کوری بحکم محبوبی و کوتہ انگشت سے منکر ہو کر فن شعر پر چلے ہین تو یہ کوری مذاق
شاعری سے نکل کوری ہے اگر صرف حقیقت کی قسم دیگر مجاز کا دروازہ بند کردین تو فقط نظم
کا نظم و نثر سب مین حسن و بلاغت کا خاتمہ ہو جائے حاصل وہی رہے ؎ چشمان تو زیبا لبان
دندان تو چون در ہا مانند ۔ اردو مین کلمو کی اونگلی فارسی مین انگشت شہادت کہنے کے علاوہ عربی مین
تو اسے مسبحہ کہتے ہین جس سے تسبیح کرنے والے اللہ پھر ذاکر نہ ہوگی مگر اشا قطع نظر اس سے کہ عالم جماد
نے بحکم ظاہر تعظیم ذکر حق قلب کی ساتھ خاص کیا زبان سے آہستہ ذکر الٰہی کو ذکر جلی ٹھہرایا آپ ہی
کے فرمانے سے ثابت ہوا کہ نطق لازم نہین اور یہین اپنے مصرعے دوبارہ سوائے اسکے لکھا
جسکی خدمتگزاری خود مطلع ہمتم گزری اور اسکے قریب ہی پھر فرمایا بتلا دیجیے آپ ہی بتا دیجے
کہ سوا اس کے کیا کہا جائے کہ سرکار کو ابھی اردو بھی نہین آتی قولہ ان کہے تو حقیقتاً
معنے نہ ہوتا۔ شاغل ایسا کہ کلمے کی اونگلی اقول تناقض کی کچھ عادت ہی ہو گئی ہے ع
مقتضای طبیعتش این ست ۔ شغل فعل اختیاری ہے اور اختیار کو ارادہ اور ارادے کو علم
لازم تو آپ کے طور پر اونگلی کا شاغل ہونا بھی باطل۔ قولہ اور کلمے مین لام حاکن کو کیا کہیے

ف ۹۳ پرچہ اعتراضیہ مین یوہین الف کے ساتھ مکتوب حالانکہ محض غلط العوام صنعت جہالت ہی ۱۲ منہ

نکتہ ہی یا صحیح **اقول** اپنے استاد منیر سے پوچھو ؎ اے بت جو شب ہجر مین دل تھام نہ لیتے ٭ کلمے مین بھی ہوتا تو ترا نام نہ لیتے دلہ ؎ پڑھا کفر نے خوف کے مارے کلمہ ٭ کہا ڈر کے باطل نے الحق غالب ٭ دلہ ؎ باغ عالم مین مرے سرو سہی کی جانب ٭ کلمے کی انگلی اوٹھائے ہوئے شمشاد آیا ٭ باقی تحقیق علمی کا آپ کے سامنے ذکر ہے ضیع العلم فی غیر اھلہ ہے

بیت	میرا مرشد ہے مصحف ناطق		نوری آیہ ہے احمد نوری	۲۱

قولہ خطاب مصحف ناطق خاص حضرت علی مرتضے علیہ السلام کے واسطے مخصوص ہے دوسرے کو نام مذکر نا زیادہ نہین تو خلاف ادب ضرور ہے **اقول** آپ کا اجتہاد مسلمانون پر حجت نہین ائمہ دین سے سند لایئے کہ اس لفظ کا اطلاق حضرت امیر المومنین کرم اللہ تعالی وجہہ کے سوا کسی پر جائز نہین ہان آپ کا اقرار آپ کا آزار ضرور ہوگا آپ اسی پرچہ اعتراضیہ کے صفحہ ۱۰ پر لکھتے ہین مولے خاصۃ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا لقب ہے اور اسکے ایک صفحہ بعد صفحہ اخیر لکھا مولانا حالی پانی پتی اللہ اللہ یا تو یہ لقب مولے علے کرم اللہ تعالے وجہہ کا خاصتہ مانا تھا یا اب نیچری صاحب آپ کے مولے ہو گئے لیکن لمولی ولیکن العشیرۃ

قولہ نوری آیہ اگر آیہ نور سے مراد ہے **اقول** ندوے کے عالم صاحب کو تمیز تو اتنی بھی نہین کہ لفظ سے معنے مراد ہوتے ہین یا معنے سے لفظ اور علمے تحول اعتراض کو آندھی **قولہ** تو شرک فی الذات ماننا پڑیگا **اقول** اس جنون سرکاری کا علاج تو ابھی معروض ہوتا ہے مگر اعتراض کا رد تو خود سرکار فرما گئے جب منشاء اعتراض نوری آیہ سے آیہ نور (یا آپ کے طور پر نوری آیہ آیہ نور سے) مراد ہونا ہے اور اسکی تعیین پر کوئی دلیل نہین نوری آیہ کے معنے نورانی آیت روشن آیت تو اعتراض آپ کے ایک ساختہ احتمال پر ہوا نہ قیمے پر ولہذا آپنے اپنی ادو شقون سے اپنے موافقین کو (جو طفلان شیر خوار کی طرح ان پاور ہوا اعتراضات پر ہمکتے قلقاریان لگاتے ہین) ایک ہی شق دکھائی اور دوسری شق لم تحول۔

ان اس مین کوئی شق شرک فی الذات سے بچانے کی نکالی جو پیارے مذاق صاحب نے فرمایا ؎ نصیری کا نصیر اور بحر و بر مین ناصر بندہ ٭ خدا دُنا خدا با خدا مولی علی اعلے

قولہ کہ آیہ نور مین جناب الہی نے محض اپنی ذات کا ذکر کیا ہے **اقول** ندوے کے فاضل صاحب
خدا کسی ذی علم سے پوچھیے کہ ائمہ دین نے اس آیت مین کیا کیا فرمایا ہے امام قاضی عیاض شفا
شریف مین فرماتے ہین حضرت کعب احبار و حضرت سعید بن جبیر تلمیذ حضرت سیدنا عبد اللہ
بن عباس رضی اللہ تعالے عنہم نے فرمایا مَثَلُ نُوْرِہٖ الآیہ سے مراد حضور اقدس سید عالم
صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کا نور پاک ہے امام اجل حافظ اکمل سیدنا معمر بن عبد اللہ رزقی
فرمایا مَثَلُ نُوْرِہٖ نور محمد صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ قلب محمد
صلے اللہ تعالے علیہ وسلم اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَۃٍ سینہ محمد صلے اللہ تعالے
علیہ وسلم اَلزُّجَاجَۃُ کَاَنَّھَا کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ یہ نور ایمان و حکمت محمد صلے اللہ تعالے علیہ
وسلم یُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ نور ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم الخ اب یہ سب اکابر کرام تو آپ کے
نزدیک معاذ اللہ بڑے بھاری مشرک ہے لات مین گرفتار ہوئے والعیاذ باللہ رب العلمین

قولہ جب صمدیت کو لفظاً آیہ نور مان لیا گیا اور لفظ صمد نے شامل ہوتے ہین تو آپ بتلایئے کہ
اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ سے احد و صمد و لاشریک کی ذات مراد ہے یا صمدیت کی **اقول اولا**
کاش جب لفظ بفضلہ تعالے پڑھنا شعار کرتا اس سے پہلے ضرور کہ لیتا کہ آیہ نور مین ہو آلہی ہے یا وہ
خود خدا یا شریک ذات خدا ہے نعوذ باللہ ہی آگے پوچھتے ہوتے اب سمجھ گئے ہو جائے گا تو آئے مین شاید
اسکے عبادت خدا کی بدلا جائین۔ جب آیت خدا الہین شریک خدا الہین حامد و مثنی گو کہ خدا ہی
تو ممدوح کو آیہ نور کہنے کا حاصل یہی ہوگا کہ نور آلہی کی حمد و ثنا اُن سے ظاہر ہے نہ کہ معاذ اللہ
شریک ذات ہین **ثانیا** ذرا اس آیہ کریمہ کی تلاوت کیجیے اب ہم پوچھتے ہین بالفاظہا آپکی زبان
سے ادا ہوتے یہ آیہ نور ہین یا نہین۔ ضرور کہیے گا کہ ہین بہت اچھا جب آپ کے ان پڑھے
ہوئے کلمات کو لفظاً آیہ نور مان لیا گیا اور لفظ سے معنے جدا نہین تو بتایئے کہ اَللّٰہُ نُوْرُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ سے احد و صمد و لاشریک کی ذات مراد ہے یا آپ کے الفاظ کی **ثالثا** لفظ مین معنے شامل ہونے سے کیا مراد ہے جز کو کل یعنی لفظ کو مدلول لفظ اگر
مثل سے کچھ بھی پیدا ہے تو مدلول ہی کہیگا تو پھر آپ کے اس جاہلانہ خیال پر بھی یہی حاصل
ہوا کہ ذات صمد صرف حضرت بدی پر دال ہے اس مین کیا شک ہے ہر فرقہ عالم و لیل صالح

نہ کہ اولیا و علما کہ دال بالمعنے الاخص ہین رابعاً ندوے کے عالم صاحب کی اور فاحش جہالت دیکھیے فرض کردم کہ معنی جزئی لفظ بلکہ عین لفظ ہین پھر اس سے کیا ہوا حضرت کو ابھی حکایت و محکی عنہ مین تمیز نہین معانی جملہ حکایات ہوتے ہین نہ کہ محکی عنہ تو شرک کدھر سے آیا مثالین تو یہان ایسی ہین کہ جب پوچھا جائے کہ آپ فلان جملہ بولین اور لفظ معنے کو شامل اور معنے آپ کے نزدیک عین محکی عنہ تو اسوقت آپ کے دہن شریف سے کیا برآمد ہوا اگر جھوٹ واضحہ کو کہان تک واضح کیا جائے خامساً سنیے تو آپ کا اسم شریف کیا ہے انوار الحق جب نور خدا کا لقب جس کلام مین ہے اس کا اطلاق کسی بندہ پر خدا کرنا آپ کے زعم مین شرک ہے تو خود انوار حق جل جلالہ کہنا تو شرک سے بدتر درجے کا کوئی کفر ہونا چاہیے جسکے بادی آپ کے والدین ہوئے اور اسپر راضی آپ اور کفر پر راضی ہونا کفر۔ ہان اگر کہیے ایک مفہے کہ اپنے نام مین ہمیے حق سے مراد حضرت حق عزجلالہ نہین بلکہ سچ یہ اگر سچ ہے تو بھی آپ کے والدین نے آپ پر ظلم کیا کہ انسان اشرف المخلوقات تھا آپکو انسان سے نکال کر دھوپ چاندنی وغیرہ بیجان بے عقل چیزون مین ملا دیا یاد کیجیے اپنا اعتراض طور سینا پر سادساً اپنی فصاحتین دیکھیے لفظ مین معنے شامل ہوتے ہین ذرا شامل کے معنے اور اس مہمل جملہ کا محصل تو کہیے اور بعینہ یہی ترکیب صلے لفظ آخر مین ارشاد ہوئی سابعاً بتلایئے آپ کا پرانا متروک محاورہ ثامناً وحدہ لاشریک کیا اللہ عزوجل کا نام پاک ہے نہ ہے ملائی نرے کودن جاہل کہا کرتے ہین وحدہ لاشریک کی قسم ان کے کلام مین تاویل بھی ہے شاید اس کلمہ کی قسم کھاتے ہون آپ کے کلام مین توجیہ کی گنجایش ہی نہین ذرہ ولا ادنیٰ من ذالک فی السماء۔

بیت	سر مین اوسکے پیر اپنے پیر		بیت اقصے ہر اصحمد ندوی	۲۳

مقول۔ نباتات اور جمادات کے ساتھ تشبیہ کسی انسان کے لیے مدح ہو تو خوب کہا وہ نہ وہی جواب ندہے جو شہد اسنے طور سینا مین عرض کیا۔ اقول وہی مقاب نہ ہے جو دہان دیا اور زیادہ ہوس ہو تو فرمایئے آپ اپنے باپ استاد پیر کیسکو قبلہ و کعبہ کہتے ہیں آپ بکمال سعادتمندی کی فرماتین آپ کے استاد نیز نے کہا ہے صاحب عصر

مع الانسان عبارات عرب ہیں

ندوے کی مسلمہ کی استاد کی

زبان اے دافع رنج والم ۔ قبلہ دین کعبہ جان شمع ایوان حرم ۔ ولہ ؎ جناب قبلہ کو کعبہ نے ایوان چھپوائے ۔ نظارہ گلشن فردوس کا جن کا نظارا ہو ۔ اسمین نقیم مضاف بھی ہے ولہ ؎ ستون کعبہ اسلام و عرش اعظم علم ۔ گل بہشت کمالات خضر راہ صواب ۔ ولہ ؎ مجتہد روافض کی موت مین ؎ بنوشت منیر کمال فوتش ۔ افتادہ ستون کعبہ فقہ ستون کیا عمارت نہین یا جماد نہین ہان یہ نہ کھلا کہ اس ستون کی درزون مین چونا بھرا تھا یا گارا شیخ ابرہیم ذوق ؎ تر آویزہ سر پیچ کا اے قبلہ خلق ۔ صاف قندیل در مسجد اقصے گوہر

حدیث مین ہی من ھدم مدینا عمدا لعنہ اللہ تعالے فھو ملعون ۔ جو اپنے رب کی بنائی ہوئی عمارت ڈھائے وہ ملعون ہے یعنے کسی انسان کو ناحق قتل کرے فی مجمع البحار یعنے من قتل نفسا بغیر حق ابو الفضل نے بھی یہ مضمون زبان اکبر سے لکھا اور منیر نے کہا ع بھی جاتی ہے بار عرش کے سبب بنیاد انسانی ۔ جامع ترمذی مین رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے حدیث ہے انا دار الحکمۃ و علی بابھا مین حکمت کا گھر ہون اور علی اوس کا دروازہ مسند الفردوس کی حدیث ہی انا مدینۃ العلم و ابو بکر اساسھا و عمر حیطانھا و عثمان سقفھا و علی بابھا مین علم کا شہر ہون اور ابو بکر اسکی نیو اور عمر اسکی دیوار اور عثمان اسکی چھت اور علی اسکا دروازہ طرق متعددہ سے ثابت کہ اعلی کتابون مین امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالے عنہ کا وصف تھا ۲ میر شدید قوی من حدید شدت دالاسر دار لوہے کا قلعہ مجمع البحار مین ہے حصن بفتح قاف ۲ الحصین

بیت	اسم اسمے[۱۱۱] تر الا تعالی اللہ		باسمے ہی احمد نوری	۲۴

قولہ ہر اسم کے ساتھ مسمے ہونا ضرور ہے ممدوح کے نام کو باسمے کہنا کچھ قابل اعتراض نہین اقول[۱۱۲] ناقابل کو معدوم سمجھنا داب قدیم بلغا ہی والکبیر لا تشعر دون جہان اوس نام کی لیاقت نہ ہو وہ نام بے مصداق ہے قولہ کیا کوئی ایسی مثال آپ

[۱۱۱] پرچا عرا ضیہ مین اسم اسمار الف سے لکھا اور ہمزہ بھی بڑھا دیا دوسرون کی لکھی ہوئی عبارت نقل کرنے کی بھی لیاقت نہین گمنددے کے مولوی غرور ۱۲ منہ

لیکن جو اسم بے مسمے ہے اقول حقیقت امر تو منکشف ہو چکی اب اپنی مولویت مذدوہ کی حقیقت دیکھیے قال اللہ تعالیٰ ان ھی الا اسماء سمیتموھا انتم وابآؤکم تو نرے نام ہی نام ہین جو تم نے اور تمھارے باپ دادا نے رکھ لیے مدارک شریف مین ہی لیس تحتھا فی الحقیقۃ مسمیات حقیقت مین ان نامون کا کوئی مسمے نہین اور تبیین زیر قولہ تعالیٰ اتجادلونی فی اسماء سمیتموھا انتم وابآؤکم فرمایا فی اشیاء ما ھی الا اسماء لیس تحتھا مسمیات لانکم تسمون الاصنام الآلھۃ وھی خالیۃ عن معنی الالوھیۃ یعنے یہ نام بے مسمے ہین کہ تم نے بتون کا نام الٰہ رکھا اور اُن مین الوہیت کے معنے نہین دیکھو یہ صاف صاف وہی ارشاد ہے جو ہم نے گزارش کیا کہ جو نام ناقابل کا رکھا جائے وہ اسم بے مسمے ہے اور سنیے اجماع الفقیہین و اتفاع الفقیہین شریک اجماع سب اسم بے مسمے ہین۔ کیا آپ کے ایمان مین کوئی چیز شریک بار ہی ہے جس کا یہ نام ہے۔

ع سست بازو بجہل میگفتند ✻ پنبہ بامرد آہنین چنگال ✻ قولہ کسی اسم کی تعریف مین بامسمے نہین کہا جاتا۔ بلکہ موسوم کی صفت مین اسم بامسمے کہتے ہین اقول واہ رے مولویت اسم کو اسم نہین کہتے مسمے کو اسم کہتے ہین اور وہ بھی کیسا بامسمے یعنے مسمے کے ساتھ کوئی اُس کا مسمے اور ہے سچ ہے آدمی مین حواس ہی چیز ہین ادیب الہند سید غلام علی آزاد بلگرامی خزانہ عامرہ مین لکھتے ہین حاکم در ایام اقامت اورنگ آباد تذکرۃ الشعراء مختصر فوشت صاحب سخنانے کہ ایشان را دیدہ درج نمودہ و نام آن تحفۃ المجالس تجویز کرد فقیر گفتم کہ نام این مردم دیدہ باید گذاشت کہ اسم بامسمی ست و ایہام ہم وارد بسیار پسندید و ہمین نام مقرر کردیم نام کو اسم بامسمے کہا یا مسمے کو۔ نرے فضیلت ندی قولہ جیسے محبوب علی اسم بامسمے ہے یعنے محبوب علی خود اپنا اسم ہے اقول بہت سبحان اللہ قیفال لائے قیفال قولہ کیسا اسم جو بامسمے ہے اقول وہ مسمے شاید محبوب علی کا ہمزاد ہوگا جسکے ساتھ محبوب علی ہے۔ قولہ چونکہ اسم مسمے سے اور لفظ سے معنے علحدہ نہین لہذا لفظ محبوب علی کے جو معنے ہین وہی اُس شخص کے ذاتی اوصاف ہین اقول اولاً اسم مسمے سے اور لفظ سے معنے صرف محبوب علی

ہین ہوئے یا مطلقاً اول صراحۃً باطل اور ثانی برہان اتم در کاسہ جو فرمایا تھا
کہ ابرہم کو ساتھ مسمے کے فرد ہے کچھ امتیاز نہین ثانیاً نام کے ساتھ معنے علمی ضرور ہین
یا سے پر معنے لغوی کا صدق بھی۔ ثانی بداہۃً باطل ع برعکس نہند نام زنگی کافور
اور اول سے یہ کیونکر حاصل کہ لفظ کے جو معنے ہین اس شخص مین ثابت۔ غرض حق سے
پھر کر بہت کچھ ہاتھ پاؤن مارے اور پتے بجائے نہ بروصرفی صاحب جب کسی شخص کو
اسم بامسمے کہین تو وہ صفت بحالی متعلق ہے یعنے وہ شخص جس کا اسم مطابق مسمے ہے نہ
یہ کہ خود اپنا اسم ہے اور اپنے مسمے کے ساتھ ہے جیسے یتیم کو پدر مردہ کہتے ہین حضرت
نظامی علیہ الرحمہ ؎ پدر مردہ بے پدر ماندہ را ؎ سر پرورنایت برافشاندہ را ؎ یعنے
وہ بچہ جس کا باپ مردہ ہو اسنے یہ کہ وہ شخص خود اپنا باپ ہے کیسا باپ جو مردہ ہے زندہ
ملائی۔ سرکار خفا نہ ہون جنون کے فنون اس سے بھی عجیب تر ہوتے ہین

بیت	آسمان سے اترتے ہین اسما	نام کیسا ہے احمد نوری	۲۵

قولہ نزول وحی بند ہو گیا یہ شرک فی الرسالت ہے اقول شرک سرکار کہبت چڑھ
ہوا ہے کیا آسمان سے سوا وحی کے کچھ نہین اوتر تا سرکار رزق بھی ہر شخص کے لیے آسمان
ہی سے اترتا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ وَفِی السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ ۝
اور آسمان سے پانی اوترتا تو شاید آپنے بھی کبھی دیکھا ہوگا فاضل ندوہ صاحب یہ کلام حضرت
مصنف علام دام ظلہ نے تہنا نہ فرمایا بلکہ پہلے سے علمائے کرام لکھتے آئے۔ مولانا علی
قاری مرقاۃ شرح مشکوۃ شریف مین فرماتے ہین والحاصل انہ کما قیل الاسماء
تنزل من السماء یعنے حاصل یہ ہے جیسا کہ کہا گیا کہ نام آسمان سے اترتے ہین اور سیکے
باب الفال مین ہے لعل فی ھذا المعنے ما قیل ان الاسماء تنزل من السماء
یہان آسمان سے اوترنے کی معنے القائے غیبی ہین شاید آپ الہام اولیا کے بھی منکر ہون
یا انھین شریک رسالت جانتے ہون اور ذرا حضرت مولانا جامی قدس سرہ السامی کے
اس کلام مبارک کے معنے کہیے جو سلسلۃ الذہب شریف مین حضرت خواجہ عبید اللہ

احرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصف میں فرمایا ؎ دستِ فیاض او بر شمع قلم ✤ شستہ از لوح ملک حرف ستم ✤ صورت کلک او کلید نجات ✤ معنی خط او کفیل حیات ✤ رقعہ او بہر کہ شد واصل ✤ آیتے یافت ز آسمان نازل ✤ اسے تو معاذ اللہ شرک فی الالوہیۃ کہیے گا اور ذرا اپنے پارٹی مذاق صاحب کے اس کلیہ کو ملاحظہ کیجیے ؎ نعت ہے جو کچھ محمد کی وہ تیری منقبت ✤ ہو تری مدح و ثنا کیا کیا علے مرتضےٰ ✤ دیکھیے شرک و الرسالہ سے کتنا بچا ہوا ہے۔

قولہ احمد نوری عربی الفاظ فارسی ترکیب مل جلکر اردو زبان اقول الفاظ عربیہ ترکیب فارسی سے اردو ہونا ثابت نہیں ہوتا یہ آپ کی قابلیت ہے ہاں ہندی لفظ فارسی ترکیب وہ ہے جو آپ کے استاد منیر سے گزری ع ساکن کھڑہ جلال الدین ✤ انصاف سے کہنا یہ ترکیب ایسی ہی ہے نہ جیسی کوئی کہے ع سائس گھوڑہ کمال الدین ✤ یا ع خادم بچھڑہ جمال الدین ✤ ہاں اور سنیے ندوہ کا ساگھال میل اسے کہتے ہیں جو آپکے استاد نے صفحہ ۱۰۶ پر لکھا۔ قصیدہ فی المدح جناب نواب صاحب بہادر اور آپ کے استاد کی اکسیر و پارس زیر بیت ۶۷۔ اور استاد الاستاد کے اگر دیر نجف اور حرفہ نما اور لاتین چھاز زیر بیت ۶۶۔ آتے ہیں۔ جی اسے کہتے ہیں جو خود آپنے صفحہ ۱۱ پر فرمایا۔ خواجہ ابو احمد ابدال کے صاحبزادہ خواجہ ابو محمد چشتی الملقب بہ ناصح الدین تھے فرمایئے تو یہ صاحبزادہ چشتی الملقب کون سی ترکیب ہے اور الملقب کے بعد ہائے مفصلہ مکتوبہ ہے یا کیا چیز ہے اور آپ کی سوائے اسکے دوبارا و پر گزری اور تین بار پھر آتی ہے اور بجائے کے اور بمقتضائے کے اور مہارا و وسیلہ عنقریب آتے ہیں زہے منشی

بیت	نور سرکار رات دونا ہے		دن سوا ہے احمد نوری	۱۷

قولہ دن دونا رات چوگنا صحیح محاورہ ہے رات دونا دن سوا یا غلط یہ فقرہ زیادتی کے موقع پر

؎ یہ لفظ آپ کے طور پر ہیں کہ پرچہ اعتراضیہ صفحہ ۲ پر سہرہ اور صفحہ پر دھوکہ اور جوڑہ بہائے ہوز لکھا ہے ۱۲

؎ پرچہ اعتراضیہ میں الملقب لکھا ہے یہ ملقب کا مقلب شاید سہو کاتب ہو ۱۲ منہ

معترضین اور ان کے اساتذہ کے بیان متضاد کی ترکیبوں کا دوسرا موقع

بولتے ہین آپ کی بندش مین تنزل پایا جاتا ہے اور اگر بجائے چوگنا کے سوایا صحیح مان لیا جائے
تو بھی بندش صحیح نہین ہر حال مین دن کے ساتھ دونا کہا جاتا ہے رات دونا بغداد
ترکیب ہی اقول بعضی نے کہا تھا کہ قصیدہ کسی سے پڑھ لیا ہوتا اسکے برابر کا شعر کہا
تو سوجھا ۵ کیجیے عکس مثل کہ ناشدہ کا ۔ نور افشاں ہے احمد نوری ۔ اور آپ ہی
جیسے علما کے سمجھانے کو آفشاں کا ترجمہ لکھدیا تھا بالندہ تر اور ناشدہ پر حاشیہ لکھا تھا
ناشدہ شب وعبادت شب اشارہ بہ کریمہ ان ناشئۃ الیل الایہ صاف مضمون نفیس
شعر یہ تھا کہ اگرچہ مثل مین دن دونا رات سوایا کہتے ہین مگر یہان عکس مثل کرکے رات
دونا دن سوایا کہیے کہ بحکم قرآن عبادت شب کا نور زائد ہے اب اپنی پچھلی نزاکتون کو دیکھیے
کیسی نافہمی تھی رہا یہ کہ مثل مین سوایا نہین چوگنا ہے کاکوری مین یہ ہین بولتے ہون
مگر دوسرون پر اسکا اتباع کیا فرض ۔ سرکار محل ترقی تنزل کی مثل یہ ہوتی ہے جو آپکے
استاد منیر نے کہا ۵ اے گل جو تو حنا سے رنگے چند بار ہاتھ ۔ گھبجائے غم سے خون
وفا پانچ چار ہاتھ ۔ کہیے یہ محل ترقی ہے یا مقام تنزل چار زیادہ ہوتے ہین یا پانچ یہان
چار پانچ کا موقع تھا آپ کے استاد کی بندش مین تنزل پایا جاتا ہے اور یہ بجائے
بھی اور کے بھی فارسی اردو اضافتون کا ندوہ کتنا فضیح ہے قولہ غلطی شاعرانہ
احمد نوری برائے بیت ہے ۔ اقول کیا مذکور سے ممدوح غلطی شعری ہوئی ہے سرکار
برائے بیت اسے کہتے ہین جو آپ کے استاد منیر نے قصیدہ مین قطعہ لکھا ۵ سرخی
حنا کی اڑ کے اگر جائے تا فلک ۔ اس عہد مین نہ جبر کرین اختیار ہاتھ ۔ لین خانہ شفق
کی تلاشی ہزار بار ۔ رنگ حنا کو کھوئین اگر ایک بار ہاتھ ۔ کہیے یہان ہاتھ سے کیا
فائدہ ہاتھ آیا سوا برائے بیت کے بلکہ الصاف کیجیے تو مصرع اخیر سارا برائے بیت ہے
کہ یہی شرط مصرع اول قطعہ مین مذکور ہو چکی کیا صرف لفظ ایک کے لیے سارا مصرع
کہا ۵ جسدن سے رامپور مین ہے آشکار چاند ۔ ہر دم شب مراد سے ہی کنار
چاند ۔ ۵ اگر ہو ناخن والا سے ہمکنار گرہ ۔ بتایئے ناف زمین تک کے اعضا
گرہ ۔ دونون مصرع دوم مین ۔ چاند اور گرہ نے کیا کام دیا ۔ اگر کہیے یہ تو وصف ہین

تو کیا یہان احمد نوری ردیف نہین اور ذرا غلطی شاعرانہ کے معنے تو کہیے شاعرانہ کی طرح غلطی یعنے ویسی غلطی کہ شعرا کیا کرتے ہین واہ رمی لیاقت ندویانہ۔

بیت	تو رائیں علی ہی ہی تجھے جسکا		قصیدہ اذانی ہی احمد نوری	۲۹

قولہ یہ شعر بحر سے خارج ہو گیا اقول صحیح کہنا اب کھلا کہ سرکار نرے شاعر نہین بلکہ آخش وقت ہین اے جناب عروض فارسی و اردو کا تو ضابطہ کلیہ ہے۔ کہ ہمزہ وصلہ کلمہ جب غیر صدر و ابتدا مین واقع اور اس سے پہلے حرف ساکن ہو بعد نقل حرکت اسقاط ہمزہ مطلقاً جائز اور تمام جہان کے شعرا مین لاکھون جگہ شائع و ذائع ہے آپ جیسے عروضیون کے لیے قصیدہ مطبوعہ مین اَوَاذَنَّی کی واو پر فتحہ دال پر جزم لگایا اور الف کو سادہ رکھا تھا اے شاہ رسل شمع سبیل راہبر کل ؛ شہباز دنی طائر اوج فتدلے ؛ بالائے تو سر و لب جو بار مدر مواب دوا بہ وئے تو قوسین اَوَاذَنَی ؛ المنۃ للہ کہ سودست نظامی ؛ رخسارہ بدرگاہ شہ طیبہ و لطحا ؛ شاید سرکار کو یہ وہم جاگا کہ یہ لفظ و ترکیب عربی ہے اور اَوَاذَنَی مین ہمزہ وصل نہین اسکا سقوط ناجائز ہوگا مگر یہ کمال صرف دانی سرکار ہے لیسَلُ اور قَدَ اَفْلَحَ کا قاعدہ بھی کبھی کسی مکتب والے سے سنا تھا قَدَ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ تو خود قرآن عظیم مین قرأت ہی شافیہ مین اسی قاعدہ کی مثالین ہر طرح کی ہین از انجملہ اَلْوَتُوْبُ خاص یہی صورت واقعہ ہے کہ ہمزہ متحرکہ اصلیہ دوسرے کلمہ مین ہے اور اوس سے پہلے واو ساکنہ اصلیہ اور اسکا متحرک اسے دیکر ہمزہ گرا دیا سیدنا کعب بن زہیر رضی اللہ تعالے عنہ قصیدہ بانت سعاد شریفہ مین فرماتے ہین اکوم بہا خلۃ لو انہا صدقت ؛ موعودھا ولوان النصح مقبول ؛ بفتح واو و اسقاط ہمزہ اَنَّ زہیر بن جناب نے کہا ہے وَلَا زمت المالوک مِعْکَ نصرہ ؛ بفتح نون و حذف ہمزہ اَنْ بلکہ حضرت مولوی قدس سرہ المعنوی مثنوی شریف مین فرماتے ہین ؎

ف ۱ در اصل قصیدہ لفظ شرب ست ۱۲ منہ

فارسی دانی ۱۳۵

عروض دانی ۱۳۶

عروض دانی ۱۳۷

عروض دانی ۱۳۸

بجلی ۱۳۹

معلوم ہوا کہ ہمزہ کی صحت ادا میں اسقاط ہمزہ غیر وصل بہت مستفاض

ال ... والوب لاهل المذر ... الطبا ... الفرد
لاهل الهوا ... نور مرقد ... اسط ... شاء ... وما ... ما ... ضهد
... ساكن في ... ضهد ... لد ... ع ... ما اليه ... بعد الحساب
الكلمه ... ر العطر ... يشهد الله والملائكه واهل العلوم ... ان سب کو بھی کہدینا
بحر ہے فارج میں جانے دو اپنے استاد دبیر کو تو لاؤ گے ... پیشتر از ربیع الاول ہو ... مگر
مجھے مہینے قبل سفر ... کہ ام کا سکون اور دل کا ہمزہ غائب ... شعر ... ثابت و باطل
... کرنے کا ... ہو برابر تقسیم ... اسطلاح میں فعل میں آتا ہے ... جس کا ... خاص
ترکیب ہوتی ہے اور ہمزہ غائب ہو ... اور تذکیر ... ثابت و ... ربیع الاول ... ہر نسخہ
... ہو ... بالا ... ترکیب تو وہی ہے مگر ... ان ... متروک کیا ... ہے ... ہے
... علام ... ایسا تصرف ... ہے ... ہے ... ہے ... ہے ... ہے ... ہے ... ہے ... ہے
یوم النشاء ... ابقاء ... ہے ... ہے ... ہے ... ہے ... ہے ... ہے ... ہے ... ہے
کیا ... ہے ... ہے ... ہے ... ہے ... ہے ... ہے ... ہے ... ہے ... ہے ... ہے
کہا ... ہے ... ہے ... ہے ... ہے ... ہے ... ہے ... ہے ... ہے ... ہے ... ہے

مرکان محبت کو ضبط لازم ہے مستفاض ہیں ضبط کے بعد سیم کس علت سے گریجا
محبت ہیں بجائے ضبط رفع بھی آتا ہے مگر شاپاپ بکمال صرف والی مستفاض المراد بضبط
مرعین سالا کہ وہ لفظ محض ہے فافہم

بیت	ہام ودر کی نباشد رائش	نور بالا بود اسم نور ہما	۳۶

قولہ کیا چیز روشن ہے۔ اقول واو عاطفہ ہے ہمہ ہمہ عرفانی دیکا بیان ہے کاف
بیانیہ ہو مخذوف تخاطب بمعلاپ کی فکر آسمان چیز کہاں پہنچ سکتی ہیل ہند دستان ذرع
ع کیا سی نازکی پہ دعوے ہے ۔ آپ پہنچے ہیں چشم عالم ہیں ۔ قولہ اصلاح یا ہو
در سب ضیا ہے ۔ روشن ہے اقول مطلب ہمہ ناصب ضیا اور اصلاح دینے کا ہے بڑا
دعوے شعر ہیں ہو عرفی تخلیص جاپ کی اصلاح طلبی ہے کہاں ع فرق را کے بین تمن
استعمال ہوا

بیت	ڈور لڈے ہے یار جنہ کے	ہیر اگنہ آ ہے اسم نوری	۳۸

قولہ ڈور مرغ بازوں کی اصطلاح ہے جب کوئی مرغ کسی سے مقابلہ میں اڑا تو کہتے ہیں اسکی
سب پر ڈور ہے پہلے مصرعہ کا مطلب یہ ہوا کہ جانہ ہر ڈور ہے یعنے تمام مخلوقات ہم
غالب ہے اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کس کی ڈور ہے اسکا جواب فی الفور شاعر نے
مصرع ثانی سے مراد ہوگی مصرعہ ثانی پر لڑائی ہے ہوا اقول معلوم شد بافندگی سرکار کو
بسبب علم ہی مرغبازوں بٹیر بازوں کی بولی ہے اور اسے بھی پورا نہ سمجھے ۔ اردو والے میلے
میں ڈور غالب کو کہتے ہیں اور وہ شے غالب پر محمول بالمواطاۃ ہے یعنے یہ شے ڈور ہے
تہ بالا شے تمام کرایں شے کی ڈور ہے ۔ بھر گرد ع خود بخود دل کو پہنچتی ہے خبر مصور کے
تار برقی پر بھی یہ الفت کا رشتہ ڈور ہے ۔ قولہ ع کا خذون گھٹتے ہیں وہ

ف
ع اردو میں حذف مضاف بحکم تمام قریہ شائع وذائع ہے سو سنار کی ایک لہار کی
سنا کی تو مجھے آدمی پاؤں نہ کی دیکھتا ہے ع بیوفا کی چڑھی ہے نہ ہوگا اتار آج ۔ وغیر ذلک
یہاں مراد یہ ہے کہ اسکی لڑائی یا ضرب سب پر غالب ہے ۱۲ منہ۔

جب تم بڑھاتے ہو پتنگ ٭ چاند تارون پر تمھارا چاند تارا ڈور ہی ٭ اب اپنے بمعنی سوال کو
کتنی بھاری کج فہمی سے ناشی ہوا سرکار بہت عالی فہم ہین شاید اب بھی نہ سمجھین تو مین عرض
کرون تیرا گنڈا ابتدا ڈور خبر ظرف آس سے متعلق۔ گنڈا دفع امراض و اسباب کے
لیے بنتا ہے امراض کیفیات اربعہ عناصر سے خالی نہین اسباب بھی ہوائی و آتشی اور
باعتبار مسکن دریائی خاکی ہوتے ہین معنے یہ کہ حضرت ممدوح کا گنڈا عناصر اربعہ پر غالب
ہے جو فسادونکی بے اعتدالیون سے پیدا ہوتے ہین اس سے دفعۃ دفع ہو جاتے ہین۔
اللہ اللہ کلام مین خود مبتدا و مسند الیہ کو برائے بیت کہنا کیا عمدہ خوش فہمی ندوانہ ہے
سرکار پورا مصرع برائے بیت وہ ہوتا ہے جو زیر بیت ۲۷۔ آپ کے استاد سے منقول ہے
چار عنصر کو تمام مخلوقات سمجھنا بھی عجب مولودیت ہے اور شاعر کی تنکیر علم سرکار کی معرفیت
اور ممدوح سے مراد وہی قدیم فصاحت۔

بیت	ہو مصفی عسل لبون سے روان		میٹھا میٹھا ہے احمد نوری	۴۵

قولہ عسل از لب جاری شدن محاورہ نہین ہونٹون سے جو رقیق شے جاری ہو۔
اسکو رال ٹپکنا کہتے ہین اقول یہان تو مصفے عسل سے لغوی معنے مراد ہی نہ تھی
یہ پانچ شعر حضرت ممدوح دام ظلہ کی تصانیف جلیلہ کی مدح بطرز ایہام مین ہین ولہذا عسل
مصفے و سراج عوارف و دلیل یقین۔ و کشف قلوب۔ و نور و بہا۔ یہ الفاظ مرثی سے
لکھے گئے مگر آپ کی تحقیق منیر کا کیا کہنا ذرا دیکھیے تو حضرت خسرو اقلیم معانی
قدس سرہ الربانی ہشت بہشت مین بہرام کے ساتھ شاہ نیروز کی باتین ذکر کر کے کیا ارشاد
فرماتے ہین ؎ ریخت چون زین نمط زلالے چند ٭ گفت زین پیشتر لبالے چند ٭
کیا زلال رقیق نہین شاید آپ کے یہان غلیظ ہوتا ہو کیا خاص شہد ہی کی مثال
درکار بہت اچھا حضرت موصوف قدس سرہ بہشت دوم مین فرماتے ہین ؎
این سخن گفت و لب کشاد زبند ٭ انگبین ریخت از مقطر قند و لہ قدس سرہ فی نعت النبی
صلے اللہ تعالے علیہ وسلم ؎ لبش چون انگبین ریزد در افتد ٭ ملائک چون مگس بر
انگبینش ؎ اور اپنے کلمہ پر اپنی خوبی بیان تو دیکھیے اس شے کو رال کہتے ہین یا

رال ٹپکنا۔ ٹپکنا اُسکے گرنے کو کہتے ہین یا خود اُسے۔

بیت	گھر بے بہا مُنہ بہا	تیرا شجرہ ہے احمد نوری	۴۹

قولہ شجرہ متعدد اسماے مقدمہ سے مکمل ہوتا ہے اُسکے واسطے بصیغۂ واحد گوہر کہنا ہرگز صحیح نہین سلک گوہر کہتے ہین۔ اقول قطع نظر اس سے کہ ہر تشبیہ کا تمثیل ہونا ضرور نہین گوہر اسم جنس ہے قلیل و کثیر پر صادق کیا گہربار گہرافشان سے۔ معنے کہ ایک موتی ٹپک کر رہگیا گوہر نثار وہ جسپر موتی پھینک دیا آپ خود ہی فرماتے ہین سلک گوہر کیا سلک ایک ہی موتی سے بنتی ہے ؎ بریں عقل ندوی بباید گریست کہ خود گفتہ و خود نداند کہ چیست۔

قولہ شجرہ مین جیم ساکن بھی قابل غور ہے اقول آپ کیا جانین کہ لفظ زبان غیر مانوس جاکر کیا کیا صورتین پاتا ہے زبان پارسی باستثناے بعض مضارعات کلمۂ واحد مین بے دستیاری ترکیب مثل قمر۔ بدہی۔ شنود۔ دل مین تین حرکات متوالی کی عادی نہین اور خاص اردو کے اپنے لفظ مین تو اصلا نہین آتین و لہذا اکثر اوقات بحال ترکیب بھی دونون زبان والے اسکان کرلیتے ہین۔ نسپرد و بشگفت۔ ولشکن۔ دمیدند۔ دمیدہ۔ رنگنہ۔ مژگان وغیرہ فارسی۔ اور سطرین بنظرین قسمین۔ قلمین پنکین۔ گنیان۔ پہلے متعدد مون علمون۔ وغیرہ اردو مین بسکون دوم شائع ہین اسی عدم تعود کے سبب ایسے الفاظ عربیہ مفردہ مین تسکین دوم نے اساتذہ و فصحا مین اسدرجہ شیوع پایا ہے کہ حصر و شمار سے باہر ہے سبکت عجلت ثمرہ۔ عرفہ۔ ذریعہ۔ صدقہ۔ دوطرفہ دوورقہ دوحملہ بمکث حرکت قطرات۔ یرقان دوران۔ حیوان۔ آبجوان طیران جولان ہذیان ندوی بغل قلمی وغیرہا صدہا ان بسکون دوم مستعمل ہین بعض کے نظائر بکثرت موجود ہین حافظ حضرت شیخ شیراز قدس سرہ سے اگر بادشہ درپیزان ؎ بیاید توامی خواجہ سبکت مکن ؎ قدسی ؎ چنان باد شمشیر دستی فشاند ؎ کہ در خرمن عمر برکت نماند ؎ و لہ آلودہ ز قطرات عرق دیدہ جبین ؎ اختر فلک می نگرد روے زمین ؎ فوقی ع زلعل خوش حرکت و شیرین ادا بود ؎ زلالے چہ خلوت خلوتے کز رنگ حبتہ ؎ اثر بر چہرہ یرقان شکستہ ؎ و آپ کے استاد ضمیر نے کہا ؎ ہین جولان مین اگر اپنی سبکتازی دکھائے

فارسی ۱۵۹ و ۱۶۰ فارسی ۱۶۱ فارسی ۱۶۲ فارسی ۱۶۳ فارسی ۱۶۴ فارسی ۱۶۵ فارسی ۱۶۶ فارسی ۱۶۷ فارسی ۱۶۸ فارسی ۱۶۹ فارسی ۱۷۰ فارسی ۱۷۱ فارسی ۱۷۲ فارسی ۱۷۳ فارسی ۱۷۴ فارسی ۱۷۵ فارسی ۱۷۶ فارسی ۱۷۷ فارسی ۱۷۸ فارسی ۱۷۹ فارسی ۱۸۰ فارسی ۱۸۱ فارسی ۱۸۲ فارسی ۱۸۳ فارسی ۱۸۴ فارسی ۱۸۵ فارسی ۱۸۶ فارسی ۱۸۷ فارسی ۱۸۸ فارسی ۱۸۹ فارسی ۱۹۰ فارسی ۱۹۱ فارسی ۱۹۲ فارسی ۱۹۳ فارسی ۱۹۴ فارسی ۱۹۵ فارسی ۱۹۶ فارسی ۱۹۷ فارسی ۱۹۸ فارسی ۱۹۹ فارسی ۲۰۰ فارسی ۲۰۱ فارسی ۲۰۲ فارسی ۲۰۳ فارسی ۲۰۴ فارسی ۲۰۵ فارسی ۲۰۶ فارسی ۲۰۷ فارسی ۲۰۸ فارسی ۲۰۹ فارسی ۲۱۰ فارسی ۲۱۱ فارسی ۲۱۲ فارسی ۲۱۳ فارسی ۲۱۴ فارسی ۲۱۵ فارسی ۲۱۶ فارسی ۲۱۷ فارسی ۲۱۸ فارسی ۲۱۹ فارسی ۲۲۰ فارسی ۲۲۱ فارسی ۲۲۲ فارسی ۲۲۳ فارسی ۲۲۴ فارسی ۲۲۵ فارسی ۲۲۶ فارسی ۲۲۷ فارسی ۲۲۸ فارسی ۲۲۹ فارسی ۲۳۰ فارسی ۲۳۱ فارسی ۲۳۲ فارسی ۲۳۳ فارسی ۲۳۴ فارسی ۲۳۵ فارسی ۲۳۶ فارسی ۲۳۷ فارسی ۲۳۸ فارسی ۲۳۹ فارسی ۲۴۰ فارسی ۲۴۱ فارسی ۲۴۲ فارسی ۲۴۳ فارسی ۲۴۴ فارسی ۲۴۵ فارسی ۲۴۶ فارسی ۲۴۷ فارسی ۲۴۸ فارسی ۲۴۹ فارسی ۲۵۰ فارسی ۲۵۱ فارسی ۲۵۲ فارسی ۲۵۳ فارسی ۲۵۴ فارسی ۲۵۵ فارسی ۲۵۶ فارسی ۲۵۷ فارسی ۲۵۸ فارسی ۲۵۹ فارسی ۲۶۰ فارسی ۲۶۱ فارسی ۲۶۲ فارسی ۲۶۳ فارسی ۲۶۴ فارسی ۲۶۵ فارسی ۲۶۶ فارسی ۲۶۷ فارسی ۲۶۸ فارسی ۲۶۹ فارسی ۲۷۰ فارسی ۲۷۱ فارسی ۲۷۲ فارسی ۲۷۳ فارسی ۲۷۴ فارسی ۲۷۵ فارسی ۲۷۶ فارسی ۲۷۷ فارسی ۲۷۸ فارسی ۲۷۹ فارسی ۲۸۰ فارسی ۲۸۱ فارسی ۲۸۲ فارسی ۲۸۳ فارسی ۲۸۴ فارسی ۲۸۵ فارسی ۲۸۶ فارسی ۲۸۷ فارسی ۲۸۸ فارسی ۲۸۹ فارسی ۲۹۰ فارسی ۲۹۱ فارسی ۲۹۲ فارسی ۲۹۳ فارسی ۲۹۴ فارسی ۲۹۵ فارسی ۲۹۶ فارسی ۲۹۷ فارسی ۲۹۸ فارسی ۲۹۹ فارسی ۳۰۰ فارسی ۳۰۱ فارسی ۳۰۲ فارسی ۳۰۳ فارسی ۳۰۴ فارسی ۳۰۵ فارسی ۳۰۶ فارسی ۳۰۷ فارسی ۳۰۸ فارسی ۳۰۹ فارسی ۳۱۰ فارسی ۳۱۱ فارسی ۳۱۲ فارسی ۳۱۳ فارسی ۳۱۴ فارسی ۳۱۵ فارسی ۳۱۶ فارسی ۳۱۷ فارسی ۳۱۸ فارسی ۳۱۹ فارسی ۳۲۰ فارسی ۳۲۱ فارسی ۳۲۲ فارسی ۳۲۳ فارسی ۳۲۴ فارسی ۳۲۵ فارسی ۳۲۶ فارسی ۳۲۷ فارسی ۳۲۸ فارسی ۳۲۹ فارسی ۳۳۰ فارسی ۳۳۱ فارسی ۳۳۲ فارسی ۳۳۳ فارسی ۳۳۴ فارسی ۳۳۵ فارسی ۳۳۶ فارسی ۳۳۷ فارسی ۳۳۸ فارسی ۳۳۹ فارسی ۳۴۰ فارسی ۳۴۱ فارسی ۳۴۲ فارسی ۳۴۳ فارسی ۳۴۴ فارسی ۳۴۵ فارسی ۳۴۶ فارسی ۳۴۷ فارسی ۳۴۸ فارسی ۳۴۹ فارسی ۳۵۰ فارسی ۳۵۱ فارسی ۳۵۲ فارسی ۳۵۳ فارسی ۳۵۴ فارسی ۳۵۵ فارسی ۳۵۶ فارسی ۳۵۷ فارسی ۳۵۸ فارسی ۳۵۹ فارسی ۳۶۰ فارسی ۳۶۱ فارسی ۳۶۲ فارسی ۳۶۳ فارسی ۳۶۴ فارسی ۳۶۵ فارسی ۳۶۶ فارسی ۳۶۷ فارسی ۳۶۸ فارسی ۳۶۹ فارسی ۳۷۰ فارسی ۳۷۱ فارسی ۳۷۲ فارسی ۳۷۳ فارسی ۳۷۴ فارسی ۳۷۵ فارسی ۳۷۶ فارسی ۳۷۷ فارسی ۳۷۸ فارسی ۳۷۹ فارسی ۳۸۰ فارسی ۳۸۱ فارسی ۳۸۲ فارسی ۳۸۳ فارسی ۳۸۴ فارسی ۳۸۵ فارسی ۳۸۶ فارسی ۳۸۷ فارسی ۳۸۸ فارسی ۳۸۹ فارسی ۳۹۰ فارسی ۳۹۱ فارسی ۳۹۲ فارسی ۳۹۳ فارسی ۳۹۴ فارسی ۳۹۵ فارسی ۳۹۶ فارسی ۳۹۷ فارسی ۳۹۸ فارسی ۳۹۹ فارسی ۴۰۰ فارسی ۴۰۱ فارسی ۴۰۲ فارسی ۴۰۳ فارسی ۴۰۴ فارسی ۴۰۵ فارسی ۴۰۶ فارسی ۴۰۷ فارسی ۴۰۸ فارسی ۴۰۹ فارسی ۴۱۰ فارسی ۴۱۱ فارسی ۴۱۲ فارسی ۴۱۳ فارسی ۴۱۴ فارسی ۴۱۵ فارسی ۴۱۶ فارسی ۴۱۷ فارسی ۴۱۸ فارسی ۴۱۹ فارسی ۴۲۰ فارسی ۴۲۱ فارسی ۴۲۲ فارسی ۴۲۳ فارسی ۴۲۴ فارسی ۴۲۵ فارسی ۴۲۶ فارسی ۴۲۷ فارسی ۴۲۸ فارسی ۴۲۹ فارسی ۴۳۰ فارسی ۴۳۱ فارسی ۴۳۲ فارسی ۴۳۳ فارسی ۴۳۴ فارسی ۴۳۵ فارسی ۴۳۶ فارسی ۴۳۷ فارسی ۴۳۸ فارسی ۴۳۹ فارسی ۴۴۰ فارسی ۴۴۱ فارسی ۴۴۲ فارسی ۴۴۳ فارسی ۴۴۴ فارسی ۴۴۵ فارسی ۴۴۶ فارسی ۴۴۷ فارسی ۴۴۸ فارسی ۴۴۹ فارسی ۴۵۰ فارسی ۴۵۱ فارسی ۴۵۲ فارسی ۴۵۳ فارسی ۴۵۴ فارسی ۴۵۵ فارسی ۴۵۶ فارسی ۴۵۷ فارسی ۴۵۸ فارسی ۴۵۹ فارسی ۴۶۰ فارسی ۴۶۱ فارسی ۴۶۲ فارسی ۴۶۳ فارسی ۴۶۴ فارسی ۴۶۵ فارسی ۴۶۶ فارسی ۴۶۷ فارسی ۴۶۸ فارسی ۴۶۹ فارسی ۴۷۰ فارسی ۴۷۱ فارسی ۴۷۲ فارسی ۴۷۳ فارسی ۴۷۴ فارسی ۴۷۵ فارسی ۴۷۶ فارسی ۴۷۷ فارسی ۴۷۸ فارسی ۴۷۹ فارسی ۴۸۰ فارسی ۴۸۱ فارسی ۴۸۲ فارسی ۴۸۳ فارسی ۴۸۴ فارسی ۴۸۵ فارسی ۴۸۶ فارسی ۴۸۷ فارسی ۴۸۸ فارسی ۴۸۹ فارسی ۴۹۰ فارسی ۴۹۱ فارسی ۴۹۲ فارسی ۴۹۳ فارسی ۴۹۴ فارسی ۴۹۵ فارسی ۴۹۶ فارسی ۴۹۷ فارسی ۴۹۸ فارسی ۴۹۹ فارسی ۵۰۰ فارسی ۵۰۱ فارسی ۵۰۲ فارسی ۵۰۳ فارسی ۵۰۴ فارسی ۵۰۵ فارسی ۵۰۶ فارسی ۵۰۷ فارسی ۵۰۸ فارسی ۵۰۹ فارسی ۵۱۰ فارسی ۵۱۱ فارسی ۵۱۲ فارسی ۵۱۳ فارسی ۵۱۴ فارسی ۵۱۵ فارسی ۵۱۶ فارسی ۵۱۷ فارسی ۵۱۸ فارسی ۵۱۹ فارسی ۵۲۰ فارسی ۵۲۱ فارسی ۵۲۲ فارسی ۵۲۳ فارسی ۵۲۴ فارسی ۵۲۵ فارسی ۵۲۶ فارسی ۵۲۷ فارسی ۵۲۸ فارسی ۵۲۹ فارسی ۵۳۰ فارسی ۵۳۱ فارسی ۵۳۲ فارسی ۵۳۳ فارسی ۵۳۴ فارسی ۵۳۵ فارسی ۵۳۶ فارسی ۵۳۷ فارسی ۵۳۸ فارسی ۵۳۹ فارسی ۵۴۰ فارسی ۵۴۱ فارسی ۵۴۲ فارسی ۵۴۳ فارسی ۵۴۴ فارسی ۵۴۵ فارسی ۵۴۶ فارسی ۵۴۷ فارسی ۵۴۸ فارسی ۵۴۹ فارسی ۵۵۰ فارسی ۵۵۱ فارسی ۵۵۲ فارسی ۵۵۳ فارسی ۵۵۴ فارسی ۵۵۵ فارسی ۵۵۶ فارسی ۵۵۷ فارسی ۵۵۸ فارسی ۵۵۹ فارسی ۵۶۰ فارسی ۵۶۱ فارسی ۵۶۲ فارسی ۵۶۳ فارسی ۵۶۴ فارسی ۵۶۵ فارسی ۵۶۶ فارسی ۵۶۷ فارسی ۵۶۸ فارسی ۵۶۹ فارسی ۵۷۰ فارسی ۵۷۱ فارسی ۵۷۲ فارسی ۵۷۳ فارسی ۵۷۴ فارسی ۵۷۵ فارسی ۵۷۶ فارسی ۵۷۷ فارسی ۵۷۸ فارسی ۵۷۹ فارسی ۵۸۰ فارسی ۵۸۱ فارسی ۵۸۲ فارسی ۵۸۳ فارسی ۵۸۴ فارسی ۵۸۵ فارسی ۵۸۶ فارسی ۵۸۷ فارسی ۵۸۸ فارسی ۵۸۹ فارسی ۵۹۰ فارسی ۵۹۱ فارسی ۵۹۲ فارسی ۵۹۳ فارسی ۵۹۴ فارسی ۵۹۵ فارسی ۵۹۶ فارسی ۵۹۷ فارسی ۵۹۸ فارسی ۵۹۹ فارسی ۶۰۰ فارسی ۶۰۱ فارسی ۶۰۲ فارسی ۶۰۳ فارسی ۶۰۴ فارسی ۶۰۵ فارسی ۶۰۶ فارسی ۶۰۷ فارسی ۶۰۸ فارسی ۶۰۹ فارسی ۶۱۰ فارسی ۶۱۱ فارسی ۶۱۲ فارسی ۶۱۳ فارسی ۶۱۴ فارسی ۶۱۵ فارسی ۶۱۶ فارسی ۶۱۷ فارسی ۶۱۸ فارسی ۶۱۹ فارسی ۶۲۰ فارسی ۶۲۱ فارسی ۶۲۲ فارسی ۶۲۳ فارسی ۶۲۴ فارسی ۶۲۵ فارسی ۶۲۶ فارسی ۶۲۷ فارسی ۶۲۸ فارسی ۶۲۹ فارسی ۶۳۰ فارسی ۶۳۱ فارسی ۶۳۲ فارسی ۶۳۳ فارسی ۶۳۴ فارسی ۶۳۵ فارسی ۶۳۶ فارسی ۶۳۷ فارسی ۶۳۸ فارسی ۶۳۹ فارسی ۶۴۰ فارسی ۶۴۱ فارسی ۶۴۲ فارسی ۶۴۳ فارسی ۶۴۴ فارسی ۶۴۵ فارسی ۶۴۶ فارسی ۶۴۷ فارسی ۶۴۸ فارسی ۶۴۹ فارسی ۶۵۰ فارسی ۶۵۱ فارسی ۶۵۲ فارسی ۶۵۳ فارسی ۶۵۴ فارسی ۶۵۵ فارسی ۶۵۶ فارسی ۶۵۷ فارسی ۶۵۸ فارسی ۶۵۹ فارسی ۶۶۰ فارسی ۶۶۱ فارسی ۶۶۲ فارسی ۶۶۳ فارسی ۶۶۴ فارسی ۶۶۵ فارسی ۶۶۶ فارسی ۶۶۷ فارسی ۶۶۸ فارسی ۶۶۹ فارسی ۶۷۰ فارسی ۶۷۱ فارسی ۶۷۲ فارسی ۶۷۳ فارسی ۶۷۴ فارسی ۶۷۵ فارسی ۶۷۶ فارسی ۶۷۷ فارسی ۶۷۸ فارسی ۶۷۹ فارسی ۶۸۰ فارسی ۶۸۱ فارسی ۶۸۲ فارسی ۶۸۳ فارسی ۶۸۴ فارسی ۶۸۵ فارسی ۶۸۶ فارسی ۶۸۷ فارسی ۶۸۸ فارسی ۶۸۹ فارسی ۶۹۰ فارسی ۶۹۱ فارسی ۶۹۲ فارسی ۶۹۳ فارسی ۶۹۴ فارسی ۶۹۵ فارسی ۶۹۶ فارسی ۶۹۷ فارسی ۶۹۸ فارسی ۶۹۹ فارسی ۷۰۰ فارسی ۷۰۱ فارسی ۷۰۲ فارسی ۷۰۳ فارسی ۷۰۴ فارسی ۷۰۵ فارسی ۷۰۶ فارسی ۷۰۷ فارسی ۷۰۸ فارسی ۷۰۹ فارسی ۷۱۰ فارسی ۷۱۱ فارسی ۷۱۲ فارسی ۷۱۳ فارسی ۷۱۴ فارسی ۷۱۵ فارسی ۷۱۶ فارسی ۷۱۷ فارسی ۷۱۸ فارسی ۷۱۹ فارسی ۷۲۰ فارسی ۷۲۱ فارسی ۷۲۲ فارسی ۷۲۳ فارسی ۷۲۴ فارسی ۷۲۵ فارسی ۷۲۶ فارسی ۷۲۷ فارسی ۷۲۸ فارسی ۷۲۹ فارسی ۷۳۰ فارسی ۷۳۱ فارسی ۷۳۲ فارسی ۷۳۳ فارسی ۷۳۴ فارسی ۷۳۵ فارسی ۷۳۶ فارسی ۷۳۷ فارسی ۷۳۸ فارسی ۷۳۹ فارسی ۷۴۰ فارسی ۷۴۱ فارسی ۷۴۲ فارسی ۷۴۳ فارسی ۷۴۴ فارسی ۷۴۵ فارسی ۷۴۶ فارسی ۷۴۷ فارسی ۷۴۸ فارسی ۷۴۹ فارسی ۷۵۰ فارسی ۷۵۱ فارسی ۷۵۲ فارسی ۷۵۳ فارسی ۷۵۴ فارسی ۷۵۵ فارسی ۷۵۶ فارسی ۷۵۷ فارسی ۷۵۸ فارسی ۷۵۹ فارسی ۷۶۰ فارسی ۷۶۱ فارسی ۷۶۲ فارسی ۷۶۳ فارسی ۷۶۴ فارسی ۷۶۵ فارسی ۷۶۶ فارسی ۷۶۷ فارسی ۷۶۸ فارسی ۷۶۹ فارسی ۷۷۰ فارسی ۷۷۱ فارسی ۷۷۲ فارسی ۷۷۳ فارسی ۷۷۴ فارسی ۷۷۵ فارسی ۷۷۶ فارسی ۷۷۷ فارسی ۷۷۸ فارسی ۷۷۹ فارسی ۷۸۰ فارسی ۷۸۱ فارسی ۷۸۲ فارسی ۷۸۳ فارسی ۷۸۴ فارسی ۷۸۵ فارسی ۷۸۶ فارسی ۷۸۷ فارسی ۷۸۸ فارسی ۷۸۹ فارسی ۷۹۰ فارسی ۷۹۱ فارسی ۷۹۲ فارسی ۷۹۳ فارسی ۷۹۴ فارسی ۷۹۵ فارسی ۷۹۶ فارسی ۷۹۷ فارسی ۷۹۸ فارسی ۷۹۹ فارسی ۸۰۰ فارسی ۸۰۱ فارسی ۸۰۲ فارسی ۸۰۳ فارسی ۸۰۴ فارسی ۸۰۵ فارسی ۸۰۶ فارسی ۸۰۷ فارسی ۸۰۸ فارسی ۸۰۹ فارسی ۸۱۰ فارسی ۸۱۱ فارسی ۸۱۲ فارسی ۸۱۳ فارسی ۸۱۴ فارسی ۸۱۵ فارسی ۸۱۶ فارسی ۸۱۷ فارسی ۸۱۸ فارسی ۸۱۹ فارسی ۸۲۰ فارسی ۸۲۱ فارسی ۸۲۲ فارسی ۸۲۳ فارسی ۸۲۴ فارسی ۸۲۵ فارسی ۸۲۶ فارسی ۸۲۷ فارسی ۸۲۸ فارسی ۸۲۹ فارسی ۸۳۰ فارسی ۸۳۱ فارسی ۸۳۲ فارسی ۸۳۳ فارسی ۸۳۴ فارسی ۸۳۵ فارسی ۸۳۶ فارسی ۸۳۷ فارسی ۸۳۸ فارسی ۸۳۹ فارسی ۸۴۰ فارسی ۸۴۱ فارسی ۸۴۲ فارسی ۸۴۳ فارسی ۸۴۴ فارسی ۸۴۵ فارسی ۸۴۶ فارسی ۸۴۷ فارسی ۸۴۸ فارسی ۸۴۹ فارسی ۸۵۰ فارسی ۸۵۱ فارسی ۸۵۲ فارسی ۸۵۳ فارسی ۸۵۴ فارسی ۸۵۵ فارسی ۸۵۶ فارسی ۸۵۷ فارسی ۸۵۸ فارسی ۸۵۹ فارسی ۸۶۰ فارسی ۸۶۱ فارسی ۸۶۲ فارسی ۸۶۳ فارسی ۸۶۴ فارسی ۸۶۵ فارسی ۸۶۶ فارسی ۸۶۷ فارسی ۸۶۸ فارسی ۸۶۹ فارسی ۸۷۰ فارسی ۸۷۱ فارسی ۸۷۲ فارسی ۸۷۳ فارسی ۸۷۴ فارسی ۸۷۵ فارسی ۸۷۶ فارسی ۸۷۷ فارسی ۸۷۸ فارسی ۸۷۹ فارسی ۸۸۰ فارسی ۸۸۱ فارسی ۸۸۲ فارسی ۸۸۳ فارسی ۸۸۴ فارسی ۸۸۵ فارسی ۸۸۶ فارسی ۸۸۷ فارسی ۸۸۸ فارسی ۸۸۹ فارسی ۸۹۰ فارسی ۸۹۱ فارسی ۸۹۲ فارسی ۸۹۳ فارسی ۸۹۴ فارسی ۸۹۵ فارسی ۸۹۶ فارسی ۸۹۷ فارسی ۸۹۸ فارسی ۸۹۹ فارسی ۹۰۰ فارسی ۹۰۱ فارسی ۹۰۲ فارسی ۹۰۳ فارسی ۹۰۴ فارسی ۹۰۵ فارسی ۹۰۶ فارسی ۹۰۷ فارسی ۹۰۸ فارسی ۹۰۹ فارسی ۹۱۰ فارسی ۹۱۱ فارسی ۹۱۲ فارسی ۹۱۳ فارسی ۹۱۴ فارسی ۹۱۵ فارسی ۹۱۶ فارسی ۹۱۷ فارسی ۹۱۸ فارسی ۹۱۹ فارسی ۹۲۰ فارسی ۹۲۱ فارسی ۹۲۲ فارسی ۹۲۳ فارسی ۹۲۴ فارسی ۹۲۵ فارسی ۹۲۶ فارسی ۹۲۷ فارسی ۹۲۸ فارسی ۹۲۹ فارسی ۹۳۰ فارسی ۹۳۱ فارسی ۹۳۲ فارسی ۹۳۳ فارسی ۹۳۴ فارسی ۹۳۵ فارسی ۹۳۶ فارسی ۹۳۷ فارسی ۹۳۸ فارسی ۹۳۹ فارسی ۹۴۰ فارسی ۹۴۱ فارسی ۹۴۲ فارسی ۹۴۳ فارسی ۹۴۴ فارسی ۹۴۵ فارسی ۹۴۶ فارسی ۹۴۷ فارسی ۹۴۸ فارسی ۹۴۹ فارسی ۹۵۰ فارسی ۹۵۱ فارسی ۹۵۲ فارسی ۹۵۳ فارسی ۹۵۴ فارسی ۹۵۵ فارسی ۹۵۶ فارسی ۹۵۷ فارسی ۹۵۸ فارسی ۹۵۹ فارسی ۹۶۰ فارسی ۹۶۱ فارسی ۹۶۲ فارسی ۹۶۳ فارسی ۹۶۴ فارسی ۹۶۵ فارسی ۹۶۶ فارسی ۹۶۷ فارسی ۹۶۸ فارسی ۹۶۹ فارسی ۹۷۰ فارسی ۹۷۱ فارسی ۹۷۲ فارسی ۹۷۳ فارسی ۹۷۴ فارسی ۹۷۵ فارسی ۹۷۶ فارسی ۹۷۷ فارسی ۹۷۸ فارسی ۹۷۹ فارسی ۹۸۰ فارسی ۹۸۱ فارسی ۹۸۲ فارسی ۹۸۳ فارسی ۹۸۴ فارسی ۹۸۵ فارسی ۹۸۶ فارسی ۹۸۷ فارسی ۹۸۸ فارسی ۹۸۹ فارسی ۹۹۰ فارسی ۹۹۱ فارسی ۹۹۲ فارسی ۹۹۳ فارسی ۹۹۴ فارسی ۹۹۵ فارسی ۹۹۶ فارسی ۹۹۷ فارسی ۹۹۸ فارسی ۹۹۹ فارسی ۱۰۰۰ فارسی

فضل بدخو کو ہوا اسکا دور رسم آغوش خواب ولہ ہرزہ گردی کیا رہی جب
ہوا مسدود رزق ٭ آسیا سے رخصت اب دوران سر ہونے کو ہے۔ ولہ
راست قد ہو کہ کبھی گیسوئے برہم مین ہے ٭ پر دو غمزہ ترے حسن کے
عالم مین رہے۔ ٭ ولہ ع بڑھتی ہی گئین صفات حیوانیہ ٭ ولہ گرد
پھر بچھر کے ترے کون نہین دیتا جان ٭ موت بھی پاتی ہے آفاق مین صدقہ تیرا
ولہ ع صدقہ کا ذکر نہ خیرات کی بات ٭ ولہ شقے سے ہو کامیاب
فدوی ٭ ہے منتظر جواب نیازی ٭ غالب نقش لاحول لکھ اے
خانہ بدیان تحریر ٭ یا صلے عرض کر اے فطرت وسواس قرین ٭ مفتی صدرالدین
خان آزردہ اُس شوخ سے مربوط بہت سہل سے ہوتے ٭ گر ہم بھی سبک
حرکت نااہل سے ہوتے ٭ بحر ع شکر کی جو تھی وہ شہر بتی اب فاسلے ہوتے ولہ ع آج
یہ آغوش خالی مجھ کو لگتی گور ہے۔ اور آپ کی لیاقت علمی پر تکلم بھی انھین نظار مین
داخل جس سے آپ کے اُستاد نے آپ کی تسکین کردی چراغ ہدایت مین ہے یہ قاف

مرسنہ معروف در عربی بہ تحریک ست و بعضے گویند کہ فارسیان بہ سکون دوم آرند مولف

گوید خصوصیت این لفظ نیست فارسیان اکثر الفاظ کہ بتحریک باشد بسکون دوم آرند
الخ۔ ہان ایسا سکون دوم جو صریح غلطی قاعدہ و خارج آہنگی قانون علمی کا موجب
ہو جیسے مُتَجَلّی۔ مُتَوَلّی۔ یا عَلَنًا۔ فَقَرًا۔ خَلَقًا۔ یہ ضرور منطق عوام و جہال ہین اہل
علم انھین ہرگز پسند نہین کرتے جیسے آپ کے پیر طائفہ اعتراضیہ فرماتے ہین
جو ہین جبریل و میکائیل سے دیوان مُتَوَلّی ٭ تو ہر دربان ہے بعنوان سامعین
الدین چشتی کا ٭ اور تو ہین مرسلین بلکہ تو کوئی بات ہی نہین نیز فرماتے ہین
ہو نبی ختم رسولان ختم الخلفا علے ٭ اہل خاتم سجائی خیم الانبیا کا ہو گیا ٭ شرم
شرم شرم۔ اور حق تحقیق یہ ہے کہ جو لفظ اپنی زبان مین جسطرح مستعمل ہو
قطعًا مقبول ہے اگرچہ خلاف اصل ہو یہان تک کہ اگر اصل بالکل متروک ہے تو وہان
وہ صحیح ہی مثل غلط مقصور ہوگا جیسے روز مرہ اردو مین (حاصل فی الواقع) کو (فی الواقع) بولتے ہین

صحیح کہنے مین بیہیہ کی آواز پیدا کرتے ہین اور اگر مخارج وصفات سے صحیح ادا کرین تو سخت ناگوار و موجب رشخند ہو بیگم ترکی مین بکسر گاف ہے اور اردو مین بر وزن بنعم اب اگر اردو مین کوئی اوسے حاکم وسالم سے ہم قافیہ کرے ضرور نامقبول ہوگا آتش نے بیگم کو باندھنے کا یہی جواب دیا تھا کہ ہماری زبان مین یو مین ہی جب وہان جائینگے ویسے بول لینگے اور اگر دونون طرح مستعمل تو دونون صحیح سمجھی جائینگی فارسی مین فائے کاف کا فتح وکسر اسی قبیل سے لفظ شجرہ ہے کہ روز مرہ اردو مین عام طور پر بسکون مستعمل اور اصل بھی متروک نہین تو نظم مین بھی دونون طور پر قطعاً مقبول بخلاف خلفا ومتولی کہ انھین بسکون دوم جاہلان بدمذاق ہی بولتے ہین وبس۔

بیت	سید الانبیا رسول اللہ	تیرا باپ ہے احمد نوری	۵۰

قولہ اگر لفظ باپ سے مراد وہ شخص ہے جس کو اب اور پدر اور باپ کہتے ہین اقول ۱۶۲ ندوے کے عالم صاحب وہ شخص ذات ومصداق ہے اور بابا یہان محمول واقع ہوا محمول مفہوم ہوتا ہے نہ ذوات ومصادیق یون کہو کہ اگر بابا بمعنے پدر واب ہے قولہ نص قطعی کے خلاف ہے۔ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ اقول تو کار زمین را نکو ساختے ۱۰ کہ با آسمان نیز پرداختے ۔ سلیس اردو شعر سمجھنے کی لیاقت نہین اور قرآن عظیم سمجھنے کا دعوے تم کیا جانو کہ اَبَآ اَحَدٍ سے کیا مراد اور رِّجَالِكُمْ کا کیا مفاد اسی قرآن پاک مین ارشاد اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ اس آیۂ کریمہ مین سیدنا ابی بن کعب رضے اللہ تعالے عنہ کی قرأت ہے وھو اب لھم یعنے نبی کریم ایمان مسلمانون کی باپ ہین اور وہ اون کا باپ ہی اسیلیے علمائے کرام نے حضور اقدس صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کی کنیت ابوالمومنین ذکر کی مسلمانون کے باپ کما فی المواہب اللدنیہ وغیرھا تو نہ مقدس مین حضور اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی کنیت ابوالارامل ہیوہ ون کے باپ محتاجون کے باپ ذکرہ الامام ابوالخطاب ابن دحیہ یہ سب درکنار آپ کو سرے سے سادات کرام ہی کے ابن الرسول ہونے ۱۶۳

۱۶۲ بجلی

۱۶۳ بجلی

۱۶۴ جہالت فاخرہ

سے انکار ۲ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ۵ مین یہان حضرت امام باقر
رضی اللہ تعالے عنہ کا مزار اقدس پر حاضر ہو کر عرض کرنا السلام علیک یا ۲ ابت
سلام حضور پر اے باپ میرے حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو
پاس حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ۲۱ شوال ۵ھ کو پیش نظر ہیداری مین
تشریف لاکر ارشاد فرمانا یا بنی لم لا تتکلم اے میرے بیٹے تو وعظ کیون نہین کہتا
حضرت غوثیت کا عرض کرنا یا ۲ ابت ۵ ۲ انا دجل ۲ عجمی الخ اے باپ میرے مین
ایک عجمی آدمی فصحاے عرب پر کیونکر کلام کرون حضور اقدس صلے اللہ تعالے علیہ
وسلم کا سات بار لعاب دہن اقدس حضرت کے دہن مبارک مین ڈالنا وغیر
ذلک وقایع کثیرہ ذکر کرون اس سے یہی بہتر کہ وہ احادیث متواترہ یاد دلاؤن -
جنمین خود حضور اقدس صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے حضرات حسنین کریمین رضی اللہ
تعالے عنہما کو اپنا بیٹا فرمایا صحیح بخاری شریف وغیرہ مین حدیث ۲ ان ۲ ابنی ھذا ۲ سید
بیشک میرا یہ بیٹا سید ہے وغیر ذلک دیکھنے کی لیاقت نہ تھی تو سر الشہادتین تو اردو
ترجمہ ہو کر چھپ گئی جسمین حسن وحسین ومحسن رضے اللہ تعالے عنہم تینون صاحبزادون کی
ولادت مین حضور اقدس صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کا تشریف لاکر فرمانا مذکور ہے -
۲ ھو ۲ نے ۲ ابنی ما ذا ۲ سمیتموہ ۵ میرے بیٹے کو مجھے دکھاؤ تم نے اس کا کیا نام رکھا
اب اگر یہ کہیے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو حضرات حسنین رضے اللہ تعالے
عنہما کا باپ کہنا صحیح نہین تو آپ احادیث متواترہ واجماع امت کے منکر ہین اگر ان کا
باپ مان کر ان کے بیٹون سادات کرام کا باپ نہین مانتے تو آپ شرع وعقل وعرف
اور خود قرآن عظیم کے مخالف ہین قال اللہ تعالی قالوا نعبد الٰھک
وَاِلٰہَ اٰبَآئِکَ اِبْرٰھٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وقال اللہ تعالے یعنے اسمٰعیل
وقال اللہ تعالے یعنے ادم حدیث عام وجامع سنیے - طبرانی جامع کبیر مین حضرت
امیر المومنین فاروق اعظم وحضرت بتول زہرا خیر النسا رضے اللہ تعالے عنہما سے
راوی رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم فرماتے ہین - کل بنی ۲ انثی

فان عصبتهم کلهم بنوهم کلهم ولد فاطمۃ فانا عصبتهم و انا عصبتهم
۲ بو ہم ہر عورت کے بیٹے اپنے باپ کیطرف منسوب ہوتے ہین سوا اولاد فاطمہ کے
کہ مین اُن کا عصبہ ہون اور مین اُن کا باپ ہون یہ ہے مولویت تو وہ اب سرکار کو سوجھا
کہ نصوص کے خلاف کا کون مرتکب ہوا یہان نصوص قاطعہ بلکہ ضروریات دین کے صریح خلاف
آپ کے پیر پارٹی مذاق صاحب کے کلمات ہوتے ہین جنھین انتخاب کیجیے تو دفتر ہوتا ہے
اُن کی خرد سے مشتے نمونہ کے لیے وہ اشعار دیکھیے جو زیر بیت ۱۷ و ۱۲ و ۲۵ گذرے
اور زیر بیت ۷۰ و ۸۸ و ۹۳ بعونہ تعالے عنقریب آتے ہین اگر ایمان سے کچھ علاقہ ہے
تو دشمنان شرع و دین کے برے مذاقون پر لعنت بھیجو ورنہ تحسین ضلالات و کفریات
کر کے پرائے پیچھے اپنا دین تج دینے کا ہر مذنب عیار کو اختیار ہے

بیت	فضل معروف سے ترا معروف		شہر شہرہ ہے احمد نوری	۵۸

قولہ پہلے معروف سے حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ مراد ہین دوسرے معروف
کے معنے شعر مین نہین سماتے اقول ندوے ۱۶۶ کے مولویصاحب آپ سے کچھ تعجب
نہ تھا وہان ایسی ہی لیاقت کے بھرتی ہوتے ہین مگر آپ کے اس مذاق کی پارٹی
بھر مین کوئی فارسی کتب لغت بھی سمجھنے کے لائق نہ تھا ساری کمیٹی نے اوائل محرم
سے اواخر رجب تک پورے چھ مہینے مشقت جھیلکر یہ نتیجہ دیا۔ مین ہرگز کتب تفسیر و
قاموس و لسان العرب و مختار الصحاح و مجمع البحار و مصباح المنیر وغیرہا کتب عربیہ
کی تکلیف نہ دونگا کہ حضرات کی قابلیت معلوم مگر ذرا فارسی آمیز لغت صراح ہی دیکھیے
معروف مروشناختہ و نیکوئی اگر اسکی بھی استعداد نہ ہو تو ذرا اپنی مبلغ علم غیاث
ہی دیکھیے معروف مروشناختہ شدہ و مشہور و معنے نکوئی۔ معنے شعر یہ ہوئے کہ
اے ممدوح حضرت معروف رضی اللہ عنہ کہ فضل کی برکت سے آپ کی نکوئی بھلائی
احسان مشہور شہر و دیار ہے زبان ہے ملائی

قولہ شہر شہرہ باعتبار محاورہ و معنے غلط ہے شہر بہ شہر شہرہ کہا جاتا ہے
اقول سرکار ۱۶۷ الیسون کو تو قصیدہ دیکھنا بھی حرام تھا نہ کہ ہوس اعتراض شہر شہرہ

۱۶۶ فارسی کی پانچویں لغت

۱۶۷ فارسی کی پانچویں

ترکیب مقلوب ہو یعنے شہرۂ شہر اور شہرہ بمعنے مشہور خود معروف و مشہور اگر ترکیب
مقلوب مین آپ کو کلام ہے تو آپ ہی کا قول پیشکش صفحہ پر قصیدہ مبارکہ کے اس
شعر کی آپنے تعریف کی ؎ آل احمد ہین مصطفے کے چاند ٭ ماہ پارہ ہے احمد نوری
ماہ پارہ کے معنے تو کہیے اور اگر شہرہ کہ مصدر ہے بمعنے اسم مفعول یعنے مشہور مین
تامل ہے تو آپ ہی کا اقرار حاضر صفحہ پر لکھا مصدر مفعول کے معنے دے سکتا ہے
جیسے خلق خدا یعنے مخلوق خدا حضرت جامی قدس سرہ السامی ؎ ذرہ وارم ہوا دارمی او
رقص کنان ٭ تا شد او شہرۂ آفاق بخورشید وشی ٭ ولہ قدس سرہ فی سلسلۃ الذہب
؎ ناگہان شہرۂ بجہل و غرور ٭ بانگ زد از حریم مجلس دور ٭ صائب ؎ بے ریا
نتوان شہرہ آفاق شدن ٭ مہ چو الاغ شود انگشت نما میگردد ٭ آپ کے استاد منیر
نے لکھا ؎ شہرہ شد او صاف رے در ہند و ایران خوب ٭ ذکر خیرش بر زبانہا
ہم خفی و ہم جلی ٭ یہان زبان سے ذکر خفی بتا کر بھی آپ کی جہالت سابقہ کا اظہار کیا ہے

بیت	سر مین ساری ہو سر پاک سری		سرہ سا ہے احمد نوری	۵۹ ح

قولہ مصرعہ اول کا یہ مطلب معلوم ہوتا ہے کہ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کا پاک بھید مرد
کے سر مین بھرا ہوا ہے اقول آپ سے عجب ہے کہ اتنا سمجھ لیے اگرچہ ساری کا ترجمہ بھرا
ہوا اصطلاح علمی کے خلاف ہے گھڑے مین پانی بھرا ہوتا ہے مگر اسے حلول ظرفانی ہی کہتے
ہین سریانی نہین کہتے اور سر اول کا ترجمہ نہ کرنے سے اندیشہ ہوتا ہے کہ کہین سر کا
سر مین یہ سمائی ہو کہ یہ سر فارسی اردو کا لفظ بمعنے راس ہے حالانکہ وہ غیر معنی مقلوب ہے
مطلب یون کہیے کہ حضرت سری رضی اللہ تعالے عنہ کا راز پاک دل محمدوت کے ایک
ایک ذرہ مین پیرا ہوا ہے جیسے گل مین گلاب دیکھو ہین پڑھ لیا کرو لوگون
سمجھ کر ہین کھاؤ۔ قولہ دوسرا مصرعہ کہتا ہے یہ بعید ہے وجہ بتاتا ہے اس نتیجہ کی کہ جو
مصرعہ اول کیوجہ سے پیدا ہوا اقول ذرا اپنا حسن بیان تو دیکھیے مصرعہ اول
کیوجہ سے پیدا ہونے کے اگر یہ معنے کہ مصرعہ اول خود وجہ و سبب ہی تو مضمون پہلا
اور اگر یہ معنے کہ جس نتیجے کی وجہ مصرع اول مین بیان ہوئی مصرع دوم

اُس نتیجہ کیوجہ بتاتا ہے تو سخت مہمل ۔ وجہ مصرع اول نے بتائی نہ کہ ثانی نے یون کہیے
کہ مصرع اول نے جس نتیجے کی وجہ بتائی مصرع دوم اوسکی وجہ ہونے پر تنبیہ اور اُسکی سببیت کا
فصاحت ۱۴۱ اظہار کرتا ہی کہ وجہ یہی ہے اور یہ آپ کی بتلاتا ہی فصاحت ہی جسے سنکر فصحا کا دل
سنبھلتا ہے ۔ قولہ مگر نتیجہ بیان نہیں کیا لہذا مصرعہ ثانی خبر بے مبتدا ہے ۔ اقول
ناشی ۱۴۲ پھر بے پڑھے آگے بڑھے اولا شعر اول سے ملاکر پڑھو معنے کھل جائینگے یعنے یہہ
شہرہ نیکی و خوبی ظاہری ہی نہیں بلکہ باطن جلیل سے ناشی ہے شاعر صاحب اپنے زعم مین
سمجھے ہین کہ قصیدے کا ہر شعر سابق و لاحق سے بے ربط ہونا چاہیے و لہذا بیت اول کو
استادگی ۱۴۳ مابعد سے منقطع کیا تھا یہان ماقبل سے بہت اچھا آپ کے اُستاد منیر کے قصیدے
مین ہی ؎ شرح یہ کی کہ ملا بادہ صبا کو اس سال + محل شمع لحد نور خداوند اجل +
نصف مصرع اول بتاتا ہے کہ کسی امر کی یہہ شرح کی ڈیڑھ باقی اُس شرح کو ظاہر کرتا ہے
مگر وہ امر جسکی شرح ہوئی بیان نہ کیا لہذا ڈیڑھ مصرع شرح بے متن یا آپ کے طور پر
معلم کتنی ۱۴۴ نصف اول خبر بے مبتدا ہے اور اس تو الی اربع اضافات کو تو دیکھیے محل شمع لحد
نور خداوند اجل چار کا اتصال مکروہ و ناگوار ہوتا ہے یہان پانچ کسرات پے در پے ہین ۔
ہان مذہب کا پاس یہان بھی نہ کیا چار کے نام سے تنفر تھا لہذا پانچوان اور ملایا ۔ ثانیاً
ادیب دانی ۱۴۵ بالفرض استقلال ہی ضرور تو ولایت مقام کافی ہے مقام بیان فضائل ممدوح
ہے اُن کی وجہ بتائی جاتی ہے کہ ہر ہین سرایت ہنر سری ہے اور ایسا حذف عین
بیعلمی ۱۴۶ بلاغت ہے قال اللہ تعالیٰ اَن کَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِیْنَ اسلیے کہ مال والا
اور بیٹون والا تھا اور یہ کچھ نہ بیان فرمایا کہ اسلیے کیا ۔ اسپر مقام نے دلالت کی کہ
بدیہی منکر و مکذب ہوا ۔ کہ یہ مقام اُسکے انکار و تکذیب ہی کے بیان کا تھا قال اللہ
تعالیٰ اِذَا تُتْلٰی عَلَیْہِ اٰیٰتُنَا قَالَ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ جلالین مین ہے
اَن کَانَ ذَا مَالٍ وَبَنِیْنَ اے لأن وھو متعلق بما دل علیہ اِذَا تُتْلٰی اے کذب بآیاتنا
کشاف مین ہے ولا یعمل فیہ قال الذی ھو جواب اِذَا لأن ما بعد الشرط لا یعمل فی قبلہ ولکن ما دل علیہ الجملۃ من معنی التکذیب ۔

ہمکو دلالت مقام و دلالت مقال کی تفصیل و تحقیق سے بحث

بیت	عبد واحد کی بحر وحدت سے		دریکتا ہے احمد نوری	۶۲

قولہ بحر سے دُر نہیں بولا جاتا بحر کا دُر کہتے ہیں یون کہو عبد واحد کے بحر وحدت کا

اقول دُر بحر سے ہی اور بحر کا ہے اسمین عاقل کو محل تامل کیا ہے رہا یہ کہ زید فلان خاندان سے فاضل یکتا ہے یا فلان خاندان کا فاضل یکتا ہے اس کا فرق ادق آپ جیسون کے سمجھنے کا نہین جنہین بدیہیات اولیہ مجہول مطلق ہین۔

بیت	بوالفرح کے لیے فرح دیدے		غم نے گھیرا ہے احمد نوری	۶۳

قولہ دینے والا خدا ہے اُسکے سوا اور سے مانگنا کیا جائز ہے اقول آپ کے نجدی ہی ہونے سے وہابی ہونا ظاہر تھا کہ نجدی کو وہابی راضی خارجی سب کا مجموعہ ہونا لازم ع وکل الصید فی جوف الفراء + مگر سرکار وہابیہ سے بھی پانچ قدم آگے ہین اُن محرومون کو بھی حضرات اولیائے کرام رضے اللہ تعالے عنہم سے بعد وصال یا بحالت بُعد غیبت استعانت مین کلام ہے نہ حی حاضر سے گزارش ہے اک آپ منہ آئے آیہ کریمہ ولو انہم رضوا ما اٰتٰھم اللہ ورسولہ وقالوا حسبنا اللہ سیؤتینا اللہ من فضلہ ورسولہ۔ کاش وہ خدا کے دیے ہوئے پر راضی ہوتے اور کہتے ہمین اللہ کافی ہے اب دیتا ہے ہمین اللہ اپنے فضل سے اور اللہ کا رسول اور حدیث صحیح مسلم شریف اسألک مرافقتک فی الجنۃ یارسول اللہ مین حضور سے مانگتا ہون حضور کی رفاقت جنت مین اور حدیث اطلبوا الخیر والحوائج من حسان الوجوہ بھلائی اور حاجتین خوشرویون سے مانگو رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما یہ مضمون چودہ حدیثون مین وارد ہوا اور حدیث یقول اللہ عزوجل اطلبوا الفضل من الرحماء من عبادی تعیشوا فی اکنافہم فانی جعلت فیہم رحمتی اللہ تعالے فرماتا ہے میرے رحم دل بندون سے فضل مانگو اُن کے دامنون مین چین کروگے کہ مین نے اپنی رحمت اُن مین رکھی ہے رواہ العقیلی عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالے عنہ وحدیث اطلبوا المعروف من رحماء امتی میرے نرم دل امتیون سے نیکی مانگو

رجعا کم فی المستدرک عن امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ ونیم کیا مفاد ہے آپ اپنی حد پر رہیے منیر کی ادعائی شاگردی سے جنہوں شاعری آپنے سیکھی ہی آپکی فضلیت کو بہت ہی علمی مباحث مین علماء پر منعہ آنا بہت ذلیل کرتا ہے قولہ یہ بھی غیر فصیح ہے اقول

۱۸۵ اپنے استاد منیر کو سمجھاؤ ؎ زہر بھی دیدے مے وصل کے ساتھی اے چرخ ۔ زندگانی ہو ہماری تو تھنا کسکی ہے ۔ ولہ لب رنگین کو اسکے نذر دیدے اپنے ہاتھون سے ۔ گلوری تو نے جو دست حنائی سے بنائی ہے ۔ نسیم کی مثنوی مین کہ سراپا آتش کی دیکھی بنائی ہوئی ہے ایک غزل کی ردیف ہی یہ ہے ؎ ساقی قدح شراب دیدے ۔ مہتاب مین آفتاب دیدے ۔

بیت	بخوش کونین کی غلامی سے	جگت تا ہی احمد نوری	۱۸۶	۹۶

۱۸۷ قولہ جگت ہندی اور اثر کی باہم ان کی ترکیب صحیح نہین ۔ اقول بھر کوید ؎ بحر سب فیض پھیلیا اُن کی تحقیقات سے ۔ حضرت ناسخ کا کیا کہنا جگت استاد ہین ۔ اُستاد فارسی جگت ہندی ان کی ترکیب کیسی صحیح ہو گئی شاعر صاحب ترکی فارسی عربی کے جو الفاظ اردو سے معلے نے لیے ترکیب اردو ہین آہی جاہین غلط ترکیب ۱۸۸ یہ کہ ہندی لفظ کو یون فارسی ترکیب خاص دیجیے ۱۸۹ ع ساکن کٹرۂ جلال الدین ۔ یا فارسی الفاظ کو یون عربی ترکیب خاص مین گانٹھے قصیدہ فی المدح جناب نواب صاحب بہادر جیسا کہ آپکے استاد منیر سے گزرا یا ہندی کلام مین مختصات عربی یون چھانٹیے صاحبزادہ چشتی ۱۹۰ المقلب بہ ناصح الدین جیسا آپ نے فرمایا اور اسے طغرہ کے قبیل سے ہین آپ کے ارشادات بجائے چوگنا اور سوائے اسکے اور سوائے اس خوبی کے کہ مذکور ہوئی اور سہارا وسیلہ اور بمقتضائے من کنت کے اور سوائے اس منعت کے اور

سوائے احمد نوری کے اور سوائے اسکے اور آپ کے اُستاد کے اکبر وارس ۱۹۱ گئے آتے ہین ذرا تو گریبان مین منھ ڈالیے اور آپنے ۱۹۲ استاذ الاستاذ مرزا دبیر کی تو سنیے جن کی شاگردی پر آپ کے استاد منیر کو بہت بڑا ناز ہے ؎ بازو پہ ہیے جوہر والماس ضیا بار ۔ اور اگر وہ نجف حیدر کرار ۔ ولہ ؎ میراث

یہ نانائی ہے اور صرفہ نانا ؛ ولہ ع پہنچی سکینہ لاش چچا پر لب فرات ؛ زہی خوبی بوقلمی و بہر و خبر اچھائی ترکیب منیر۔ اللہ اللہ ایسوں کے کاسہ لیس اور علما پر اعتراض کو لیس

بیت	عبد رزاق ہیں وسیلہ رزق		تو سہارا ہے احمد نوری	۶۷

قولہ اللہ تعالے بے وسیلہ رزق دینے کا وعدہ کر چکا ہے سہارا و وسیلہ پکڑنا کفران نعمت ہی۔ اقول قسم کھا کر بیٹھے ہو کہ قرآن و حدیث و عقل و عرف کسیکی لگی نہ رکھو اللہ تعالے فرماتا ہے وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ اللہ کیطرف وسیلہ ڈھونڈھو اللہ تعالے فرماتا ہے وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ تجارت وغیرہا وسیلوں سے اللہ کا فضل تلاش کرو رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم ابدال کی نسبت فرماتے ہیں بِهِمْ يُمْطَرُوْنَ وَبِهِمْ يُرْزَقُوْنَ اونھیں کے سبب مدد کیے جاتے ہیں اور اونھیں کے وسیلے سے رزق دیے جاتے ہیں اور فرماتے ہیں صلے اللہ تعالے علیہ وسلم بِهِمْ تَقُوْمُ الْاَرْضُ وَبِهِمْ تُمْطَرُوْنَ اونھیں کے دم سے زمین قائم ہے اور اونھیں کے وسیلے سے تمھیں مینھ دیا جاتا ہے کاسب حبیب اللہ سے متعلم بھائی کی نسبت فرمایا۔ لعلک ترزق بہ شاید تجھے اوسکی بدولت رزق دیا جائے یہ سب احادیث صحاح و حسان ہیں۔ معلوم نہیں سرکار کے یہاں انگریزی نوکری ہوتی ہے یا زراعت یا تجارت یا اور طور پر کسب یہ سب وسائل ہی ہیں حضرت حکیم ربانی شیخ سعدی قدس سرہ فرماتے ہیں ؎

رزق ہر چند بیگماں برسد ؛ شرط عقل ست جستن از درہا ؛ اور یہ سہارا ہندے پر واو سے عطف ظرف و فعل حقہ کا لطف ہے جیسے کہا جائے آپ منیر دوہی تو سمجھ دار شاعر ہیں۔ ہاں آپ کیا کریں آپ کے اُستاد و سکھانے والے آپ کے معلم و پڑھانے والے منیر نے کہا ؎ لاف زن اکسیر پارس ہوں تو ہوں پروا نہیں ؛ ڈھونڈھتی ہے کیوں قناعت خاک پتھر کا جواب ؛ یہ پارس ہندی کا اکسیر پر واو سے عطف مس فضاحت کو کیمیا گویا سونا دمکا ہے۔

بیت	تازی کوپل علی کی ڈالی ہیں		تیرا بالا ہے احمد نوری	۶۸

قولہ اسکی تشبیہ کوپل سے عجیب در الکلامی ہے اقول بیشک آپ مقاصد بلغا کو کیا سمجھیں سرکار یہ شجرہ ہے اور اویسین جس ولی سے جانب تحت لیجے اسکی شاخ جیسے سلسلہ نقشبندیہ نظامیہ شجرہ علیہ چشتیہ کی شاخ اگر شاخ مین جو زیادت تازہ ہوا ہے کوپل سے تشبیہ لفظاً قاری الکلامی ہے۔ قد محبوب یون تو تمام شاخ ہے مگر جب اسکی ایک حد کو شاخ قرار دین اسکے بعد جسقدر بالیدگی ہوگی کوپل سے تشبیہ دیجائیگی۔ آپ کے جد و در جد شعری نے کہا ؎ بڑھنا اس طفل کا دلاتا ہے یاد + پھوٹنا شاخ گل سے کوپل کا + اور شے مستطیل کو کوپل سے تشبیہ آپ کے استاد منیر نے بھی دی ؎ پنجہ شانہ مین پیدا ہوئی انگشت زیادہ + دیکھنا شاخ بریدہ مین بھی پھوٹی کوپل۔

بیت	شاہ موسے کے گورے ہاتھون کا	ید بیضا ہے احمد نوری	۷۰

قولہ یہ سمجھ مین نہین آیا کہ گورے ہاتھون کا ہاتھ کیا ہوتا ہے اقول اور آپ کیا سمجھے جو اسی کے شاکی ہین اولا ید بیضا عرف مین تصرف بدیع و کرامت نمایان کو کہتے ہین اسجگہ سے ہے فلانے ید بیضا نمود اب تو سمجھ مین آیا یون نہ آیا تو یون سمجھیے آپ کے استاد منیر نے کہا ؎ کیا مرتبہ جعفر طیار کہون + بازوئے بازوئے پیمبر ہین یہ + کہہ و سمجھ مین نہین آیا کہ بازو کا بازو کیا ہوتا ہے آپ کے پیر طائفہ مذاق صاحب فرماتے ہین ؎ دیکھی نبی نے عرش پہ انگشتر طلے + پردے سے ہاتھ دست خدا کا نظر پڑا + کہہ ہاتھ کا ہاتھ کیا ہوتا ہے اور اس صریح تو ہین سید المرسلین صلے اللہ تعالی علیہ وسلم بلکہ کھلی تفسیر اس کی خبر مین کہ سید عالم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو شب معراج عرش پر مولے علی کا دیدار بھی پوری زیارت نصیب نہ ہوئی پردے مین سے ہاتھ کی انگشتری یا ایک ہتھیلی نظر پڑی اللہ تعالے مذاق رفض و ضلال سے بچائے آمین ثانیا سیدنا موسے صلے نبینا الکریم و علیہ الصلاۃ والتسلیم کے دونون ہاتھ روشن و نورانی ہین کہ انبیا کا ہر پارہ جسم پاک نور ہوتا ہے اُن مین انوار الہیہ بین و از ہر الکفین کو ید بیضا کہتے ہین تو گورے ہاتھون کا ید بیضا

۱۹۲ و ادب دالی
۱۹۳ و استاد کشی
۱۹۴ و فارسی دالی
۱۹۵ و استاد کشی
۱۹۶ و پیر کشی
۱۹۷ و ناہی
۱۹۸ و اہلوالی

۱۹۹ و اسی پر چھ اعتراضیہ مین بعضی کہا یہ شاید اسنے کو اصلا لکھنے کا وزن برابر کیا ہو ۱۲ منہ

وہی روشن ہاتھوں میں کا روشن تر ہاتھ ہوا۔ سمجھ میں نہ آئے تو آپ کی قسمت۔
ہاں خطائے اضافت اسے کہیے ۵ نمیگویم زبان اہل فرس ست ٭ بل ابن تظلم میرس
پرس ست ٭ فرس خود بمعنے اہل فارس ہے یہ اہل کا اہل کیا ہوتا ہے ہاں شاید الہجمانہ
مراد ہو۔ قولہ آپنے خیال کیا ہوگا کہ یدبیضا سے روشنی مراد ہے یہ غلط ہے بلکہ دست سے
مراد ہے ایسی فاش غلطی تعجب ہے اقول حضرت مصنف رام ظلہ نے تو یہ خیال نہ فرمایا مگر اپنے استاد
منیر کے اس شعر کے معنے کہیے ۵ دست پر نور سے سائل کو جو بخشا گوہر ٭ ہو گیا دست گدا
ہین یدبیضا گوہر ٭ کیا ہاتھ ہین ہاتھ لگ گیا اور ذرا اپنی فصاحت تو دیکھیے دست سے مراد ہے
یا دست مراد ہے۔ قولہ ایک شعر عمدہ ہے اسکی داد دیتے ہین وہو ھذا ۵ آل احمد ہین
مصطفےٰ کے چاند ٭ ماہ پارہ ہے احمد نوری اقول سرکار تناقض مار آپ کو یہ کیون
اچھا لگا۔ انسان تو اشرف المخلوقات ہے چاند اور چاند کا ٹکڑا کہنے ہین کیا تعریف ہوئی

بیت	رفض و تفضیل و ندوہ کا قائل		سنت آرا ہے احمد نوری	۵۶

قولہ رفض و تفضیل کا وجود ایسا نہین جسپر قتل وارد ہو سکے اقول اولا شاعر
صاحب آپنے ضرور شاعری کی خدا کی فضل سے کوئی بات بھی شعور کی ہے مجاز تو آپ کے
یہان حرام ہوتا ہے اگرچہ قرآن و حدیث و کلام بلغائے قدیم و حدیث مجاز سے مالا مال ہین
بھلا خون آرزو۔ حسرت کشتہ۔ کشتن چراغ۔ قتل ذہب۔ زیبق مقتول۔ چاندی کا
کشتہ وغیرہ وغیرہ آپنے کبھی سنے ہین عرب کا محاورہ ہے قتلت الشیء خبرا اسی
طرح قتل علم و قتل رائے و قتل سخن سب بمعنی حصول علم تام و یقین کامل مستعمل ہے
قال اللہ تعالےٰ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا امام عربیت فرا نے کہا الضمیر یعنی
للعلم کما تقول قتلته علما و قتلته یقینا للرائے و الحدیث
امام ابو اسحاق زجاج نے کہا المعنے ما قتلوا علمهم یقینا کما تقول انا
اقتل الشیء علما اے اعلم علما تاما اور سنیے شراب کو قتل کیا یعنے پانی ملا کر
اسکی تیزی کم کر دی سیدنا حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہین
ان الحقا تا ولتے فرد دتها ٭ قتلت قتلت فهاتها لم تقتل ٭ اخطل نے کہا

۲۰۸ استاد کنی — فقلت ۲ فقلوها عنکم بمزاجها ✤ وحبذا مقتولة حین تقتل ✤ آپکے استاد منیر نے کہا ؎ شہید ہوتی تھین اک سمت حسرتین لاکھون ✤ جگر کے ٹکڑے کہین لوٹتے تھے بسمل وار ✤ ولہ ؎ نا امیدی کا جما اتنا ہی رنگ ✤ جسقدر خون تمنا ہوگیا ✤ ثانیا آپ خود اپنی خبر لیجیے اول ہی سطر اعتراضی مین فرما آئے ہین

۲۰۸ خود کشی — مشرق کے ساتھ ستان لگانا فصاحت کے سینہ پر سنان مارنا ہے اسی جناب ناقص مآب اگر آپ کے یہان کوئی سینہ دار فصاحت قابل سنان خوردن ہو تو ذرا ہم بھی مشتاق ہین صہ ۲۰۹ پر فرمایا ایسی صورت مین شعر کا خون ہوگا کیا سرکار کے

۲۰۹ خود کشی — یہان شعر کوئی دسوی جانور ہوتا ہے ثالثا اماتت ۲۱۰ وقتل متقارب المعنے ہین قاموس مین ہو قتله قتلا اماته اب قطع نظر اس سے کہ حدیث صحیح مین لہسن پیاز کی نسبت حکم آیا قلیتهما طبخا کھانا ہی چاہے تو انھین خوب پکا کر قتل کرلے تفویت نماز کو اماتت صلاۃ فرمایا گیا کیف انت اذا کان علیک ۲ امرا ۲ یمیتون ۲ الصلاۃ عن ۲ وقتها

۲۱۰ بعلمی — خود احیاے سنت و اماتت بدعت کتنی حدیثون مین وارد اور خاص عام کی زبان زد ہے یہ بعینہ وہی مضمون ہے قتل اماتت ہو اور رفض و تفضیل بدعت اقول صرف رفض و ۲۱۱ تفضیل کی نسبت اعتراض فرمایا خدا کا شکر کہ ندوے کو آپنے بھی قابل قتل سمجھا ورنہ سرکاری طور پر اسمین بھی کلام واضح تھا ندوہ کمیٹی اور کمیٹی گھر ہے۔ یا وہ کمیٹی کہ بھلے کفار و اہل جاہلیت مکہ معظمہ مین کرتے اب کانپور وغیرہ مین شروع ہوئی ہے اور یہ کمیٹی کمیٹی گھر قتل کا جنمین رکھتے۔ قوله قتل بجاے قامع استعمال کیا تو وہ سے غلط ممدوح نے رفض و تفضیل کو کس بنگھ سے دور کردیا۔ اقول بات تو یہی ہے کہ ع خود گفتہ خود نداند کہ چیست ✤ قمع ۲۱۲ بمعنے دور کردینے کے نہین بلکہ مقہور و ذلیل کرنا کما فی القاموس والصراح وغیرہما رفض و تفضیل کو بحمد اللہ تعالے جو مقہوری و ذلت تصانیف جلیلہ حضرت ممدوح دام ظلہ العالی مثل دلیل الطالبین و سراج العوارف و عمل منصف و سوال و جواب سے پہنچی ہے اسکی تلخی مذاق گمراہان سے اب تک نہ گئی نہ حشر تک جائے باقی

۲۱۲ نفی ذاتی

۲۱۳ جہالت فاحشہ — کہین سے معدوم ہوجانا بشر کے اختیار مین نہ اسکی تکلیف دیگئی اور نہ اس کا

کیا ذکر خود امیر المومنین مولا علی و ائمہ اطہار رضے اللہ تعالے عنہم نے کیا کیا مساعی
جمیلہ دفع رفض و تفضیل مین فرمائے جنکی روایات قاہرہ سے زمین و آسمان گونج
رہے ہین مگر مشیت الہی کہ یہ گمراہیان معدوم نہ ہوئین عجب کہ آپنے اس شعر پر اعتراض نہ فرمایا
ع صادق رفض سوز کا پرتو ۔ تجھپہ سچا ہے احمد نوری نہ یہان بھی کہدیا ہوتا کہ امام
جعفر صادق رضی اللہ تعالے عنہ نے رفض و تفضیل کا کونسا در باجلایا خود انکے
گھر اور خاندان مین شیعہ موجود ہین قولہ اور ندوہ کا تو آج تک بال بانکا نہ ہوا دن
دونا ترقی پر ہے۔ اقول ولا دنیوی ترقی مراد تو نیچری بھی یو ہین کہتے ہین بلکہ
ابھی نیچریون کے ہنگامہ تک پہنچنے کے لیے ندوے کو منھ چاہیے اور اگر دینی ترقی
مراد تو اسکا حال ندوے والون کے سر پر قرآن اوسکلیجے پر ہاتھ رکھکر پوچھ دیکھو
اور خود کیا نہ جانتے ہوگے مگر جحدوا بہا واستیقنتہا انفسہم کا علاج
نہین بلکہ دنیوی حالت بھی ندوے کے رسالہ تحفہ جلد ۵ نمبر ۱ سے پوچھیے کہ حیدرآباد
جیسے شہر مین بہت کچھ دند مچائے اشتہارات پھنٹائے وہان کے جھوٹ وجون کے
تروز دکھائے مگر علما تو علما دو کلا تک نہ آئے شہر بھر سے کل ۹۶ روپے چندہ ہوا
جو حیدرآباد کا ایک قلی دیسکتا تھا ثانیا کچھ پیری مریدی کا بھی دھرم ہے یا ندوی
کی بندگی مین تکلف ہوئے آپکا پیر جناب شاہ جی محمد بشیر صاحب کو لکھا اور آپکے
مربی جناب شاہ محمد فضل الرحمن صاحب اور سارے طائفہ اعتراضیہ
کے پیر و بزرگ جناب مذاق صاحب اور ان سب صاحبون کے پیر سلسلہ و
شیخ طریقہ حضرت شیخ مجدد صاحب یہ چارون صاحب ندوہ مخذولہ کے دشمن
ہین اور ندوہ مخذولہ ان کی دشمن پیر اول جناب شاہ جی صاحب دامت
فیوضہم بحمد اللہ تعالے زندہ ہین اونسے پوچھ دیکھیے کہ آپ کی ندوہ کو کیسا جانتے
ہین ابھی شوال ۱۳۱۱ھ مین حضرت عالم اہلسنت مدہرہ شریف جاتے تھے اور حضرت
حاجی صاحب بلند شہر کو۔ علیگڈھ کے اسٹیشن پر ملاقات ہوئی جناب حاجی صاحب
نے بعد سلام و مصافحہ پہلی بات یہی پوچھی کہیے آپ ندوہ کا کیا حال ہے

حضرت عالم اہلسنت نے فرمایا بحمداللہ تعالے بہت دلیل وحوار ہے آپ حضرات کی دعا
درکار ہے فرمایا ہم تو دعا کرتے ہی ہین مگر پہنچیگا آپ ہی صاحبون سے جان وجانان ندوہ
شاہ سلیمن صاحب پھلواروی حضرت حاجی صاحب کی خدمت مین حاضر ہو کر جیسے سرخرو
پلٹے اسکا حال سرگزشت وماجرائے ندوہ مین چھپ چکا ہے ملاحظہ کیجیے پیر دوم ف۲۱۵
حضرت مولوی صاحب مرادآبادی کے اقوال ہدایت اشتمال رسالہ مولوی سید ف۲۱۶
نذیرالحسن صاحب ایرایانی مطبوعہ اخبار زمانہ کانپور وآخر رسالہ جنوی مولوی غلام
احمد صاحب بھوپالی طبع ثانی ومکتوبات علما وغیرہا رسائل ردندوہ مین طبع ہوچکے
کہ جناب شاہ احمد میان صاحب کو ندوہ مین جانے سے منع فرمایا۔ اور ارشاد کیا کہ وہ
سب معاملات نفس مین مانخولیا کی علامت ہے غارت ہونے کی فکر مین کی جائی ہین
پیر سوم ف۲۱۷ جناب مذاق صاحب کا حال زیر بیت ۳ و ۴ عقریب آتا ہے کہ اُن سے طور پر ف۲۱۸
ندوہ گمراہ وخاسر اور ندوہ کا دھرم مانو تو وہ خودکش ومفسد وکافر پیر چہارم ف۲۱۹ حضرت
مجدد صاحب کا بھی ندوہ کے ساتھ یہی حال ہے اُن کے اقوال شرکفیرو مذہب
فساق وگمراہان بدمذاق مین شہرہ ہین اور ندوہ اسے مفسد کاوخودکشی اور ایسا آنما
بتاتی ہے جسکی مغفرت نہین بلکہ صاف کہتی ہے ایمان مذارہ اور جب ایمان نمادو جنت
سے کیا سروکار رسالہ جنوی فی وجوہ اشیاع دارالندوہ مین حضرت مجدد صاحب کے
بہت ارشادات مذکور ہین کہ جان ندوہ پر برق قہر ہین زیادہ نہین تو اُن کے یہی دو
فرمان ملاحظہ کیجیے جو فاحت اونھون نے ندوے کے بزرگان دین روافض وغیر مقلدین
کو دیے رسالہ ردروافض مین فرماتے ہین تکفیر شیعہ مطابق احادیث صحاح و
موافق طرائق سلف ست وآنکہ از بعض اہلسنت عدم تکفیر شیعہ نقل کردہ اند بر تقدیر صحت د
دلالت آن بر عدم تکفیر محمول بر توجیہ وتاویل ست نیز فرماتے ہین علمائے اسلام را
واجب ولازم کہ رد آنہا نمایند ومفاسد ایشان ظاہر سازند ندوہ کہتی ہے رد وکد کا
صیغہ ہی اُڑا دیا جائے یہ تو تو مین مین ہے فساد وخودکشی ہے رسالہ مبدء ومعاد مین فرماتے
ہین مدتے ارزو ے آن داشت کہ وجہے پیدا شود ورندہبد خلف امام قرات

فاتحہ نمودہ آید اما بواسطہ رعایت مذہب بے اختیار ترک قرارت میکرد و آخر الامر اللہ تعالے

ببرکت رعایت مذہب کہ نقل از مذہب الحاد ست حقیقت مذہب حنفی در ترک قرارت

ناموم ظاہر ساخت کیون حضرات بتایئے اور جلد بتایئے دھرم دھرم سے کہے ندوے

کی مان کر اپنے پیرون کو مفسد و خودکش و نامغفور بلکہ نفس ایمان سے معزول و مہجور

جانیے گا یا خدا ہدایت دے کچھ دھرم کی شرم مردی کی لاج رکھ کر ندوے کو گمراہ و مغفور

و مخذول و مقہور مانیے گا دونون میٹھے تو نہ بنی ؎ یا دامن یار رفت از دست ✣

یا این دل زار رفت از دست ✣ ثالث ۲۲۰ پر دیدہ کنار آپ خود ندوے کے بھاری چور پکے مجرم

حکم ندوہ سے دفعہ ۲۱۱ تغیرات ہند کے مرتکب ہین ار دکار رسالہ لکھا اور یہ ندوے کے

دھرم مین ۲۱۱ فحشا و منکر ہے کلمات دلشکن لکھے اور یہ تو تو مین مین سر پھٹول مفسدی

خودکشی ہے اتحاد و وداد چھوڑا اور یہ وہ گناہ ہے جو ہرگز نہ بخشا جائیگا ندوے پر ایمان

ہے تو اپنا ایمان ندارد مانیے ہوس نجات خیال محال جانیے جا بجا مسلمانون پر حکم

شرک لگایا۔ اور یہ وہی ندوی والی دفعہ ۲۱۱ ہے غرض طرح طرح سے سرکار نے ندوہ

نابکار کے گلے پر چھری پھیر دی اور ایک آپ ہی پر کیا موقوف بڑے بڑے

ندوی بیوقوف اسی مرض ندوہ کشی مین مبتلا ہین دنیا بھر کے گمراہون سے اتحاد فرض

اور اہلسنت جو اصلاح ندوہ چاہین اُن سے عناد فرض ؎ بہ سنیان عناد و با

عنودان لوازیہا ✣ تف و ہزار تف برین مذاق مذبوحانہ ✣ پھر حمایت ندوہ مین

رسالہ بازی و زبان درازی و فحش پاشی دول خراشی و جدال و شقاق و تمسخر و مذاق

کو نسا گن او ٹھار کھا ہے ان کی جو رودادون لکچرون مین حرام و ضلال و کفر تھا

اپنے لیے حلال و رشاد و ایمان ٹھہرا لیا ہے

ندویان کین جلوہ در اسپیچ و لکچر میکنند	چون بہ سنت میرسند انکار و کیر میکنند
مسئلے دارم ز صدر ناظم او باز پرس	ندوہ آرایان چرا خود ندوہ ابتر میکنند
ندوہ را کہ این رسائل بازی شان فاحشہ	فحش می نامند و خود فحشا و منکر میکنند
سر پھٹول تو تو مین مین نزاع و خودکشی	جملہ با اہل سنن در حرب ہجر میکنند

آرے اینہا نزد شان باکیش و کیشان بدست — دانکسان این نا کسی با دین اطہر میکنند
گو بزرشبلی خدا شبلی خود برتر نہند — گر سگ دنیا بہ شیر حق برابر میکنند
گر روافض را بسر تاج لطف اللہ نہند — گر پواور را بہ تخت عالمان بر می کنند
بخت در خت تخت دین بین جلوہ با صد در ازان — پادری و سکاٹ با مسٹر برادر میکنند
مفت مفتی یافت این عزت کہ اورا ہمنشین — با امامان جج و جنٹ و کلکٹر میکنند
آنکہ حج ناکردہ حج گردد حج بروے مران — حج ہمین یک گوہر و حج را دو گوہر میکنند
ساز و آواز خالمان بین نظم و بزم دین بدین — میز و اسٹیج و ڈیکٹیٹ ہال و کلب گھر میکنند
مشتق تیجر بصرف ندوہ مصدر می شود — خود سران را ناظم و صدر مصدر میکنند
دین سراپا دشمن راہ خدا را خوار دار — دین خسان آن ناکسان را افسر و سر میکنند
شرع گوید وزر را منبر مرتبہ بردار دار — دا این گران وزدان دین را رکن و ممبر میکنند
آدمی شان دین حق را آلہ بر سر می کشد — میکشد حق را و ایشان یا للے سر میکنند
زین سگالشہا چہ نالشہا کہ خود این سرکشان — داور دادار را بر ٹش گورنر میکنند
گوئیا باور نمیدارند روز داوری — کین ہمہ قلب و دغل در کار داور میکنند
اسپ سنت مادہ خر از بدعت آورد و بہم — استر ندوہ بدست آرند و مفخر میکنند
یارب این نو دولتان را بر خر خود شان نشان — کین ہمہ نازش ازین نوزادہ استر میکنند
این کجان گول را کجکول دار از زر تہی — کاینہمہ ناز از دو سہ پول گدا گر میکنند
طرفہ دوری بین بدور شان کہ دین خویش را — زار و زیر و زور و زر از زر پے زر میکنند
مرحبا مرحب وش اندر خیبث و غوغای آنکہ — باب خیبر میکنند و کار حیدر میکنند
آہ آہ از دست حرافان گوہر ناشناس — ہر زمان خر مہرہ را با در برابر میکنند
جان حافظ شاد کز شور کلامش سنبیان — این قیامتہا بجان ندوۃ الشر میکنند

---

۵ این دو مصرع از مثنوی شریف ست ۵ دشمن راہ خدا را خوار دار ٭ وزر را منبر مرتبہ بردار دار ٭ ۵ پنج شعر درین نظم از کلام حضرت حافظ قدس سرہ ماخوذ ست در لعینہ ؟

اور شاعر صاحب یہ بال بانکا کہان کا محاورہ ہی ہم نے تو بال بیکا سنا ہے **قولہ** تابع سنت سنا تھا سنت آرا آج معلوم ہوا **اقول** جب بکثرت ائمہ دین کا لقب زین الدین ہے تو زین سنت مین کیا دقت ہے۔ **قولہ** ہم تو اچھا نہین سمجھتے **اقول** عمر بہر مین ایک یہ سچ فرمائی وہ بھی ناتمام کہ اچھا سمجھنا تو بڑا کام سرکار تو خوبی قسمت سے سمجھ کو یک لخت تغیر اد کہہ چکے ہین۔

بیت	دیکھے بھالے ہین شہر دو شہر کے شیخ	سب سے اولی ہی احمد نوری	۸۸

قولہ آپ اپنے عقیدہ مین چاہے جیسا سمجھ لیجیے لیکن آپ کو یہ منصب نہین کہ ان کے مقابلے مین دیگر شیوخ کی تنقیص کرو۔ **اقول** اولی کہنا اگر دوسرون کی تنقیص ہو تو حضور پرنور افضل المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو افضل المرسلین کہنے پر کیا کہیے گا انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کی تنقیص تو کفر ہے۔ ائمہ و اولیا وصیت فرماتے ہین کہ ہر شخص کو چاہیے اپنے پیر و مرشد کو (جب کہ وہ حقیقۃً پیر و مرشد ہو نہ گمرہان گمراہ گر کی طرح مضل و مفسد) تمام شیوخ زمانہ پر ترجیح دے کیا معاذ اللہ اسکا یہ مطلب ہوا کہ اور اولیا کی تنقیص کرے امام ابن الحاج مکی مدخل مین فرماتے ہین المرید لا یعظم شیخہ ویؤثرہ علی غیرہ ممن ھو فوقہ او دونہ اور یہ آپ کے ساتھ کرو آپ کی فصاحت دہقانی ہے آپ کے ساتھ کیجیے کہتے ہین اور کرو کے ساتھ ہم **قولہ** اس مقابلہ مین آپ کے پیر و مرشد بھی تو آگئے۔ **اقول اولا** فاضل صاحب کسی سے آنکھین قرض لیکر شعر مین دہر کی قید دیکھیے، **ثانیا** ساری اعتراضی پارٹی کے پیر و بزرگ مزاق صاحب فرماتے ہین ۵ صفات و ذات معلومات ہین تو سب سے اعلے ہی، یہ ہی ادنے و اعلے جانتا مولی علی اعلی۔

۴ وسہ بہ تغیر اشعار حضرت حافظ چنان ست ۵ و امغان کین جلوہ بر محراب و منبر میکنند ۶ چون بخلوت میروند آن کار دیگر میکنند ۷ شکلے دارم زدانشمند مجلس باز پرس ۸ توبہ فرمایان چرا خود توبہ کمتر میکنند ۹ گویا باور نمیدارند روز داوری ۱۰ کین ہمہ قلب دخل در کار داور میکنند ۱۱ یارب این نودولتان را بر خر خود شان نشان ۱۲ کین ہمہ ناز از غلام ترک و استر میکنند ۱۳ آہ آہ از دست حرافان گوہر ناشناس ۱۴ ہر زمان خر مہرہ را با در برابر میکنند ۱۲ منہ

ہوا تجھسا نہ ہے تجھ سا نہ ہووے گا کوئی تجھ سا نہیں کوئی تیرے سوا مولی علی اعلی
یہان تو اصلا کوئی قید نہین صاف صاف کہتے ہین اس مقابلہ مین حضور سید عالم صلی اللہ
تعالے علیہ وسلم وسائر انبیاے کرام علیہم الصلاۃ والسلام سبھی آگئے اور یہ ہووے
ویوے رہوے کہان کی فصاحت آپ کے پیر طالغہ نے دکھائی۔ قولہ جب آپنے
اپنے پیرزادہ کو بوجہ شدت اخلاص وعقیدت سب شیوخ زمانہ سے اولے ٹھہرا دیا
اقول آپ (۲۱۵) دھر کی قید سو بھی تو شہر کی آزادی غرض ایک بازار ہر طرح بند قولہ
تو اور کیسے ہو بوجہ اپنے پیرون کے پیر ہونے کے یا بہ تعمیل مودۃ فی القربا اقول عالم صاحب
ہم نے آپ کے اغلاط املا کو بصوت عنہانہ بنایا کہ ع خود غلط معنے غلط انشا غلط
ہی تک رہل مدنس کا مصرع پورا اتحا املا غلط ملکہ مثمن نہ سہی مگر یہ عبارت قرآن عظیم ہے
اسمین غلط نویسی پر سکوت نہین ہو سکتا۔ قرآن عظیم کی عبارت مین اُسکے رسم خط کی اتباع
کا حکم ہے اگرچہ رسم متعارف کے خلاف ہو قیاس سے باہر ہو نہ کہ ایسی فاحش غلطی کہ رسم قرآن
و رسم متعارف سب کے خلاف محض اہل وجناف۔ ندوے کے عالم صاحب قربے
کی رسم خط مثل موتے عیسے یا سے ہے نہ الف سے ہان آپ سے شکایت عبث ہے
اولا آپ ندوی ہین اور ندوہ مین ٹھہر چکی ہے کہ نیا قرآن بنایا جائے
تحفہ محمدیہ جلد ۵ نمبر ۳ مین آیت گڑھی ھل تستطیع ربک بالغیبۃ اور اور کا
مطلب بتایا اسے یعنے کیا تیرا پروردگار غائب ہو سکتا ہے کہ تو اپنے رب سے
غائب ہو سکتا ہے دیکھو اخبار دہلی گائیڈ۔ ندوہ سال ندوہ کا نتیجہ ثانیا ندوہ
تو دو دن سے پیدا ہوئی آپکی پارٹی ہمیشہ سے اس مذاق کی دھنی ہے اور آخر
ستمبر ۱۳ مین تمام کمیٹی بھر نے جو ایک سیاہ نامہ تمام جسمین بسم اللہ بھی مذارد بنام
جواب مضر تنبیہ الاشرار سیاہ کیا جسکے مصنف عنایت فرماے بیحد مولوی عنایت
احمد حیرت بدایونی بنائے گئے اللہ اس لسان العیب مین بھی اونکی کوشش
کا بڑا حصہ مسموع ہوا ہے اوسمین متعدد آیات حضرات کمیٹی نے گڑھی ہین مثلا
ایک جگہ فرمایا آیہ کریمہ ہے فلنولینک قبلۃ ترضاہا فول وجہک شطر المسجد الحرام
دوسری جگہ قولوا حطۃ

ما فی قلوبھم من غل تیسری جگہ یرید ون ان یطفئوا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکفرون ۵ چوتھی جگہ قل من اتبع عھدہ کے فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون ۵ حالانکہ قرآن عظیم مین یہ چارون عبارات اس طرح کہین نہین ہین تو جب نئی آیات گڑھ لینے کی شقین چڑھی ہوئی ہین اور ابند ویت سونے مین سہاگا ہو گئی تو رسم خط قرآن بدلنے کا کیا گلہ۔ قولہ جوش محبت مین حضرت مولی علے کرم اللہ وجہہ کو دیگر صحابہ سے افضل کہتا ہے اقول محبت ثمرہ اتباع و موافقت ہے نہ موجب تکذیب و مخالفت امیر المومنین علے کرم اللہ تعالے وجہہ مجامع و مشاہد و منابر و مساجد و جلوات و خلوات مین بتاکید تمام و اہتمام تمام حضرات شیخین رضے اللہ تعالے عنہما کو بعد نبی صلے اللہ تعالے علیہ وسلم تمام امت مرحومہ سے افضل و برتر و خیر و بہتر بتایا ہے جسکو اثنی صحابہ و تابعین رضی اللہ تعالے عنہم اجمعین اس جناب سے راوی ہوئے بارہا فرمایا جو مجھے شیخین پر تفضیل دے مفتری ہے اسے اسی کوڑے مارونگا پھر حضرت مولے کی صراحۃ تکذیب اور ان کے ارشاد فرمائے ہوئے عقیدے کی تخریب اور ادعائے محبت کس قدر عجیب ؎ اگر ہے دعوائے حب سرور تو رفض و تفضیل سے ہو با ھجر +
وفاق حیدر شقاق حیدر یہ بد ذاتی کی چال کیا ہے + زیادہ استدلال نہ ہو تو تکمیل الایمان فارسی کتاب مین عبد الرزاق شیبی کا قول دیکھو کہ باوصف تشیع حضرات شیخین کو حضرت مولے سے افضل مانتا اور کہتا کفے بے وذر ابوذر ۱۲ منہ ۶ منہ ۱۲ منہ خالف ھم مجھے یہ گناہ کیا تھوڑا ہے کہ مین علے محبت رکھون پھر انہین کا خلاف کرون قولہ تو اسکو تفصیلے کہہ کر قابل اعتراض کیون ٹھہراتے ہو اقول اسلیے کہ وہ مولے علے کی تکذیب کرتا ہے اسلیے کہ وہ عقیدہ موکدہ مولی علی کی تخریب کرتا ہے اسلیے کہ وہ نصوص قرآنی سے معاند ہے اسلیے کہ وہ احادیث صحیحہ صریحہ کا منکر و جاحد ہے اسلیے کہ وہ اجماع صحابہ و تابعین کا خارق ہوا اسلیے

کہ وہ تبصرہ ائمہ دین واولیائے کاملین پر طعن عیار نہ تنبہ بداق فاسق ہے زیادہ نہیں تو اپنے
پیرومربی دونوں حضرات کے شیخ سلسلہ حضرت مجدد صاحب کا ارشاد سن لیجیے اور
کچھ مریدی کی لاج ہے تو آفتاب حق کے حضور آنکھیں جھکا کر رکھ دیجیے مکتوبات میں
فرماتے ہیں کسیکہ حضرت امیر را افضل از صدیق گوید از جرگۂ اہلسنت برمی آید اور یہ دوسرا
ارشاد تو نہ دیکھنا یا دیکھنا تو کلیجے پر بھاری سا پتھر رکھکر کہ انھیں مکتوبات میں افضلیت
شیخین رضی اللہ تعالے عنہما کے منکر کو فرماتے ہیں اخوط آن ست منکر فضیلت را
بحکم بکفر نہ کنیم مبتدع وضال دانیم آرے این منکر قرین یزید مبید دلست کہ بواسطۂ
احتیاط در لعن او توقف کردہ اند اللہ اللہ تفضیلیہ کا قابل اعتراض ہونا ابھی سرکار کو معلوم
نہ ہوا ہاں اے طائفہ مخالفۂ مذاق تفضیل آپ ہی حضرات سے گزارش ہے ذرا نگاہ
رو برو وہ دن بھول گئے ۱۳۰۰ھ میں سنبھل و بریلی و بدایون و رامپور کے چنے ہوئے
تفضیلی پندرہ ساختہ عالم حضرت عالم اہلسنت دام ظلہ العالی کے مقابل گئے اور بارہ روز
صرف بالائی باتوں میں صرف کیے شرائط مناظرہ میں صراحۃ لکھدیا کہ ہم کوئی ایک شخص
حضرت عالم اہلسنت کا مقابلہ نہ کرے گا بلکہ ہم پندرہ کے پندرہ ملکر مقابل ہونگے۔
فرمایا گیا بہت اچھا آغاز مناظرہ ہو تم ابتدا کرو یا ہمیں اجازت دو۔ ہمت کرکے سب
صاحبوں نے لکھدیا کہ آپ ہی ابتدا کیجیے۔ حضرت عالم اہلسنت نے تیس سوال متعلق
مسئلہ تفضیل لکھکر پیش فرمائے دن کے بارہ بجے یہ سوالات حضرات نے دیکھے اور
چار بجے کی ریل میں یہ جا وہ جا سب تشریف لے گئے پھر وہ سوالات چھاپ کر جواب
چاہے گئے سولہ برس سے زائد ہوتے کہ آج جواب ملتا ہے کیوں حضرات کیا رسالہ
فتح خیبر ۱۳۰۰ مطبوع نہ ہوا کیا سوالات مطبوعہ کا آج تک کوئی جواب دہ ہو سکا کیا
ان پندرہ حضرات کے فرار کے بعد جو اہلسنت نے بار بار مناظرہ کے اعلان
چھاپے اور ایک یکہ تاز کے مقابل اجازت مطلقہ دی کہ تمام ہندوستان کے مفضلہ
اکٹھے ہو جاؤ اُس پار یا دھر سے کوئی صدا اٹھی ترک مرتضوی میں جوان سخت لفظوں سے
غیرت دلائی تھی کہ کدھر ہے تم تفضیل کی غیرت خدا اور اہمیت و ہمت کو کام فرمائی

الخ اسپر کسی حیادار کی ہمت بندھی ان سب وقائع کو ستر ھوان برس ہے مگر وہ ان تو
ع کچھ ایسا سوئے پین سونے والے کہ حشر تک جاگنا قسم ہے ۔ حیا کا بھلا ہو کہ سب
کچھ بھلا کر ایسے ظاہر و مشہور واقعے چھپا کر اب پوچھتے ہو کہ تفضیلی کو کیوں قابل اعتراض
ٹھہراتے ہو

یاد ایام کہ شامت نے دکھایا تھا سماں	یاد ایام بندھی فوج تشیع کی کمر
یاد ایام کہ اک شیر کو چھیڑا ملکر	یاد ایام کہ اس شیر کے اک نعرے پر
ہمہ ترسان و گریزان و ہراسان رفتند	رم کنان قطرہ زنان بیسر و سامان رفتند
سنبھلی سو رکمان افسر کا گا پلٹن	گیر کے بول سنا تا ہوا فوجدار گرجن
وہ پریٹوں کا مذاق اور وہ پرون کا جوبن	ایک نعرے میں نکل تھا نہ دم تھا نہ تمن
عازہ بر دوسے خد و خاک ہزیمت مالید	زاغ بر کنگرہ قصر تشیع نالید
اتنی ہمت تھی تو یوں جھوم کر آنا کیا تھا	موت لانی تھی تو سپہر بھاگ کی کیا تھا
خیر بھاگے بھی تو اب اس کا چھپانا کیا تھا	تم نے جانا کہ کسی نے یہ سنا کیا تھا
عالمی جملہ زبان گشت و نگفتن باقی ست	ملتے از بام فتادست و نہفتن باقی ست

اور ان سنیے تو اس واقعہ کے ساڑھے تین برس بعد آپ کی بدایونی پارٹی تفضیل نے بنام
نہاد مبحث تفضیل و جواب محضر تنبیہ الاشرار ایک سیاہ نامہ گمنام لکھا جسمیں کمیٹی مفضلہ کے
اکابر و اعاظم اہلی مصنفان سیاہ نامہ نے نام لے لیکر تمام اہلسنت معتمدان محضر کو
فحش و دشنام دین اور بالخصوص اعلیحضرت حضور پر نور العارفین چراغ معرفت و توحید
بہار گلزار حضرت امام مزید شہید اعنی ممدوح قصیدہ مبارکہ مشرقستان قدس دام ظلہم الاقدس
کی خدمت والا میں سخت وقاحت و دہن دریدگی سے بیشمار گستاخیاں کیں غرض طرح طرح
اہلسنت پر تبرا اور ائمہ دین بلکہ خود خدا و رسول پر افترا وغیرہ کمالات رقصاین انکی اتباع کو

تفضیلیہ یا کون کا تفضیل جھوٹ کر ایک نئی کمیٹی کا اختراع فرمانا اور اعلیحضرت کا اس کمیٹی کا بھی رد بلیغ فرمانا

جلوہ آرائیان زین جس کا مبسوط و ذدان شکن جو انجب ۱۳۰۱ھ بزرگان مین ماہ محرم الحرام ۱۳۰۲ھ کے چند جلسون مین بعض علمائے اہلسنت نے تحریر فرمایا جسکے خطبے مین بصنعت براعۃ الاستہلال آپ کے تمام حاکفہ کے کبراء و عمائد کے نام بطور تہنیہ ذکر کرکے اس نظم سے آغاز کلام کیا۔

بعد ازین بر سر ترکش آیم و خنجر گیرم	تیغ حیدر بکف آرم سر عنتر گیرم
بجر باغ حسین آمدہ آل برکات	انتقامش ز یزیدان زمان برگیرم
خون شد از طعنۂ فرزند دل زہرہ حسین	عوض خون شہیدان ز ستمگر گیرم
بدمذاقان بے این سبا مخمور ند	جام نوری ز کف ساقی کوثر گیرم
بمحرم کشم از رافضیان کینہ زید	یا علی گویم و صف درم و خیبر گیرم

اور آسمین آپ کے طائفہ و کمیٹی کے پانسو کمالات عالیہ ثابت کیے جو اس چند ورقی سیاہ نامہ گمنام مین ظاہر ہوئے جنکی اجمالی فہرست یہ ہے۔

افتراء	خیانت	سفاہت	نابینائی	عیاری	مکابرہ	الزام ثابت	رفض	ناصبیت	جاہلیت مرکبہ	فصاحت	بدقسمتی	جملہ
۴۵	۵۲	۱۱۸	۰	۳۸	۲۸	۳۵	۳۷	۲۰	۲۱	۲۴	۴۷	۵۰۰

افسوس کہ اسکی شوکت قاہرہ نے آپ کے طائفۂ باہرہ کے قلوب حائرہ مین وہ ہیبت ظاہرہ ڈالی کہ آپنے وہ اپنی گمنام تحریر ہی چھپالی چھپنے کا شوق تھا چھپنے کا طور رہا جسکے سبب اہلسنت آپ کے اس رد شدید سے بنام تاریخی الصمصام الحیدری علے حمق العیار المقری ملقب بلقب تاریخی شلاق بہ بے ادب بدمذاق کو نہ چھاپ سکے اب اگر ہمت ہے تو سیاہ نامہ گمنام کو جو ابتدا بسم اللہ سے بھی محروم ہے بعینہا چھاپ دیجیے اور فوراً باذنہ تعالے اُسکے سر پر صمصام حیدری لیجیے مگر یہ یاد رہے کہ جناب حیرت مآب کی خاص دستخطی تحریر سیاہ نامہ گمنام انکے اپنے ہاتھ کی کشیدہ تصویر اہلسنت کے پاس موجود ہے ایک تصرفات کو راہ دیجیے خیر اسوقت مقصود عرض یہ ہے کہ سرکاری مذاق کی کمیٹی اس سیاہ نامے مین تو خود عقیدۂ باطلہ تفضیلیہ پر بہت کچھ تبرا کہہ چکی اور ایک

نہی اور سچ تسویہ کی بانی ہوئی تھی کہ خلفاے اربعہ رضے اللہ تعالے عنہم مین کوئی کسی سے
افضل نہین چارون صاحب کانٹے کی تول برابر ہین ایک جگہ فرمایا ابوبکر رضی اللہ تعالے
عنہ افضل تھے اور ہین علی رضی اللہ تعالی عنہ بھی افضل ہین یہی ہمکو مولی علی کرم اللہ تعالے
وجہہ نے ہدایت فرمائی یہی ہمکو حضرت صدیق رضے اللہ تعالے عنہ نے بتایا دوسری جگہ
لکھا متبع سلف وہی شخص ہے جو چارون خلفا رضے اللہ عنہم پر لفظ افضل کو بغیر کمی بیشی
کے صادق جانتا ہے دو ورق بعد کہا کبھی یہ خیال بھی نہین ہوتا کہ کونسا کم ہے اور کونسا
زیادہ ایک جگہ بتایا باہم خلفائے اربعہ رضی اللہ تعالے عنہم اجمعین کے افضل ہون یا افضلیم
کہنا بہت خوفناک قول ہے بلکہ جہان افضا استعمال کیا گیا ہے بمقابلہ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے
ہے دوسری جگہ فرمایا کچھ کمی وزیادتی مراتب نہین تیسری جگہ ہے جبتک افضلیم اور افضل من سے
قطع نظر کر کے الافضل کو حق نہ جان لیا جاویگا بالضرور تحریہ تفضیل مرتضے کرم اللہ وجہہ مین
تنقیص مراتب حضرت صدیق بالتحقیق رضے اللہ تعالے عنہ ظاہر ہوگی اور بیان تنقیص
حضرت صدیق بالتحقیق رضے اللہ تعالے عنہ مین تنقیص شان حضرت مرتضے کرم اللہ تعالی
وجہہ پیدا ہو جاویگی ایسمین ہے فی الحقیقت یہی وجہ ہے کہ مفضلہ کے رد کی طرف اہل نظار
وباطن ہمیشہ متوجہ رہے ہین اب پھر اسی گمراہی تفضیل کی حمایت کیونکر سوجھی آپ کی گمراہی کو
تسویہ کیا کم تھا تفضیل ہو کر فقط اہلسنت کے مخالف تھے مسویہ بنکر اہل سنت وتفضیلیہ دونون
کے دشمن ہوئے مگر ۱۳۲۰ھ مین درباره تفضیل جو ضرب شدید وخلیل اوٹھا چکے تھے لہذا
اسے چھوڑا اور دوسری ضلالت کی طرف منھ موڑا اب زمانہ زیادہ گزرا پھر وہی پرانی رگ
اوچھلی بہرحال حق کیطرف رجوع کسی حال نہین وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ
الْعَظِیْمِ یہ تو آپ کے قیاس مع الفارق کا جواب اور مقایسۃ الملتبس بالحداد ین ہم
اوسنے عتاب تھا اب اپنی فصاحتین ملاحظہ فرمایئے۔ ان چار قولون مین جب اپنے سے یہانتک
آپ کی عبارت سلسل منقول ہوئی ہے جسکا خلاصہ یہ ہے۔ کہ جب آپ نے سب سے اولے
شمار دالو اُسپر کہ جو افضل کہتا ہے تو اُسکو قابل اعتراض کیون ٹھہرائے ہو۔ اولاً
یہ دوبار آپ کی تو تو عجیب ہے ثانیاً یہ کہ جو بھی غریب ہے ثالثاً وہی دہقانی

فصاحت ۲۳۶ فصاحت آپ ٹھہراتے ہو رالعجاب ۲۳۷ سے عجب تر یہ کہ اُسپر کا متعلق فی بطن القائل حواس صحیح ہوتے تو یون فرمایا ہوتا کہ اُسپر جو افضل کہتا ہے کیون اعتراض کرتے ہین ارے اُسے جو افضل کہتا ہے کیون قابل اعتراض ٹھہراتے ہین یہ تو اُسپر تو اُسکو کا اتہام سب سے زیادہ عجب العجاب ہے اللہ اللہ اتنی لیاقت اور فحول علماء سے مقابلے کی ہمت ؎ اے ندیک چرا نہ نشستے بجائے خویش ٭ باشیر پنجہ کردی دیدی سزائے خویش ٭

بیت	حاشیہ ثلثہ کا ہو غلام	جب تو موتے احمد نوری	۸۹

قولہ بعد وفات جناب سرور عالم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم چار اصحاب عظام یکے بادیگرے مسند خلافت پر متمکن ہوئے اقول ماشاء اللہ یکے بادیگرے ۲۳۸ فارسی دانی کی بھی ایک ہی ہوئی شاید ایک ایک وقت مین دو دو خلیفہ ہوتے ہونگے۔ عالم صاحب یکے بعد دیگرے کہیے دیکھیے علماء سنت کی شان مین گستاخی آدمی کو کیا کیا رسوا کرتی ہے۔ ؎ چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد ٭ میلش اندر طعنہ پاکان برد ٭

قولہ وہی چارون خلیفہ سمجھے جاتے ہین اقول خلفائے ۲۳۹ اربعہ یا ثلثہ یا شیخین کو خلیفتین ۲۳۹ بعلمی یا صدیق کو خلیفہ رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کہنا اور بات ہے کہ اسمین نہ حصر ہوا نہ اور خلافت سے انکار مگر آپ تو صراحۃً حصر کر گئے شاید سیدنا امام حسن مجتبی رضے اللہ تعالے عنہ کی خلافت سے انکار ہوگا ہان سرکار کے دل مین یہ ہوگا خبار ہوگا کہ ریحانۂ مصطفے صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے جب اشارۂ حضور پر نور صلے اللہ تعالے علیہ وسلم خلافت حضرت امیر معویہ رضے اللہ تعالے عنہ کو سپرد فرمادی اُن کے ہاتھ پر بیعت فرمالی کھلے رافضیون کے نزدیک معاذ اللہ عار مومنین و ذلیل و رسوا کنندہ مسلمین ہوئے اور چھپے رافضیون کے طور پر عیاذاً باللہ ایک فاسق کے ہاتھ مین مسلمانون کو جان و مال و ننگ و ناموس سپرد کرنے والے ٹھہرے اس مذاق کے روافض سنی نما زبان سے تو شہزادہ و جہان کے بڑے مداح بنتے ہین اور دل مین کہتے ہین من ۲ ستر عی الذئب فقد ظلم جسے بھیڑیے کو چرواہا بنایا خود ظالم ہے و ۲ العیاذ باللہ

رب العلمین دیکھا آپنے کہ یحیق المکر السیئ الا باھلہ قول طریقہ
اہلسنت کا یہ رہا ہے کہ جب خلفا کا ذکر کرتے ہین تو چارون کا کرتے ہین۔
اقول سرکار اگر لقاب تعصب آثار کر دیکھتی تو ظاہر ہوتا کہ اسی طریقہ اہلسنت کی
رعایت اس شعر مین ذکر خلفائے ثلثہ رضے اللہ تعالے عنہم پر حامل ہوئی اوپر دوبار
امیر المومنین علی مرتضے کرم اللہ تعالے وجہہ الکریم کا ذکر کریم آچکا تھا ایک بار مع حضور
سید عالم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم وسیدنا امام حسین رضے اللہ تعالے عنہ کہ
بسنہ تیرہ نور ۔ نور آیا ہے احمد نوری ۔ اور ایک بار ایک مستقل شعر مین کہ
مرجع الاولیا سیلے ولی ۔ تیرا یا ہے احمد نوری ۔ اور طریقہ اہلسنت کا یہ رہا ہے کہ
جب خلفا کا ذکر کرتے ہین تو چارون کا کرتے ہین لہذا اس شعر مین باقی ثلثہ کا ذکر تعریف
کیا ع عیب نماید ہنگامش ہنر ۔ کا علاج نہین اگر سرکار ندویت مدار کو اپنے برادران
دینی بلکہ بزرگان اسلامی روافض کے اتباع سے خلفائے ثلثہ رضے اللہ تعالے
عنہم کا ذکر خیر ہی ناگوار ہے تو آپکو اختیار ہے حق الامر وحقیقۃ الجواب تو یہ ہے۔ مگر
آپ کا مبلغ علم ظاہر کرنے کو گزارش ہے کہ حدیث سیدنا عبد اللہ بن عمر رضے اللہ
تعالے عنہما صحیح بخاری شریف مین ہے۔ کنا نخیر بین الناس فی زمن النبی صلی اللہ
تعالے علیہ وسلم فنخیر ابا بکر ثم عمر بن الخطاب ثم عثمان بن عفان
رضی اللہ تعالے عنہم یعنے ہم زمانہ رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم مین یون
تفضیل دیا کرتے تھے کہ سب سے افضل ابوبکر پھر عمر پھر عثمان جامع ترمذی شریف مین ہے
کنا نقول ورسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم حی ابوبکر وعمر وعثمان
ہم رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی زندگی مین کہا کرتے تھے ابوبکر وعمر وعثمان
طبرانی کی روایت مین ہے۔ کنا نقول ورسول صلے اللہ تعالی علیہ وسلم
حی افضل ھذہ الامۃ بعد نبیھا ابوبکر وعمر وعثمن فلیسمع ذلک ورسول اللہ
صلی اللہ تعالے علیہ وسلم فلا ینکرہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کی حیات
ظاہری مین کہا کرتے تھے کہ نبی صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے بعد اس امت مین

سب سے افضل ابوبکر و عمر و عثمن ہین رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم اسے سنتے اور انکا
نہ فرماتے بھلا صحابہ کرام رضے اللہ تعالے عنہم کو تو آپ باتباع روافض ناصبی کہدین
رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کے عدم انکار کو کیا کہیے گا نیز صحیح بخاری شریف
مین خادم رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالے
عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا انت مع من
احببت تو اسکے ساتھ ہے جسے دوست رکھے فانا احب النبی صلے اللہ
تعالی علیہ وسلم و ابابکر و عمر و ارجو ان اکون معھم بحبی ایاھم
تو مین رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم اور ابوبکر و عمر سے محبت رکھتا ہون اور امید
کرتا ہون کہ اس محبت کے سبب اُن کی رفاقت پاؤن حضرت افضل التابعین ابن صحابے
ابن صحابی سعید بن مسیب بن حزن رضے اللہ تعالے عنہم نے جبکا انتقال حضرت خلیفہ
راشد امیر المومنین عمر بن عبد العزیز رضے اللہ تعالے عنہ کی خلافت سے پیشتر ہوا فرمایا
الخلفاء ثلثۃ ابوبکر و عمر و عمر خلفاء تین ہین ابوبکر و عمر و عمر حبیب بن ہند اسلمے
نے کہا یہ دوسرے عمر کون ہین فرمایا ان عشت ادرکتہ و ان مت کان
لبعدک تم زندہ رہے تو انھین پاؤگے اور مرگئے تو تمھارے بعد ہونگے اسناد
خادم و صحابی رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم و حضرت افضل التابعین رضے اللہ تعالے
عنہما کو یوجہ ترک ذکر امیر المومنین عثمن و امیر المومنین علی رضی اللہ تعالے عنہما
معاذ اللہ خارجی کہدیجے گا اور رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے جو فرمایا
فیحلف اذا مت انا و ابوبکر و عمر فان استطعت ان تموت فمت افسوس
تجھپر جب مین اور ابوبکر و عمر انتقال کر جائین تو اگر مرسکے تو مرجانا اخرج معناہ
الطبرانی فی الکبیر عصمۃ بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ بسند حسن و فی الباب
غیرہ اسے کیا کہیے گا اور حدیث جلیل عظیم حسن صحیح اقتدوا بالذین من بعدی
ابی بکر و عمر اُن دو کی پیروی کرو جو میرے بعد خلیفہ ہونگے ابوبکر و عمر رواہ احمد
والترمذی وحسنہ وابن ماجۃ والحاکم وصححہ والروبانی فی مسندہ عن

حذیفہ و الترمذی عن ابن مسعود و ابن عدی عن انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہم اسپر تو خدا جانے کیا گریبان تشیع چاک کیجیے گا کہ یہاں حکم پیروی میں بھی دو ہی کا ذکر ہے اور خلافت کا بھی دو کی اشعار ہے کیا معاذ اللہ دو سے انکار ہو مگر جہل و تعصب جو چاہیں کرائیں فاضل صاحب اگر اس قسم کی احادیث و اقوال جمع کیے جائیں دفتر ہو جائیں ولکن الرفضۃ قوم یبھتون قولہ غالباً اُن کی ضد میں کہ مولے علی کو افضل کہنے والے ہیں آپ نے ایسا کہدیا اقول علی نفسہا لجنی ہرگز فقط تفضیل نہ کیجیے یہ بھی کہیے کہ اُن کے رد کے لیے تحریر فرمایا جو باوصف ادعائے سنیت بلکہ پیری و مشائخی صاف صاف اپنے شیعی بے بہرا ہونے کے مقر ہیں جو باایں ہمہ صراحۃً کہتے ہیں کہ حب علی دل میں ہر دم ہے اور عمر کا ایک ذالقہ زبان پر آپ نے اسکے برابر کا شعر ملاحظہ نہ کیا ذالقہ اون کا تا زبان ہی نہیں ۱۲ دل سے شیدا ہے احمد نوری ۱۲ بدیہی ہے کہ ناصبی کا رد کیجیے تو ذکر پاک خلفائے ثلثہ رضے اللہ تعالے عنہم کی حاجت نہیں کہ انکی خوبی تو وہ خود مانتا ہے اور شیعی کی خبر لیجیے تو انھیں کے ذکر مبارک کی حاجت ہے کہ امیر المومنین مولی علی سے وہ کب انکار رکھتا ہے ولہذا سیدنا امام باقر رضے اللہ تعالے عنہ نے سالم بن ابی حفصہ شیعی کو دیکھکر فرمایا۔ اللھم انی اتولی ابابکر و عمر و احبھما اللھم ان کان فی نفسی غیر ھذا فلا نالتنی شفاعۃ محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یوم القیمۃ الٰہی میں ابوبکر و عمر کو دوست رکھتا ہوں اور اُن کا محب ہوں الٰہی اگر میرے دل میں اسکے سوا کچھ اور ہو تو مجھے روز قیامت محمد صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی شفاعت نہ ملے ۱۲ ۱۲ قطعے۔ تو اس بنا پر بھی شعر بے عیب و بے ریب ہے جس پر کبیدگی نہ ہوگی مگر رافضی کو اگرچہ براہ تقیہ اپنے آپ کو سنی بتاتے اگرچہ براہ عیاری بے تقیہ بنے اور اپنی سنیت سچی نہ بتائے اسلیے تو فرمایا اتھا ۵ بے تقیہ بنا کرین عیار ۱۲ مرگ شیعہ ہمہ احمد نوری ۱۲ قولہ کہ جو اقول ادب قولہ ظاہر کرے دیتے ہیں اقول زیبے فصاحت کہے دیتے کہیے قولہ بمقتضائے من کنت مولاہ فعلی مولاہ کے اقول یہ وہی بجائے چولنا کر والی ترکیب ہے بمقتضائے بھی اور کے بھی زیبے ندوہ۔

بیت	بے لقیہ منا کرین عیار		مرگ شیعہ ہے احمد نوری	۹۱

قولہ مدعی دو ملت[۱] اقول شاعری وہ بلت اگر کہیے یہ کیا ہم کہینگے دیکھا خیر ہم آپ کی امد کو پہچانتے ہین۔ سر کا۔ یہ بھی آپ کا قدیمی عارضہ ہے جسکا معالجہ بار ہا کر دیا گیا جو جس گروہ کا ہلاک و تباہ کرنے والا ہو اُسے اُن کی موت یا مرگ یا قضا کہنا کچھ اچنبھا نہین۔ شجاع صفدر کو اسد اغبر و موت احمد کہتے ہیں۔ قولہ شعر مہمل ہے۔ اقول الم ء یقلیں عدد نفسہ[۲] یہان یہ اشعار و ہان سے اس شعر تک ؎ اے علم تعزیون کے مجرے سے دور ؎ تجھ کو مجرا ہے احمد نوری ؎ سب تلمیحات ہین اس شعر مین دو نسخے ہین بے لقیہ اور بے برا۔ دونون جد اتلمیح ہین آپ اگر ان تلمیحات سے آگاہ ہین (اور ضرور ہین) تو جان بوجھ کر انجان نہ بنیے ورنہ بالفرض جس امر کا وقوف نہین اپنی سمجھ مین نہ آنے سے مہمل کہدینا کس قدر مہمل ہے ہان اگر یہ ہوس ہے کہ حضرت مصنف دام ظلہ نے باتباع سنت قرآن کہ من التباس و سنت حدیث کہ مابال اقوام ترک تشریح و الکنایۃ ابلغ من التصریح پر عمل فرمایا جس سے آپ کی تسکین نہ ہوئی اب ان تلمیحات کو باظہار نام و کلام و حال استعمال روشن کر دیا جائے تو بہت خوب۔ شارح مقامہ بحمد اللہ زندہ ہے۔ آپ پکے ہون وہ یہ بھی کر دیگا۔

بیت	بے محاسن ہین پر چوٹی کے		مرد حق کا ہے احمد نوری	۹۲

قولہ شاید کسیکے خوف سے دھوکہ[۱] ہین ڈالنے کے لیے محاسن کے نیچے خوبیان اور پر چوٹی کے نیچے اونچے لکھدیا ہے۔ اقول[۲] صنعت ایہام کہ علے صنائع معنویہ سے ہے آپ نے اُسکی خوب قدر کی کہ کسیکے خوف سے ایسا کرتے ہین قولہ کسی اُس وضع کے فقیر پر تعریض کی تو بھی برا کیا اُس وضع مین اعلے اعلے مراتب کے فقرا گذرے ہین اقول[۳] معذوبون مین کلام نہ اُن سے بحث ہوش خواس والا یہ وضع بنا کر آپکے نزدیک اعلے مرتبے کا ولی ہو مگر اللہ و رسول کے ارشاد سے تو ملعون ہے صحیح بخاری و سنن اربعہ مین ہے رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہین لعن اللہ المتشبہین من الرجال

[۱] پرچہ اعتراضیہ مین یہ ہین لکھا ہے ۱۲
[۲] پرچہ اعتراضیہ مین یہ ہین آخر مین عرض نا سے لکھا ہے کہ محض غلط ہے ۱۲

بالفاظ اللہ کی لعنت اُن مرد و پر جو عورتوں کی وضع بنائیں ہیجڑی کی حدیث میں ہے
مرد یہ بھون فی غضب اللہ ونساء فی غضب اللہ الملعن لعن اللہ من الرجال
بالنساء والحدیث چار شخصوں کو سبع ہوتی ہے قولہ کے غضب میں شام ہوتی
ہو قولہ کے غضب میں ازاں جملہ زنانی وضع بنانے والے مرد کیا سعاذ اللہ ولہا کی شان
آپ کی رعلم میں ہے کہ اللہ کی لعنت رسول کی پھٹکار ہر وقت اللہ کے غضب میں گرفتار
والعیاذ باللہ العزیز الغفار قولہ اور دوسرے معنے مرد بے ادبی خود پسندی
بلند ہی مراتب تسلیم پھر خود ہی اُن کو بے ادبی بتانا۔ اقول تم مقاصد بلغا کو کیا جانو۔
ہوئی کا شعر ہوئی کا مضمون تو ضرور مدح میں کہا جاتا ہے مگر ہوئی کے پیرا ہوئی کے
نکتہ ہر گز محل تعظیم اور بلند ہی مراتب کی تسلیم میں نہ کہا جائے گا ہر ذی فہم اُس سے صاف
مترشح ہو ہم سمجھے گا جسکے معنے یہ کہ وہ نالی ہوا وہ ہے اونچے پیر بنے بیٹھے ہیں۔
ھذا فی انک انت العزیز الکریم۔

بیت	ایمان ہمیں کفر و ہمہ توحید	خاص بندہ بیچا مور نوحی	۹۳

قولہ ہمہ توحید کے کیا معنے ہیں اقول توحید اعتزالی ذلیل و ابتدائی۔ توحید میں پانچ ہیں۔
اول توحید ایمانی لا الہ الا اللہ کہ مدار ایمان ہے دوم توحید احسانی کہ موجود واحد
کو صوفیہ کرام قدست اسرارہم کا مسلک ہے یہ دونوں حق ہیں سوم توحید اعتزالی جسکے
سبب معتزلہ اپنے آپ کو اصحاب العدل والتوحید کہتے ہیں یعنے ظلم حق ہے اور اُسکے
صفات باطل کہ قدیم ہیں لعنۃ اللہ ہو چہارم توحید نجدی کہ اللہ کو مان اور اُسکے سوا جسکو
چاہے جسکی تصریح تقویۃ الایمان میں ہے اسکے سبب وہابیہ اپنے آپ کو موحد کہتے ہیں۔
پنجم توحید کفری جسکے معنی مصور و ملاحدہ ہیں کہ ہیں بھی خدا تو بھی خدا ان خبیثوں نے
وحدت و اتحاد میں فرق نہ کیا وحدت وجود حق ہے اور اتحاد ماننا کفر یہ تینوں ذلیل و
ناپاک توحیدیں ہیں یہی ہمہ توحید ہیں اور ان میں کفریہ ہمہ توحید خاص پچھلی کہ باقی دونوں عرف
ضلال ہیں کفر صریح نہیں قولہ اصطلاح کن لوگوں کی ہے۔ اقول حضرت مذاق کی
مثنوی مولوی وہابیہ میں لکھتے ہیں ؎ چرگئی ہوا نہیں ہمہ توحید ہیں بشرک جس خبیث پلید

ایمان سے کہنا ندوے کے دھرم مین کتنے بڑے خود کش مفسد تھے کہ دینی بھائیون
وہابیون کے ساتھ جن سے استحاد و وداد فرض اعظم و مدار ایمان تھا ایسے دلخراش
لفظون سے سر چھوٹ کر کے بحکم سرکلر رسالہ اتفاق پاس شدہ ندوہ دفعہ ۱۱ تعزیرات
ہند کے مرتکب ہوئے وہ گناہ کیا کہ بحکم رد داد دوم ندوہ جسکی مغفرت نہ ہوگی مغفرت
کہان کی ایمان ہی ندارد اور جب ایمان ندارد تو جنت سے کیا سروکار زید کیجو مضامین
ارابعہ ندوہ پرستو ندوے کی روشنی اچھی سیکھی کہ اسکی لو مین اپنے پیر طائفہ کے
ایمان کی سنڈھیا ہی پھونکی ہان ہان ضرور تمھین بتانا پڑیگا کہ مذہب ندوہ شیطانی
مذاق ہے۔ یا یہ پیر جی ایمان سے معزول و طاق اور یہ تو آپ سے کیا کہا جاتے کہ ارباب
بلاغت مقام تلمیح مین متعلق تلمیح اگر کسی کا محض غلط لفظ ہوتا ہے تو اسے بعینہ لاتے
ہین کہ لطف تلمیح اسی مین ہے نہ کہ لفظ صحیح الیعنی سلیم الیعنی کما لا یخفی
مین جانتا ہون آپ بے توضیح و تصریح نہ سمجھینگے سنیے آپکی پارٹی کے پیرو بزرگ
طائفہ مذاق صاحب نے کہا ۵ وجودی شہودی ہین وحدت مین حیران ہے
اللہ موجود یا ہے محمد ہ یہان اس الحادی استحاد سے بھی نمبر بڑھگیا خود حضرت غوث
عز جلالہ کے وجود مین شک و تردد ہے معلوم نہین کہ خدا موجود ہے یا نہی اِنَّا لِلّٰہِ
وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۵ ایمان سے کہنا کہ وجودیہ شہودیہ درکنار کسی ملحد استحادیے
کا بھی مسلک ہے آپنے دیکھا کفریہ چمر توحید اسے کہتے ہین اب سمجھے تلمیحی الفاظ
اسلیے لائے جاتے ہین اور پوچھوگے کہ یہ کن لوگون کی اصطلاح ہے قولہ
بمقابلہ کفریہ کے کیا کوئی ایمانیہ چمر توحید بھی ہوتی ہے اقول اولا کفر کے مقابل
بدعت ضلالت بھی ہے جو حد کفر تک نہ پہنچی تقسیم سابق مین اسکے معنے خوب واضح
ہو چکے معتزلہ و سنجدیہ کی چمر توحید کفریہ نہین یہ دعیہ ہے ثانیا اگر مطلقا کفریہ بھی
ہوتی تو ندوے کے عالم صاحب ہر صفت احترازی نہین ہوتی کاشغہ بھی ہوتی
ہے مجرد مدح یا ذم کے لیے بھی ہوتی ہے اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم تو
آپنے بھی سنا ہوگا کیا آپ کے نزدیک رجیم کے مقابل کوئی شیطان مقبول و مقرب

ہوتا ہے ثالثاً نحوی صاحب تابع صفت ہی میں منحصر نہیں جسے اعراز کی بنا پر بدل وعطف بیان بھی کوئی چیز ہیں۔ قولہ توحید کے ساتھ چرشان علم کے خلاف ہے۔ اقول بعد وضوح تقسیم بلکہ جب خود نفس کلام میں لفظ کفریہ کی تقدیم ایسا ہوا تو تم محض باطل وسقیم۔ کفری توحید اس سے بھی زیادہ مستحق تذلیل امام اجل ہے ہیم شخصی استاذ الاساتذہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالے عنہما سے پوچھا گیا کہ یہ جو لوگ ایام تشریق میں بازاروں میں چلا چلا کر کہتے پھرتے ہیں۔ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد اسکا کیا حکم ہے فرمایا ذلک تکبیر المولدین کی تکبیر ہے ذکرہ فی الخلاصۃ الہندیۃ عن المحیط عن الفقیہ ابی جعفر عن الامام ابی بکر عن الامام النخعی رحمہم اللہ تعالے تکبیر تو بعینہ وہی تھی جسے یہ طریقہ مبتدعہ کے باعث جو لاہوں کی تکبیر ٹھہری تو یہ ناپاک الحادی توحید کہ کفر خالص ہے کیوں نہ چاروں کی توحید ہوگی۔

بیت	لاولد رہتے ہیں تمام ابدال		فرد و تنہا ہے احمد نوری	۲۰

قولہ کیا ثبوت کہ ممدوح ابدال ہیں اقول یہ اسرار الٰہیہ ہیں ان کے لیے خاص اہل درکار۔ سرکا خفا نہ ہوں تو ہم آپ کے استاد منیر کا ایک مصرع پڑھ دیں۔

ع اندھوں میں ہمیں آنکھ والی نہیں آتی :: قولہ ابدال کا لاولد رہنا کہاں سے پیدا کیا اقول چار سے زیادہ پاؤں پھیلانا آدمی کو نبت ہوا کرتا ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے فَلْيَاْتِ الْمُحَاجُّوْنَ فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ امام شمس الدین سخاوی مقاصد حسنہ میں فرماتے ہیں علامۃ الابدال ان لا یولد لھم امام احمد قسطلانی مواہب لدنیہ میں فرماتے ہیں علامۃ الابدال ان لا یولد لھم علامہ عبدالرؤف مناوی تیسیر شرح جامع صغیر میں فرماتے ہیں من علاماتھم ایضاً انہ لا یولد لھم ان سب عبارتوں کا مطلب یہی ہے کہ ابدال کی ایک علامت یہ ہے کہ ان کے اولاد نہیں ہوتی قولہ خواجہ ابواحمد ابدال کے صاحبزادہ خواجہ ابومحمد چشتی تھے اقول یہی آپ کو کسنے سکھا

سمجھا دیا جب ہی شعر ۳۰ تک پہنچکر پھر شعر ۳۱ کیطرف پلٹے مولویت ندوہ کے تصدق مین لاد گئے
ابدال کا حال تو پہلے بھی معلوم نہ تھا مگر اعتراض کرتے ڈرتے تھے اب جو یہ فقرہ ملگیا ع دمنا
اسکی باتھ آئی ۔ اب ایراد کی جرات پائی ایمان سے کہنا ہی گندی یا کچھ اور مگر نہ سمجھے کہ
فحول علما کے مقابل ایسی طفلانہ خوشی کی گھڑی کی اولاً ابدال اصطلاح اولیا مین
لفظ مشترک ہے ایک وہ فرقہ خاصہ اولیا جن کا ایک عدد معین ہے جو اُن مین انتقال فرماتا ہے
دوسرا اُسکے بدلے قائم کیا جاتا ہے یہ علامات خاص اس فرقے کے لیے ہین دوسرا
ہر ولی کامل سنیدہ صالح جسکی صفات نفسانیہ متبدل بکمالات روحانیہ ہوگئین عام ازین کہ
وہ اس فرقہ خاصہ سے اکمل واعلی ہو جیسے قطب وامامین واوتاد یا انھین مین سے ہو یا ان سے
نیچے جیسے نقبا ونجبا وغیرہم نفعنا اللہ تعالے ببرکاتھم فی الدنیا والاخرۃ آمین سیدی
محمد زرقانی شرح مواہب مین بحر الحقیقۃ امام الطرائقیہ سیدنا شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رضی اللہ
تعالے عنہ سے نقل فرماتے ہین ھو لفظ مشترک یطلقونہ علی من تبدلت وصافت
الذمیمۃ بالمحمودۃ ویطلقونہ علی عدد خاص مختلف فی قدرہ ان دونون اطلاقون
کا حدیث مین بھی پتا ہے فرقہ خاصہ کی حدیثین تو مشہور ومعروف ہین اور دیلمی نے مسند الفردوس
مین معاذ بن جبل رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے
ہین ثلث من کن فیہ فھو من الابدال الرضاء بالقضاء والصبر علی حارم اللہ والغضب فی ذات اللہ تین
باتین ہین کہ جسمین ہون وہ ابدال سے ہو قضاے الہی پر راضی ہونا اللہ عزوجل نے جن باتون سے منع فرمایا
اُنسے باز رہنا اللہ کے معاملہ مین غضب کرنا ندوی کیطرح کہ سب گمراہون سے اتحاد ووداد فرض
شیر وشکر ہنا مدارا ایمان کسی سے کسی بات مین رنج واختلاف نہ چاہیے پر ظاہر کہ یہ صفتین اوس فرقہ
خاصہ کے ساتھ خاص نہین تو کسی بندہ خدا کو ابدال کہنا اسکو مستلزم نہین کہ وہ اُس فرقہ خاصہ
سے ہو جسکی علامت لاولدی ہو ثانیاً یہ علامت وصف ہے نہ علامت ذات شخص جسے ابدال کرینگے
جب یہ مرتبہ ملیگا اولاد نہ ہوگی اس سے پہلے اولاد ہونا اسکے منافی نہین قولہ اور بھی ابدال صاحب
اولاد بہت ملینگے ۔ اقول ان دونون جوابونکو سمجھ کر ایک ہی کا ثبوت معتمد دیجے بہت کی تکلیف نہ کیجیے
سہ ورلبساط نکتہ دانان فزودنی شرط نیست ۔ یا سخن دانستہ گوے ندوہ فاضل خموش ۔ قولہ

قولہ ۲۶۱ بیہقی

ابدال اصطلاح اولیا مین دو معنی پر ہوا جاتا ہے

لاولد کو فرزند نہا نہین کہتے۔ بلکہ جسکے جوڑہ نہو اقول قرآن بھی نہ پڑہا ادب لاتذر نے فرد انت

خیر الوارثین مولویت مذوہ پر ہزار افسوس۔

بیت	بکھو کے سدھ بدھ نہی سینچر پیر	حق کو جمعہ ہے احمد نوری	۹۴

قولہ سوائے اس صنعت کے کہ چار رونون کے نام جمع کر دیے ہین اقول یہ وہی سوا کی ہندی فارسی

زدہ ہے جو آپ بار ہا بنا چکے قولہ نہ معلوم کس پیر کی نسبت کہا کہ سدھ بدھ بکھو کے سینچر بن گئے

اقول الم نذرہ کاش کچھ دنون اردو تو پڑھ لی ہوتی قصیدہ مین سینچر پیر ہی فرمایا ہے اور پیر سینچر بنگئے

اہو سرکار سینچر اسم مقدم ہو اور پیر خبر موخر جسکا صاف مطلب یہ ہو کہ منحوسان پیر گشتند یعنی اکثر

بہت منحوس روسیاہ لوگ عقل و ہوش گنوا کر پیر بن بیٹھے ہین اولیٰ سمجھ کی خوبی کہ سرکار نے زبردستے

خلاف اصل اسم موخر خبر مقدم بنا کر اسکے معنے سمجھے کہ پیران منحوس شدند یعنے جو پیر تھے وہ معاذ اللہ

منحوس ہو گئے ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم سرکار کو ایسی عبارت کر ساتھ مصنف بننا

کیا ضرور تھا آگے اس بنائے فاسد پر حرارت غیظ مین شدت تشنگے سے جو کچھ آپنے زبان درازی کی

اوسکا وبال آپ ہی کے اوندھی فہم شریف پر۔ اور عفو اولیا جلوہ نہ فرمائے تو پورا مزہ روز محشر وسیعلم

الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون اور یہ نہین معلوم کی جگہ نہ معلوم آپکی فصاحت دہقانیہ

ہی اردو ے معلے مین استعمال ان کے جو مواقع ہین کسی فصیح سے سیکھیے۔ اور یہ نہین آپنے سوائے

احمد نوری کے اور سوائے اسکے چوتھی اور پانچوین بار فرمایا اردو پڑھیے اردو۔ قولہ اگر

جمعہ کو سید الایام سمجھ کر بدھ سینچر کے مقابل لائے تو روز جمعہ کہا ہوتا حق کا جمعہ کیا چیز ہی۔ اقول

فہم حرام اور فرض کلام۔ مذوے کے عالم صاحب جمعہ بمعنے مجموعہ ہے مجمع البحار و قاموس و غیرہما

مین ہی الجمعۃ المجموعۃ حضرت مصنف علامہ مدظلہ نے اس شعر مین ایراد نام ایام بطرز ایہام

کا التزام فرمایا ہے کہ نام دن کا اور معنے مراد دیگر۔ بدھ عقل۔ سینچر منحوس۔ پیر شیخ۔ جمعہ مجموعہ

آپ فرماتے ہین روز جمعہ کہا ہوتا اے ماشاء اللہ کیا عالی فہم ہے اور بنسے تو آپ کے نزدیک

طور سینا و حرم اقتے وغیرہا تعریف انسان کی تکملہ نہین پہنچ سکے اب بنتے وقت یہ روز جمعہ کیونکر

مدح مین جا ترجمان لیا۔ ہان اور سنیے روز جمعہ سید الایام سہی انسان تو افضل المخلوقات ہے

ملہ پرچہ اعتراضیہ مجھ کون ہی لے ہونے سے لکھا ہے ۱۲ منہ

اوسکے لیے روز جمعہ کہنا کیا فخر ہوتا تما قضون کی کچھ حد بھی ہی خیر آپ اپنی سمجھ کی اوٹھن مین
رہین معنی شعر یہ ہین کہ منحوسان سیہ کار براہ معقلی شیخ بن بیٹھے انکی نحوست تقاعد باطلہ مین کوئی تفصیلی کوئی
رافضی کوئی اوراری بے ترا شیعی کوئی ندوی کوئی ملحد کوئی وہابی غرض ایک نہ ایک علت لگی ہوئی
ہی اور ہمارے حضرت ممدوح دام ظلہم العالی بفضلہ تعالی مجموعہ حق ہین بہمہ وجوہ حق تاصبح پر مستقیم وثابت قدم
ہین والحمد للہ رب العلمین قولہ کیا جہلا مین نام رکھے جاتے ہین اٹکا تماوندا باندھا۔ اقول عالم
صاحب یہ تلاذمہ ذال سے اور آخر مین الف کیا جانور ہی اور اسکے کیا معنے اور یہان جس شہر پر آپ کو دعوی
ہین یہان علم کا محاورہ فیلع جگت والے جاہلون ہی تک سرکاری مبلغ علم ہی آگے جو آپ نے فرمایا ہی جسکی
الو ریا پیرا منگلا بدھا مدارا فقیرا اور انھین شستہ الفاظ پر اپنی تحریر اقتراضی ختم فرمائی اور لاکھ انتہی گزارش
کہ شاید سرکار کو یاد نہ رہا یا معلوم نہ تھا کہ حضرت پیر طائفہ اعتراضیہ کو بچپن مین کیا کہا جاتا تھا جہلا
کہا کہ یون طعن سخت کا گمان جہلا کے ثانیا بھلا آپ ندوی کے فاضل اجل صوفی اکمل یہ تو کہہ جائیگا کہ سرکار نے
سخت بیہودہ و بے تہذیب ہین ندوہ تو مغربی تہذیب پر جان دیتی ہی ہان یہان عجب لطائف نفسیہ سرکار نے
ملحوظ رکھے ہین جنکا سمجھنا ہر شخص کا کام نہین ان نامونپر سرکار نے تحریر اقتراضی کو ختم نہ فرمایا بلکہ متعدد اشارہ سے
اپنے دستخط فرماتے اور اپنے نام واوصاف بتاتے ہین بھلا وہ کیونکر ہان وہ ہم سے سنیے لطیفہ ۱
یہ سات نام ہین سب مین پچھلا فقیرا آپ فقر کے مدعی بھی ہین اور دستخط مین لوگ اپنے آپ کو فقیر لکھتے
بھی ہین فقیرا کے عدد (۱۹۳) اور باقی ناموں کی تعداد (۶) مجموعہ (۱۹۹) ہی انوار الحق کے عدد
ہین یون سرکار نے ان ناموں سے اپنا نام پیدا کیا اور اگر سرکاری تحریر سابق کہ محبوب علی خود اپنا نام ہی
ملحوظ کیجیے تو یہ پیدائش اور بھی ستم ظریف ہو جائیگی کما لا یخفی لطیفہ ۲۔ جانا تو مثال مین گیا یعنے جیسا
فقرہ ختم ہوا باقی چھ ناموں سے صنعت توشیح مین اپنا نام نامی بتایا ہی یون کہ اپنے نام مین حرف ملفوظ کے
عدد لیے حاصل (۱۹۶) کہ ہمزہ وصل ملفظ سے ساقط ہی اور ان چھ ناموں کے اسم کے اعداد حساب زبر
بینات لیے جسکا نقشہ یہ ہے۔

الوریا	پیرا	منگلا	بدھا	مدارا	فقیرا	حاصل (ہی)
الف	پے	میم	بے	میم	فا	۰
۱۱۱	۱۳	۹۰	۱۲	۹۰	۸۱	۱۹۶

ن الوریا پیرا منگلا وغیرہ سے انوار الحق میں ہوا لطیفہ ۴ لوح پر چہ اعراضیہ پر سرکار کے یہ اوصاف
ھے ہین فاضل شاعر صوفی ان کے عدد (۱۶۶۸) اور تعداد (۳) عدد یہان ملحوظ رکھیے اور تعداد
ینده کے لیے محفوظ اب ان ناموں کا نقشہ اعداد لیجیے۔

جا	الوریا	پیرا	منگلا	بدھا	مدارا	فقیرا	تعداد اوصاف	حاصل وہی
۴۴	۶۱۸	۲۱۳	۱۴۱	۱۲	۲۴۶	۳۹۱	۳	۱۶۶۸

ون سرکار نے ان ناموں سے اپنے اوصاف کیطرف اشارہ فرمایا لطیفہ ۴ نہین نہین
بلکہ سرکار نے ان ساتون ناموں مین اپنے نام کے حروف بتاتے ہین۔ ہان صاحب کیونکر ایسے
مشتاق تو ہم بھی ہین یہ نام کل سات اور انوار الحق مین حرف تو پھر ان حرفون سے ان ناموں
ملاقہ کیا یہ معما تو سمجھ مین نہ آیا جی آپ کیا مندہ کے عالم شاعر کو کچھ ایسا ویسا سمجھے بڑے دقیقہ
سنج ہین انوار الحق مین حروف غیر مکرر تو سات ہی ہین الف مین بار مکرر ہی لطف یہ ہو کہ انکی
تکرار سے مجانسہ بھی انھین ناموں مین بتادی اول یہ قاعدہ پیش نظر رکھیے کہ اہل تنجیم اسمائے کواکب مین
براہ اختصار حرف آخر پر اقتصار کرتے ہین مثلاً (ل) لکھین تو مراد زحل۔ اور رس (س) تو شمس اور
(ر) تو قمر وعلی ہذا القیاس اور یہ اصطلاح کیطرف انتساب ایام تو آپکو معلوم ہی ہو جسکی بنا پر سنیچر
اتوار منگل بدھ اردو مین بھی مستعمل ہندی مین باقی تین کو بھی سومار برہسپت وار سکر وار
کہتے ہین سات پانچ نام پیشین سے پانچ سیارے تو ظاہر ہی ہین رہے علوین زحل و
مشتری وہ مدارا فقیرا سے بتاتے ہین یون کہ بزعم تنجیم نظر مشتری پر کہ سعد اکبر ہی کا مونگا
دار و مدار ہے اور زحل نحس اکبر مورث فقر ائب چلیے جما منسوب بزہرہ اور اسے سیدالایام
کہا اور سب سے مقدم رکھکر اوس کا شرف ظاہر کیا اور شرف زہرہ برج حوت مین ہے جسے
نون کہتے ہین یون (ن) بتایا۔ الوریا منسوب بشمس اسے شرقی و شارق کہتے ہین
حرف آخر (ق) پیرا منسوب بقمر حرف آخر (ر) منگلا منسوب بمریخ حرف آخر (خ)
کہ بصفت لقیف (ح) ہے۔ مدارا یعنے مشتری جسے سنسکرت مین جیو کہتے ہین۔
حرف آخر (و) فقیرا یعنے زحل حرف آخر (ل) چھ حرف تو حاصل ہو گئے۔
رہے تین الف وہ بدھا نے بتائے یون کہ بدھ یعنے عطارد کو فارسی مین تیر کہتے ہین

اور تیرہ بشمول الف ہی پھر بہ طہارتین ایک الف تو خود موجود تھا۔ باقی رہا بدھ اسکے عدد ۱۱ ہین کہ دو الف ہین سب حروف پورے ہو گئے رہی ترتیب وہ ترتیب شرف و سعادت و نحوست سے واضح ہو گی بزعم تنجیم ہندو جسے ندوہ سے بحث قلبی ہی ۵ چودھری پانے ندوہ برہمنان بنی فرقی ازوے تا بہندو۔ سیارات ہین تین ستارے سبک گرہ کہلاتے ہین یعنے سعد۔ مشتری۔ زہرہ قمر۔ اور تین پاپک گرہ یعنے نحس زحل۔ مریخ۔ شمس۔ اور انکی ترتیب سعادت و نحوست اسی طرح ہے اور ایک کرور ک گرہ یعنے متوسط کہ عطارد ہے اگر سعد کو مقدم رکھیے اور نحوس کو موخر اور متوسط کو متوسط۔ اور فریقین سعد و نحس مین وہی ترتیب ملحوظ رہی سوا زہرہ کے کہ اگرچہ سعد اصغر تھی مگر ازان جاکہ ذکر ایام ہے اور جمعہ سید الایام آسے مقدم کیا تو ترتیب حروف یہ حاصل ہوئی ن د ال ح ق اور بدھ دو الف اور بتاتا ہے ان لفظون مین ان کی کمپت یون ہی ہی کہ نور کی جمع کر کے انوار کہیے یون جما۔ الو یا۔ پیرا و غیرہ وغیرہ سے انوار الحق تخلا لطیفہ ۵ سب سے زیادہ لطیف و دقیق کہ انھین ناموں مین اپنا اسم سامی بھی بتایا اور تینون وصف گرامی بھی اور براہ تواضع آدھا نام لیا۔ یعنے (انوار) یا شاید خدا نے توفیق دی کہ ایسے ہزلیات مین لفظ حق کو اسمائے الٰہیہ سے بتھا ذکر نہ فرمایا اور براہ انصاف پرستی اپنے دو وصف عالم و صوفی کی حقیقت بھی بتا گئے کہ سرکار صوفی بے قید ہین۔ جنھین دین سے علاقہ نہین اور مولویون مین نیم ملا۔ جما تو مثال تھا۔ باقی چھ ناموں مین یہ تمام اشارات لفیفہ قرار دیے گو صاحب کو نے مین بند کر گئے شاعر کیطرف اشارہ تو بدھا سے مع شے زائد ظاہر کہ بدھ لغتی عطارد دبیر فلک و منطقی آسمان ہی جو ناظم و ناثر دونون کو شامل۔ اور صوفی کا اشارہ فقرا سے پیدا۔ بیقید ہونے کو مدار املا دیا۔ یعنے مدار یے فقر ہین آدھا نام انوار اللہ یا پیرا سے آشکار کہ انوار پیر شمس و قمر کیطرف منسوب قرآن مجید مین شمس کو ضیا قمر کو نور فرمایا ہو اور اہل زبان ہنگام تثنیہ قمر کو تغلیب شے دو نونکو قمرین کہتے ہین لہذا بحکم تغلیب دو نور حاصل ہوئے اور زبان عجم مین اقل جمع دو لہذا الو یا پیرا سے نور کی جمع انوار حاصل ہوئی اور ایک اور لطیف طریقہ اسکے استخراج کا ہی کہ الو یا کو بصنعت تصحیف کہ قواعد معما سے ہی الو یا بنایا۔ کمال تواضع یہ کہ اپنا نام نامی آدھا لیا وہ بھی بالتصغیر و تحقیر کے ساتھ اب شبہہ پیدا ہوا کہ الو یا تو مونث کی تصغیر ہی اسکو دفع

۵ اسمعیلی سید ہین مگر اہل الفقر ہین

ادھنسل کو فرمایا ر پیدا) جس سے بصنعت تحلیل دو لفظ حاصل کیے (بلی) کہ ہندی مین شوہر کو کہتے ہین
و حسب تصریح چراغ ہدایت شوہر کو اردو مین خصم کہا جاتا ہے خصم کے معنے مخالف و
مقابل اور (را) فارسی مین افادۂ معنے سببیت کرتا ہے۔ تو حاصل یہ ہوا کہ بسبب
ظرف مقابل اضاف وہی کے لیے تا ینث اختیار فرمائی رہا نیم ملا وہ مسگلا سے نکلا یون کہ
(سن) ہندی مین قلب کو کہتے ہین اور اصطلاح معما مین قلب حرف وسط کو تو قلب گلا یعنی
لفظ (گلا) کا حرف اوسط کہ لام ہے مراد ہوا اور زبر و بینات مین لام کے عدد (۳۰) اور اکھر کو
(ارقام نجومیہ مین (رعا) لکھتے ہین کہ (عالم) کا نصف ہے حاصل نیم ملا یقین چھ نامون کا محصل
یہ نکلا (انوار الحق نیم ملا شاعر صوفی بیقید) اس سے بہتر دستخط کون کر سکتا ہی ہم تعجب کرتے ہین
کہ سرکار نے یہ لطائف اشارات تو ایسے نفیس نکالے جس سے آپکا کمال علو ذہن پیدا ہی اور
اعتراضات مین وہ غباوت تھی کہ آلہی پناہ۔ لطیفہ ۶ ہان مجھی کو سہوا ہوا پر چہ اعتراضیہ ایک شخص کی
تالیف تو نہین تمام فرق متحدہ کا نتیجہ بیچہ افکار ابکار ہی تو دستخط ہین جما التور یا پیرا وغیرہ وغیرہ سب کے
نام آپ ہی ہونا ضرور تھے اور اسپر لطف یہ کہ ان نامونکی میزان اعداد ۶۶۵ ہی جیسا کہ اوپر واضح ہوا
اور یہی عدد فرق متحدہ کے ہین طابق النعل بالنعل لطیفہ ۷ یا شاید حیہ اسلیے مذکورہ سے
حسب مرسوم معلوم علم نجوم تمام کمیٹی کا وصف عام و شامل بتایا ہی یون کہ التور یا منسوب بشمس فارسی فنا
حرف آخر (ب) پیرا منسوب بہ قمر اردو چاند حرف آخر (ر) مگلا منسوب بمریخ فارسی بہرام حرف آخر
(م) بدھا منسوب بعطارد حرف آخر (ال) کہ بتصحیف معمائی (د) ہی مدا سا بروجہ معلوم مشتری فارسی
برجیس حرف آخر (سین) کہ بقاعدہ علم جفر نظیرۃ ابجدی مین (ا) ہی فیہ از حمل عربی طارق حرف آخر (ق)
حاصل بمذاق کہ وصف جامع تمام طائفہ اعتراضیہ ہی لطائف اور بھی نکل سکتے ہین مگر سات نامون مین
سات کیا کم ہین التوار صاحبو الفاؤن صاحبو آپنے حضرات اولیائے کرام و علمائے عظام کی شان مین
بھیمون کی چال چلکر الذین امنوا کے خنجر مین وانتصروا من بعد ما ظلموا کا جوہر دیکھا وسیعلم الذین
ظلموا ای منقلب ینقلبون ۵ نسئال اللہ العفو والعافیہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ
العلی العظیم واخر دعونا ان الحمد للہ رب العلمین ۵ والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد والہ وصحبہ اجمعین امین ۵ وشعبان معظم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مشرقستان قدس

۱۳

قصیدہ منقبت حضرت نور العارفین الکرام سلالۃ الواصلین العظام سیدنا و مولانا سید شاہ ابو الحسین احمد نوری میاں صاحب جلۃ تاجدار مسند مارہرہ مطہرہ دام ظلہم العالی از تصانیف حضرت عالم اہلسنت مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی دام فیضہم القوی اعظم الخلفای حضور پر نور دریائے رحمت آقائے نعمت اعلیحضرت سیدنا و مولانا حضرت سید شاہ آل رسول احمدی مارہروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ماہ سیما ہے احمد نوری — مہر جلوہ ہے احمد نوری — نور والا ہے احمد نوری — نور والا ہے احمد نوری
نہ کھلا کیا ہے احمد نوری — نہ گرہ بستہ ہے احمد نوری — دور پہنچا ہے احمد نوری — بہت اونچا ہے احمد نوری
نور سینہ ہے احمد نوری — طور سینا ہے احمد نوری — وصف اجلی ہے احمد نوری — کشف اخفی ہے احمد نوری
عہد ادنے ہے احمد نوری — شہد اصفے ہے احمد نوری — جلب حسنے ہے احمد نوری — سلک علیٰ ہے احمد نوری
نجم سے بدر سے مہر ہوا — گھڑیوں بھلا ہے احمد نوری — مہر سے ماہ مہ سے نجم ہوا[1] — ابھی نیچا ہے احمد نوری
اسکے مدرک بین فوق طبیعات — حلم اعلیٰ ہے احمد نوری — برکاتی جہان جمی ہو برات — آمین دولھا ہے احمد نوری
شمس دین کی شعاعوں کا تاجر — سر پہ سہرا ہے احمد نوری — تار انظار عزت سے بنا — تیرا جامہ ہے احمد نوری
رشد وارشاد کا تری سر پر — آٹھ طرہ ہے احمد نوری — قادریت ہے چشتیت بہم — گنگ دو پلکا ہے احمد نوری
رفع قومی بین وضع بحمدہ بین — لاؤالا ہے احمد نوری — ذاکرا لیسا کہ کلمے کی انگلی — خود سہرا ہے احمد نوری
قوۃ سید حارکوع دوہرا — الف لا ہے احمد نوری — محفل اثبات کا مقام بلند — یوں دکھاتا ہے احمد نوری
میرا مرشد ہے مصحف ناطق — نوری آیہ ہے احمد نوری — مہبط فضل شیخ تابرکات — پنجسورہ ہے احمد نوری
حرمین اسکے پیرو اعلے پیر — بیت اقصیٰ ہے احمد نوری — اسم اسنے ترا تعالے اللہ — باسنے ہے احمد نوری
آسمان سے اتری ہیں اسما — نام کیسا ہے احمد نوری — نام بھی نور حسن نام بھی نور — نغمہ دونا ہے احمد نوری
نور سرکار رات دونا ہے — دن سوا یا ہے احمد نوری — کیجے کس مثل کہ ناشستہ سکا — نور آنشا ہے احمد نوری
قرب اس اعلیٰ سے ہے بھی جسکا — قصر ادادنیٰ ہے احمد نوری — لاولد رہتے ہیں تمام ابدال — فرد و تنہا ہے احمد نوری

[1] ۱۵ شعبان شب عبادت شب شاہ برکت ۱۲ ف ناشستہ الیل الا یا امہ

پسر و نبیرہ و نبیرہ نور — نور آبا ہے احمد نوری — اسلی سی ان جہانین کی — بن زہرا ہے احمد نوری

شکل دیکھو تو نور کی تصویر — نوری پتلا ہے احمد نوری — نام پوچھو تو نور کی تنویر — نور معنے ہے احمد نوری

انجمن ہو رہی ہو شرق و نور — جلوہ فرما ہے احمد نوری — بام و در کی ضیا سی روشن ہے — نور بالا ہے احمد نوری

طالبانِ حریم حق کے لیے — رات قبلہ ہے احمد نوری — ڈور گنبد سے پہ چار عنصر کے — تیرا گنبد ہے احمد نوری

بند تعویذ سے کشائش نے — قول باندھا ہے احمد نوری — نقشے جمتے ہین تیری ہمت سے — نقش پر دو ہے احمد نوری

اچھے پیارے کے دل کا مژدہ ہی — اچھا اچھا ہے احمد نوری — بھولی صورت ہی تو کی ہو تو — پیارا پیارا ہے احمد نوری

مثل بغداد کی مہک ہین بسا — بھینا بھینا ہے احمد نوری — ابر برکات کی ٹپک ہین ہلا — وجد و جلا ہے احمد نوری

ہو مصفی عسل لبون سے روان — ڈھالیا ہے احمد نوری — وہ عوارف کا نور بار سرخ — پیک اجالا ہے احمد نوری

اسکی اشارہ ہین دلیل الیقین — شک مٹاتا ہے احمد نوری — اسکی لب ہین کلید کشف کلوب — فتح دلہا ہے احمد نوری

کھرچے بہائے نور و بہا — تیرا شجرہ ہے احمد نوری — سید الانبیا رسول اللہ — تیرا ابا ہے احمد نوری

مرجع الاولیا علی ولی — تیرا دادا ہے احمد نوری — وہ حسینی رچی ہوئی رنگت — گل سے زیبا ہے احمد نوری

زینت زین عابدین سے ترا — حسن نکھرا ہے احمد نوری — مصحف ناطق اور کم ماثر — تم کا پارہ ہے احمد نوری

صادق رفض سود کا پرتو — تجھ پہ بجا ہے احمد نوری — شان کاظم دکھا کہ معدن حلم — تیرا منشا ہے احمد نوری

امر رضا کے رضی رضا کا دھنی — تجھ سے جویا ہے احمد نوری — فضل معروف سے ترا معروف — شہر شہرہ ہے احمد نوری

سر پہ ہین ساری ہی سر پاک سرے — سر پہ سایا ہے احمد نوری — سید الطائفہ کا طائف سے — ہم کو کعبہ ہے احمد نوری

مثل شبلی ہے قوم شعر آپ — شیر شہزہ ہے احمد نوری — عبد واحد کے بحر وحدت سے — در کیتا ہے احمد نوری

ابو الفرح کے لیے فرح دیدے — غم نے گھیرا ہے احمد نوری — حسن ابو الحسن پہ تیرا حسن — کیا نرالا ہے احمد نوری

ابو سعیدی سعید کتنا سعید — تیرا تارا ہے احمد نوری — غوث کونین کی غلامی سے — جگت آقا ہے احمد نوری

عبد رزاق ہی سلیمان فن — تو سہارا ہے احمد نوری — نصر ابو نصر اسکے نصر و نصیر — ناصر اپنا ہے احمد نوری

تازی کوپل علی کی ڈالی ہین — تیرا بالا ہے احمد نوری — شاہ موسیٰ کے گوری کا نگینا — یہ بھینا ہے احمد نوری

حسنی احمدی حسین و حمید — خوش ستودہ ہے احمد نوری — دیکھو جلوہ بہار الدین — آمنہ سا ہے احمد نوری

مثل خندان باغ ابراہیم — تیرا چہرہ ہے احمد نوری — خود بھکاری کو دیکھ کر سائل — ہکو دا کا ہے احمد نوری

نور قاضی ضیا کے پرتو سے — نور ضو ہے احمد نوری — ای جمالی جمیل شان بہا — تجھ مین جلوہ ہے احمد نوری

حمد کے دو نون پاک نامونکا — فیض ہے مصنف احمد نوری — شان الوا فضل فضل اللہ — تجھ سے پیدا ہے احمد نوری

برکاتی چمن کا بوٹا ہے — برکت ذاتیہ احمد نوری — باغ آل محمدی کے نہال — مستھرا پودھا ہے احمد نوری

رہے حمزہ کا میکدہ جس کی — بدھ کا ماتا ہے احمد نوری — آل احمد ہین مصطفے کو جانے — ماہ پارہ ہے احمد نوری

غسر اولیا ہین آل رسول — شاہزادہ ہے احمد نوری — میرے آقا کا لاڈلا بیٹا — نازون پالا ہے احمد نوری

شب بدعت کے کیے ہو کافور — نور افزا ہے احمد نوری — رفض و تفضیل مزدکی کا قاتل — سنت آرا ہے احمد نوری

سیدھا سادہ ہو لیکن اونے — کیے بھائے ہین شہر بھر کے شیخ — سب سے اول ہے احمد نوری

حلفائی شمشہ کا ہے غلام — جب تو بولے ہے احمد نوری — ذالقہ آگیا زبان ہی نہین — دل ہوا شہد لب ہے احمد نوری

بو لقیطہ بنا کرین عیار — مرگ شیعہ ہے احمد نوری — یحیا سن ہین پیر چوپی کے — مرد حق کا ہے احمد نوری

یان نہین کفر یہ حمیر توحید — نماص عبدہ ہے احمد نوری — کھوکے سدھ بدھ سینہ پیر — حق کا جمعہ ہے احمد نوری

بد مذاقونپہ تیرا شہد ہو تلخ — انکو صفرا ہے احمد نوری — جلتے ہین تیرے گرم چہرے سے — انکو سودا ہے احمد نوری

ای ضلم الغزیونکے مہر لیے دور — تجھ کو بھرا ہے احمد نوری — شب باطل کا اب سویرا ہے — حق کا تڑکا ہے احمد نوری

ظلمت غم تو ور مجھ کو دبائے — میرا آقا ہے احمد نوری — تیری رحمت پہ تیری نعمت پہ — میرا دعوے ہے احمد نوری

جسکا ہین خانہ زاد اسکا تو — پیارا بیٹا ہے احمد نوری — میرے آقا کا تجھپہ اور تیرا — مجھپہ سایہ ہے احمد نوری

تیرہ بختی نے کر دیا اندھیر — تو ہی اک کیا ہے احمد نوری — نور احمد مجھے بھی چمکا دے — نام تیرا ہے احمد نوری

لاکھ اپنا بنا ئین غیر تجھے — پھر ہمارا ہے احمد نوری — دودھ کا دودھ پانی کا پانی — کرنیوالا ہے احمد نوری

دیدہ کھولو کہ خواہ مخواہ نہ — دل دکھایا ہے احمد نوری — تو ہنسا دی کہ نفس نے تڑپ — خون رلایا ہے احمد نوری

خاک ہمنے اڑائی یونہی نہین — تو تو دریا ہے احمد نوری — خاندانی کرم قدیمی جود — تیرا حصہ ہے احمد نوری

پوچھ لو کیا کریم ابن کریم — کرم آما ہے احمد نوری — میرے حقمین مخالفونکی بھی — حق یہ میرا ہے احمد نوری

اتنا کہدے رضا ہمارا ہے — یا بیڑا ہے احمد نوری — ہین رضا کیون نہ آل احمد سے — آل تمہارا ہے احمد نوری

بشارت اس قصیدہ کو استماع فرما کر حضور ممدوح نے حضرت مصنف کو ایک نفیس عمامہ معطر و معنبر عطا فرمایا اور اپنے دست اقدس سے مصنف کے سر مبارک پر باندھا جناب مولانا مطیع الرسول مولوی محمد عبد المقتدر صاحب قادری بدایونی مدرسہ نے اس عمامہ مبیہ کی تاریخ فی البدیہہ تاج الفخر بائی و امی محمد رب العلمین الصلاۃ علی سید المرسلین و آلہ و اصحابہ اجمعین آمین